وَاِذَا مَرِضۡتُ فَهُوَ يَشۡفِيۡنِ

طب پاکستانی

قانون مفرد اعضاء (طب پاکستانی) کے طالبعلموں کے لیے
بنیادی، آسان، مختصر مگر جامع ابتدائی طبی کتاب۔

تالیف:
حکیم سیّد عبد الوہاب شاہ شیرازی

واذا مرضت فهو یشفین

طب پاکستانی

قانون مفرد اعضاء (طب پاکستانی) کے طالبعلموں کے لیے بنیادی، آسان، مختصر مگر جامع ابتدائی طبی کتاب۔

تالیف:

حکیم سید عبدالوہاب شاہ شیرازی

www.TabeebPedia.com www.NuktaGuidance.com

فہرست کتاب

فہرست کتاب 1

مقدمہ 0

مشکل اصطلاحات 2

انسان کی تعریف 10

انسانی جسم کی طبّی لحاظ سے تشریح 12

اعضاء کی اقسام اور کام 20

قانون مفرد اعضاء کیا ہے 22

حالت صحت وبیماری 25

قانون مفرد اعضاء میں مرض کا مقام کیا ہے؟ 32

مفرد اعضاء کا ایک دوسرے سے تعلق 36

کیمیاوی (Chemical Motion) اور 38

مشینی تحریکیں (Mechanical Motion) 38

مرض کے اسباب 40

مرض کی علامات 42

تشخیص امراض 45
مشینی تحریک اور کیمیائی تحریک کے اثرات 55
براز (پاخانہ) سے تشخیص 57
زبان سے تشخیص 58
جسم کی رنگت سے تشخیص 60
بلغم سے تشخیص 60
بالوں سے تشخیص: 60
غذاوں کا مزاج 61
انسانی جسم پر تحریک کے اثرات کے مقامات 66
علاج کا اصول 68
درجات مرض اور درجات دوا 69
تحریک اور سوزش میں معمولی فرق 71
فارما کوپیا قانون مفرد اعضاء 72
دوا کی تعریف 84
مجربات کی حقیقت 96

آیورویدک میں مجربات کا استعمال......98
ہومیو پیتھی میں مجربات کا استعمال......99
طب مفرد اعضاء میں کمال مجربات......100
طب مفرد اعضاء میں مجربات کی تقسیم......101
طب مفرد اعضاء کے مجربات......108
ادویاتی اصطلاحات......78
چند مجربات......82
تین انسانی زہر......110

مقدمہ

طب کے طالبعلموں کے لیے اس ابتدائی کتاب کا نام "طب پاکستانی" آپ کے لیے نیا نام ہو گا۔ واقعی یہ نام نیا ہی ہے اس سے پہلے میں نے بھی یہ نام نہیں سنا، دراصل چند مہینے پہلے کی بات ہے ایک دن میں سوچ بچار کر رہا تھا تو میرے ذہن میں یہ بات آئی کہ طب یونانی، یونان کی طرف منسوب ہے وہاں سے آئی ہے، اسی طرح طب نبوی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہے، دنیا میں اور بھی بہت سارے طب کے طریقے اور نظریے پائے جاتے ہیں، جیسے چائنی طب، جاپانی طب وغیرہ وغیرہ، تو قانون مفرد اعضاء کو بھی ہمیں طب پاکستانی کہنا چاہیے، کیونکہ یہ طبی نظریہ خالصتاً پاکستانی ایجاد ہے۔ حکیم صابر ملتانی رحمہ اللہ ایک پاکستانی شخصیت تھے، پاکستان میں تعلیم حاصل کی، پھر انہوں نے اپنی تحقیق اور ریسرچ پاکستان میں کی، اور ہزاروں سال سے چلی آرہی طب یونانی کو جدید خطوط پر آراستہ کیا، اس پر انہوں نے جتنی بھی تحقیق کی، ریسرچ کی، بحث ومباحثے کیے، جتنا کچھ لکھا، پڑھا، پڑھایا سارا کام پاکستان میں کیا اور پھر عملی طور پر اس نظریے کی پریکٹس کی اور پھر پچھلے چالیس پچاس سال میں یہ نظریہ ہزاروں پاکستانی حکیموں کی عملی پریکٹس میں رہا، اور آج نوبت یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ طب یونانی کے کالجوں میں خانہ پُری کے لیے داخلہ لے کر چار سالہ فاضل طب والجراحت کرنے والے بھی فارغ التحصیل ہونے کے بعد عملی طور پر پریکٹس اسی قانون مفرد اعضاء کے تحت کرتے ہیں، ان کو کالجز سے تو کوئی علم حاصل نہیں ہوتا اور نہ عملی تجربہ ملتا ہے، اس لیے وہ اس وقت تک اندھے ہی رہتے ہیں جب تک قانون مفرد اعضاء کو نہ سیکھ لیں۔

ان تمام باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے میرے ذہن میں یہ خیال پیدا ہوا کہ یہ ہم پاکستانی قوم کے لیے کسی اعزاز سے کم نہیں کہ اتنا عظیم انقلاب اور عظیم رہنمائی ہمیں ایک پاکستانی نے دی، لہٰذا میں نے یہ فیصلہ کیا کہ آئندہ میں اسے طب پاکستانی ہی کہوں گا۔ چنانچہ میں نے فوراً فیس بک اوپن کی اور اپنی آئی ڈی، اپنے پیجز اور دیگر طب سے متعلقہ گروپس میں ایک پوسٹ کی کہ حکماء سے گذارش ہے کہ وہ قانون مفرد اعضاء کو آئندہ کے لیے طب پاکستانی کہا کریں۔ یہ ایک دو مہینے پہلے کی بات ہے مجھے نہیں معلوم کہ میری یہ بات کتنے لوگوں کو پسند آئی اور انہوں نے قانون مفرد اعضاء کو طب پاکستانی کہنا شروع کر دیا، لیکن میں تو قانون مفرد اعضاء کو اس کے بعد سے جہاں بھی لکھتا ہوں

ساتھ بریکٹ میں (طب پاکستانی) بھی لکھتا ہوں، مجھے امید ہے اگلے چند سال تک قانون مفرد اعضاء کا یہ نام طب پاکستانی ہر کسی کی زبان پر ہو گا، اور اس سے پاکستان کا نہ صرف نام روشن ہو گا، بلکہ یہ نام حکومتی سطح پر اسے منظور کرانے میں بھی مدد و معاون ثابت ہو گا۔ اب قانون مفرد اعضاء (طب پاکستانی) کے طالبعلموں کے لیے میں یہ چھوٹا سا ابتدائی کتابچہ لکھ رہا ہوں تو میں نے سوچا اس کا نام بھی طب پاکستانی رکھ لینا چاہیے تاکہ کم از کم اس کتاب سے مستفید ہونے والوں کے ذہن میں تو یہ نام پکا ہو جائے۔

اس کتاب کو لکھنے کا مقصد نہایت ہی آسان انداز اور مختصر الفاظ میں طب پاکستانی کو سمجھانا ہے تاکہ نہ صرف حکیم بلکہ عام لوگ بھی اگر طب پاکستانی کو سمجھنا چاہیں تو ان کے لیے کوئی مشکل نہ ہو۔ اور میرا تجربہ یہ ہے کہ ایک عام شخص بھی جو کم از کم طب کا شوق رکھتا ہو، وہ اس کتاب کو پڑھنے اور کچھ چیزیں اساتذہ سے سیکھنے کے بعد طب پاکستانی (قانون مفرد اعضاء) کو سمجھ سکتا ہے۔ یہ کتاب طب کا پورا علم نہیں ہے، بلکہ اس کی حیثیت ایک ابتدائی قاعدے کی ہے، جیسے کوئی شخص اگر ڈائریکٹ قرآن کو سیکھنا چاہے گا تو اس کے لیے قرآن کو سیکھنا بہت مشکل بلکہ ناممکن ہو گا، پہلے اسے قاعدہ پڑھنا ضروری ہے، جب وہ قاعدہ پڑھ لیتا ہے تو اسے حروف اور ان کی مفرد و مرکب صورتوں کی پہچان اور انہیں آپس میں ملانے کی سمجھ آجاتی ہے تو اس کے بعد قرآن سیکھنا آسان ہو جاتا ہے۔ یا جیسے کوئی انگریزی کی کتاب ڈائریکٹ نہیں سیکھ سکتا، پہلے اسے اے، بی، سی سیکھنی اور سمجھنی پڑتی ہے، چھوٹے اور بڑے حروف کی پہچان کرنا اور ان حروف کو زبانی یاد کرنا ضروری ہوتا ہے، اس کے بعد وہ انگریزی کی کتاب کو آسانی سے سمجھ سکتا ہے۔ اسی طرح اس کتاب کا مقصد بھی یہی ہے کہ طب کی بڑی اور تفصیلی کتابوں کو سمجھنے سے پہلے اس کی ابتدائی باتیں، اور ان کا مفہوم ذہن میں بیٹھ جائے تاکہ بڑی کتابوں کو پڑھنے میں آسانی ہو سکے۔

حکیم سید عبدالوہاب شاہ۔ حال مقیم اسلام آباد

اکتوبر 2024 +92 347 0005578

مشکل اصطلاحات

طب میں چند الفاظ بار بار لکھے اور بولے جاتے ہیں، چونکہ یہ الفاظ عربی یا فارسی زبان کے ہیں، اس لیے کئی لوگوں کو ان کا معنی و مطلب سمجھ نہیں آتا ہے، اس لیے پہلے ان کا معنی سمجھ لیں:

کری(Cartilage):

کری کو غضروف(Cartilage) بھی کہا جاتا ہے، یہ ایک سفید عضو ہے جس میں ہڈی(Bone) کی نسبت لچک(Flexibility) اور نرمی(Softness) ہوتی ہے۔ یہ دبانے سے دب جاتی ہے مگر دباو(Pressure) ہٹ جانے پر اپنی لچک کی وجہ سے اپنی اصلی حالت پر آ جاتی ہے۔ گویا یہ ایک نرم ہڈی(Soft Bone) ہے۔

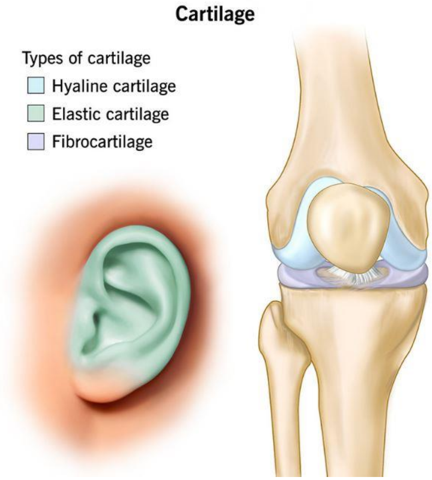

اعصاب(Nerves):

اعصاب(Nerves) سفید اجسام یں جو مڑنے میں لچک دار(Flexible) ہوتے ہیں، اور ٹوٹنے میں سخت(Brittle) ہوتے ہیں۔

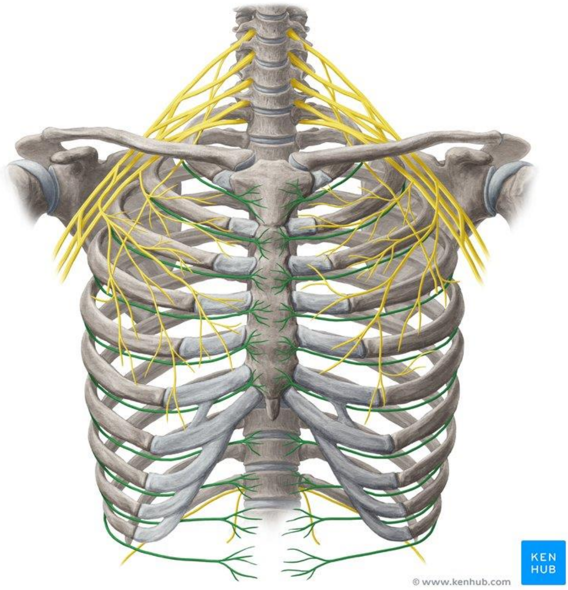

اوتار(Tendons):

اوتار(Tendons) کو نسیں بھی کہا جاتا ہے۔ یہ وہ اجسام ہیں جو بعض اعضاء کے سروں سے اگتے ہیں، اور رنگ و قوام(Color and Texture) میں پٹھوں(Muscles) کے مشابہ ہوتے ہیں، اور یہ ان اعضاء سے ملے ہوئے ہوتے ہیں جو حرکت کرتے ہیں۔

رباطات(Ligaments):

رباط یعنی بندھن وہ اجسام ہیں جو رنگ و قوام میں پٹھوں کے مشابہ ہوتے ہیں، یہ ہڈی(Bone)سے شروع ہوتے ہیں اور گوشت میں ختم ہوجاتے ہیں۔ان کا فائدہ یہ ہے کہ جوڑوں(Joints)کی ہڈیوں کے دونوں سروں کو یادوسرے اعضاء کو باہم ملاتے اور باندھ دیتے ہیں۔

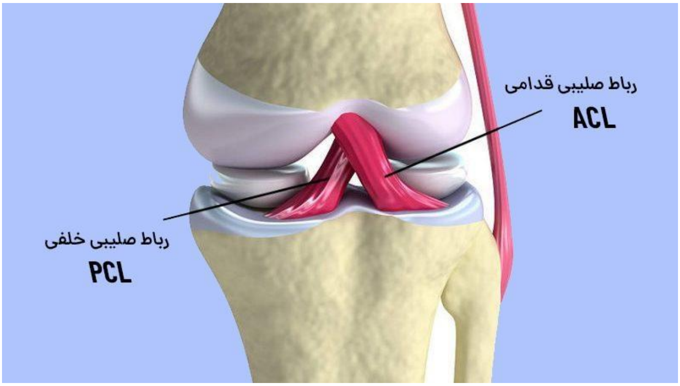

عضلات(Muscles):

عضلات خالص گوشت(Pure Flesh)ہیں، البتہ ان کے اندر اعصاب(Nerves)، اوتار (Tendons)، اور رباطات(Ligaments)گزرتے ہیں۔ان کا فائدہ یہ ہے کہ ان سے جسم کی حرکت عمل میں آتی ہے، یہ ہڈیوں کے پوشش(Covering)بنتے ہیں اور حرارت غریزی(Natural Heat)اور رطوبت غریزی(Natural Moisture)جسم میں محفوظ رکھتے ہیں۔

شرائن(Arteries):

ان کو عروق ضوارب(Veins)یعنی کودنے والی رگیں(Pulsating Vessels)کہتے ہیں۔ان میں خون چلتا ہے۔

وریدیں(Veins):

ان کو عروق غیر ضوارب(Non-Pulsating Vessels)یعنی ساکن رگیں کہتے ہیں۔ان میں بھی خون چلتا ہے۔

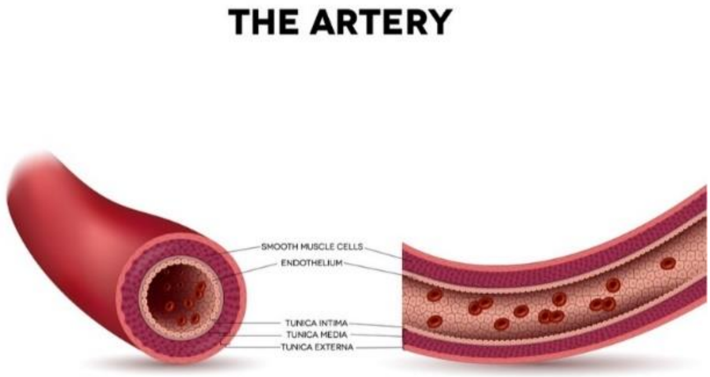

عشاء(Membrane):

عشاء یعنی جھلی، یہ جسم بھی عصباتی(Tissue-like)ہے، شکل میں پتلا ہوتا ہے، اس میں قوت حرکت نہیں ہوتی، البتہ حس(Sensation)ہوتی ہے۔اس کا فائدہ یہ ہے کہ یہ اپنی ترشح(Secretion)سے اعضاء (Organs)کی حفاظت کرتی ہے۔

شحم(Fat):

شحم یعنی چربی، یہ وہ جسم ہیں جو سفید اور نہایت نرم(Soft)ہوتے ہیں، خون کی مائیت(Fluidity)اور چکناہٹ(Grease)سے پیدا ہوتے ہیں، سردی سے جم جاتے ہیں اور گرمی سے پگھل جاتے ہیں۔

غریزی:

طب میں غریزی، یا غریزہ کا لفظ بہت استعمال ہوتا ہے۔ جیسے حرارت غریزی، رطوبت غرزیہ وغیرہ۔
غریزی کا معنی ہوتا ہے: اصلی، فطری، جبلی، جنمی، قدرتی، طبعی، خلقی وغیرہ۔

اعضائے رئیسا:

اعضائے رئیسا ان اعضاء کو کہا جاتا ہے جن پر زندگی کی بقاء اور حیات کا دارومدار ہے یعنی ان کے بغیر زندہ رہنا مشکل بلکہ ناممکن ہے، جیسے دل، دماغ، جگر۔

الکیموس(Chyme):

وہ رطوبت(Fluid)جو معدے(Stomach)میں کھانا ہضم ہونے کے بعد پیدا ہو، غذا کی وہ صورت(Form)جو دوسرے ہضم(Digestion)کے درمیان پانی کی شکل میں نمودار ہوتی ہے، نیز وہ چیز جو جگر(Liver)اور عروق(Veins)میں پک کر دودھ کے جھاگ کی صورت اختیار کر لیتی ہے۔ معدے میں غذا کے ہاضمے کی دوسری منزل یا دوسرا مرحلہ(Phase)ہے۔

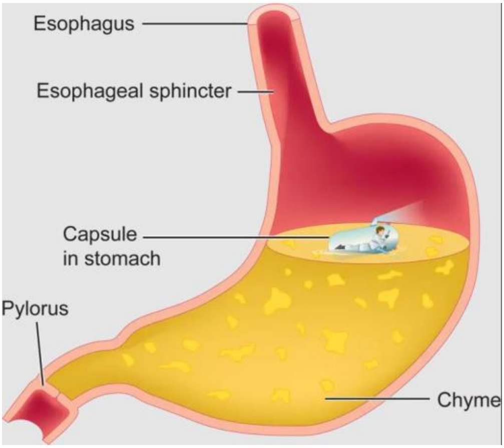
Esophagus
Esophageal sphincter
Capsule in stomach
Pylorus
Chyme

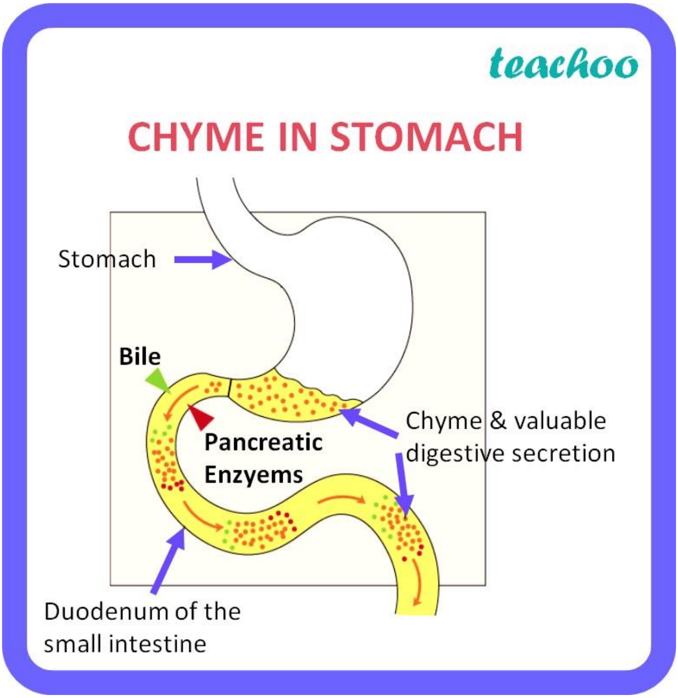
teachoo
CHYME IN STOMACH
Stomach
Bile
Pancreatic Enzyems
Chyme & valuable digestive secretion
Duodenum of the small intestine

احتباس(Retaining):

احتباس کالفظ حبس(Constriction)سے ہے جس کا معنی ہے غذائی اجزاء(Nutrients)اور فضلات (Waste Products)کا جسم میں رکنا۔ جیسے احتباس الدم(Retention of Blood)۔

استفراغ(Excretion):

استفراغ کا معنی ہے مواد(Substances)اور فضلات(Waste Products)کابدن سے اخراج پانا۔

انقباض(Contraction):

انقباض کا مطلب ہے کسی چیز کا سکڑنا(Shrinking)یا تنگ ہونا(Narrowing)۔یہ عمل پٹھوں میں بھی ہوتا ہے جب وہ اپنی قدرتی حالت میں سکڑتے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

انسان کی تعریف

انسان تین چیزوں (جسم، روح اور نفس) کا مجموعہ ہے۔ جسم + روح + نفس = انسان

جسم کی تعریف:

انسان کا جسم کھال، گوشت، مختلف مفرد و مرکب اعضاء اور ہڈیوں سے بنی ہوئی ایک ایسی مشین ہے جو اپنے وہ تمام افعال سر انجام دیتی ہے جس کے لیے اسے بنایا گیا ہے۔

روح (Soul) کی تعریف:

مذہبی اصطلاح میں روح سے مراد نفس ناطقہ ہے، لیکن طب میں روح سے مراد "طبی روح" ہے جو دراصل ان لطیف بخارات کو کہتے ہیں جو اخلاط کے لطیف حصہ سے پیدا ہوں۔ فرنگی طب جسم میں ارواح کے قائل نہیں ہیں لیکن وہ گیسز کے قائل ہیں، یہی گیسز جو لطیف بخارات ہوتے ہیں ارواح طبی کہلاتی ہیں۔

سادہ سے الفاظ میں کہہ سکتے ہیں کہ ایک جاندار کی روح سے مراد اس کی وہ قوت حیات ہوتی ہے جو اس کو غیر جانداروں اور بے جان شدہ جانداروں سے منفرد بناتی ہے اس کے لیے انگریزی میں لفظ "Spirit" بولا جاتا ہے۔ روح نظر نہ آنے والی ایسی قوت کا نام ہے جس سے انسان کی زندگی ہے۔ اس کو مزید آسان الفاظ میں یوں سمجھے جیسے کمپیوٹر جسم ہے اور اس میں ونڈو اس کی روح ہے، یا موبائل جسم ہے اور اس میں سافٹ ویئر یعنی اینڈرائیڈ اس کی روح ہے، جیسے کمپیوٹر ونڈو کے بغیر اور موبائل اپنے سافٹ ویئر کے بغیر محض جسم ہی رہ جاتے ہیں کوئی کام نہیں کر سکتے ایسے ہی روح بھی انسان کی ونڈو یا سافٹ ویئر ہے جو اسے زندہ کر دیتا ہے۔

نفس Self کی تعریف:

لغت میں نفس کے کئی معنی آتے ہیں: مثلاً روح، جان، کسی کی ذات، جسم، عقل، خواہش اور دل وغیرہ (قاموس الوحید: ۲/۱۶۸۴)۔ اوپر آپ نے جسم اور روح کی تعریف دیکھی، اب یوں سمجھیں کہ جسم اور روح کو جب جمع کیا جاتا ہے تو ان کے مجموعے کا نام نفس ہے (مادی جسم + لطیف جسم = نفس)، یہی دراصل انسان ہوتا

ہے۔ نفس ایسی قوت کا نام ہے جس سے انسان عقل و تمیز حاصل کرتا ہے اور شعوری اور غیر شعوری جذبات کا اظہار کرتا ہے۔

ان تینوں اشیاء (جسم، روح، نفس) کے مرکب کا نام انسان ہے، یا ایسے سمجھ لیں کہ جسم ایک مشین ہے روح اس کو چلاتی ہے اور نفس اس کا نگران ہے جس کے پاس یہ شعور ہے کہ اس نے جسم کو اچھے راستے پر چلانا ہے یا برے راستے پر چلانا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

انسانی جسم کی طبی لحاظ سے تشریح

انسانی زندگی چند ایسے امور پر قائم ہے جن کو علم طب میں امور طبیعہ کہتے ہیں جو کہ سات ہیں:

1۔ ارکان 2۔ مزاج 3۔ اخلاط 4۔ مفرد اعضاء

5۔ ارواح 6۔ قویٰ 7۔ افعال

انسانی جسم کے "اعضاء" تین چیزوں سے مرکب ہوتے ہیں:(ارکان، مزاج، اخلاط)۔اور پھر یہ اعضاء اپنے افعال کو تین ہی چیزوں کے ذریعے سرزد کرتے ہیں:(ارواح، قویٰ، افعال)۔

اب ان سات میں سے ہر ایک کو دیکھ لیتے ہیں کہ وہ کیا ہے۔

1۔ ارکان

انسانی جسم ان چار بنیادی ارکان سے وجود میں آتا ہے:

1۔ آگ، 2۔ ہوا، 3۔ پانی، 4۔ مٹی

1-آگ(Fire):

آگ۔۔ گرم وخشک ہے۔طب کی تشریح کے مطابق اس کو خلیات میں بننے والی توانائی ATP تصور کیا جاسکتا ہے۔

Adenosine triphosphate (ATP) is a molecule that provides energy for many processes in living cells

اڈینوسین ٹری فاسفیٹ(ATP) ایک مالیکیول ہے جو زندہ خلیوں میں بہت سے اعمال کے لیے توانائی فراہم کرتا ہے۔

2-ہوا(wind):

ہوا۔۔ گرم وتر ہے۔علم طب میں اس کو عمل تنفس میں تبادلہ پانے والی ہوائیں تصور کیا جاسکتا ہے۔

3-پانی(water):

پانی۔۔سرد وتر ہے۔علم طب میں خون کا پلازمہ،بین الخلیاتی مائع تصور کیا جاسکتا ہے۔

4-مٹی(soil):

مٹی۔۔سرد وخشک ہے۔اگر حیاتی کیمیاء کے تحت دیکھا جائے تو اس کو معدنیات کا متبادل کہا جاسکتا ہے۔

ان چار ارکان یا عناصر(elements) سے ہی کائنات کی تمام چیزیں،نباتات،حیوانات،جمادات بنتی ہیں، چاہے وہ کوئی جڑی بوٹی ہو،مثلاً لہسن،پیاز،پودینہ یا کوئی معدنی چیز ہو جیسے سونا چاندی،لوہا وغیرہ،سب ان چار عناصر سے ہی بنتے ہیں۔

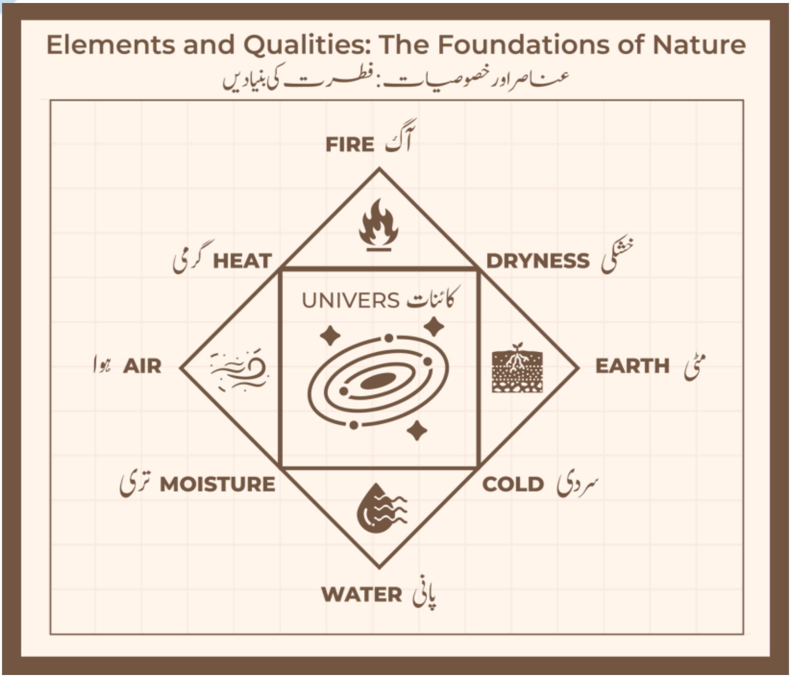

2۔مزاج

ارکان کے مرکب ہونے سے ایک خاص طبیعت پیدا ہوتی ہے، جسے مزاج (temperament) کہتے ہیں۔اور مزاج بھی چار ہیں:

1۔گرم 2۔سرد 3۔خشک 4۔تر

مزاج (temperament) جسم انسانی کی وہ کیفیت ہوتی ہے جو عناصر (elements) یعنی ارکان بسیط کے بہت چھوٹے اور ننھے اجزاء میں تبدیل ہونے کے بعد آپس میں ایک دوسرے سے مرکب سازی کرنے پر پیدا ہو۔

ان ہی چار مزاجوں سے مل کر انسانی جسم میں اخلاط بنتی ہیں۔

3۔اخلاط(Humors):

ہم جو بھی غذا کھاتے ہیں، جسم میں جانے کے بعد اس سے چار قسم کی اخلاط(Humors)بنتی ہیں،اخلاط جمع ہے خِلط(Chyle)کی۔خلط وہ سیال مادہ ہے جو غذا کے ہضم و تغیر سے جسم میں پیدا ہوتا ہے اور یہ چار قسم کا ہوتا ہے:

1۔بلغم(Phlegm)۔ 2۔سوداء(Black Bile)

3۔صفراء(Bile) 4۔الحاقی مادہ(Humorous Substance)

خون کیا ہے؟

مذکورہ بالا اخلاط جب ملتی ہیں تو اس سے خون بنتا ہے۔ اور خون ہی انسانی زندگی، اور صحت کی بقاء کا ذمہ دار ہے۔ خون چونکہ اخلاط کا مجموعہ ہے اس لیے وہ اپنے ساتھ تمام اخلاط کو لے کر جسم انسانی میں چکر لگاتا رہتا ہے، اور جہاں جس عضو کو جس خلط کی ضرورت ہوتی ہے وہاں اسے وہ خلط بطور غذا کے فراہم کرتا ہے۔

4۔ مفرد اعضاء

مذکورہ بالا اخلاط جب جسم کی شکل اختیار کرتی ہیں یا منجمد ہوتی ہیں تو انہیں مفرد اعضاء کہا جاتا ہے، جس کی ترتیب یہ ہے کہ اخلاط سے خلیات بنتے ہیں اور خلیات سے مفرد اعضاء بنتے ہیں۔ مفرد عضو کی پہچان یہ ہے کہ اگر اس کا کوئی ٹکڑا توڑا جائے تو اس ٹکڑے کا بھی وہی نام ہو جو پورے عضو کا ہے، جیسے ہڈی۔

انسانی جسم میں چار طرح کے اعضاء ہیں:

1۔ اعصاب　　2۔ عضلات　　3۔ غدد　　4۔ ہڈیاں (Bones)، کریاں (Cartilage)، رباط (Ligament)، اوتار (Tendons) وغیرہ

1۔ اعصاب: انسانی جسم میں تمام اعصاب کی پیدائش (خلط بلغم) سے ہوتی ہے، اعصاب کا مرکز دماغ ہے، اور اعصاب کی خوراک بلغم اور رطوبات ہیں۔

2۔ عضلات: انسانی جسم میں تمام عضلات کی پیدائش (خلط سودا) سے ہوتی ہے، عضلات کا مرکز دل ہے، اور عضلات کی بقاء اور ضروری خوراک سودا ہے۔

3۔ غدد: انسانی جسم میں تمام غدد کی پیدائش (خلط صفراء) سے ہوتی ہے، غدد کا مرکز جگر ہے، اور غدد کی بقاء اور خوراک صفراء سے ہوتی ہے۔

4۔ انسانی جسم کی تمام ہڈیاں، کریاں، رباط وغیرہ کی پیدائش (الحاقی مادہ) سے ہوتی ہے، یہ ہڈیوں اور ان کی لوازمات کی صورت میں انسانی ڈھانچہ بناتی ہے، جس پر پورا بدن انسانی کھڑا ہوتا ہے۔

خلاصہ:

اس ساری بحث ساری بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ ہم جو بھی غذا کھاتے ہیں ہیں معدے میں ہضم ہونے کے بعد اس سے چار قسم کی اخلاط بنتی ہیں اور یہ اخلاط خون کی شکل اختیار کر کے پورے جسم میں چکر لگاتی ہیں اور جس عضو کی جو خوراک ہوتی ہے وہ عضو خون سے اپنی متعلقہ خوراک جذب کر لیتا ہے اور اسی طرح یہ سر کل چلتا رہتا ہے ہے جس سے انسانی صحت اور زندگی کا پہیہ چلتا ہے۔ اگر اس میں افراط و تفریط ہو جائے یعنی کمی بیشی ہو جائے تو اسی کو بیماری کہا جاتا ہے۔

5۔ارواح(Soul)

ارواح جمع ہے روح کی اور روح کہتے ہیں: ایسے لطیف اجزاء حیات جو پاکیزہ، ہلکے اور بخارات کی مانند ہوتے ہیں اور بذات خود ایک سیال، رطب خلط (humor)، سے تخلیق پاتے ہیں۔ یعنی ارواح اصل میں اچھے اور صاف اخلاط جن کو اخلاط محمودہ کہا جاتا ہے سے بننے والے بخارات یا بھاپ کی صورت کے اجزاء جسم انسانی (و حیوانی) ہیں جو جسم میں مختلف اقسام کی قوات (forces) سے وابستہ ہوتے ہیں۔

جسم انسانی میں تین قسم کی ارواح پائی جاتی ہیں:

1۔روح نفسانی　　2۔روح طبعی　　3۔روح حیوانی

1۔روح نفسانی اعصاب میں ہوتی ہے، جس کا مرکز دماغ ہے۔ 2۔روح طبعی غدد میں ہوتی ہے، جس کا مرکز جگر ہے۔ 3۔ جبکہ روح حیوانی عضلات میں ہوتی ہے، جس کا مرکز دل ہے۔

فائدہ: اس سے معلوم ہوا جسم انسانی میں صرف ایک ہی روح نہیں ہوتی بلکہ مختلف کاموں کے لیے مختلف قسم کی ارواح ہیں، یہ بالکل ایسے ہی ہے جیسے پہلے بھی مثال دی تھی کہ موبائل ایک جسم ہے اور اس کا سافٹ ویئر اس کی روح ہے، یہ روح موبائل میں ڈالنے کے بعد موبائل ایک زندہ موبائل بنتا ہے، لیکن پھر بھی یہ سارے کام نہیں کرتا، بلکہ مختلف کاموں کے لیے ہمیں مختلف روحیں (اپلی کیشن) ڈالنی پڑتی ہیں، جو اپلی کیشن انسٹال کرتے ہیں تب وہ متعلقہ کام ہو سکتا ہے۔

انسان میں بھی ایک وہ روح ہوتی ہے جسے روح انسانی کہا جاتا ہے اور اس کی حقیقت کیا ہے ہم نہیں جانتے بس اتنا جانتے ہیں کہ یہ امر ربی ہے۔ فرمایا:

يسئلونك عن الروح، قل الروح من امر ربی

اس روح کو آپ ایسے ہی سمجھیں جیسے کمپیوٹر میں ونڈو ہوتی ہے، لیکن جسم کے مختلف حصے تبھی اپنا اپنا کام کرتے ہیں جب ان کی اپنی روحیں موجود ہوں، اسی اعتبار سے مذکورہ بالا تین ارواح 1۔روح نفسانی 2۔روح طبعی 3۔روح حیوانی۔ انسانی اعضاء یعنی اعصاب، عضلات، غدد کو کام کرنے کے قابل بناتی ہیں۔

6۔ قویٰ (Powers):

قویٰ جمع ہے قوت (Strength) کی، اور انسان کے جسم میں تین طرح کی قوتیں (Forces) ہیں:

۱۔ قوت نفسانی (Psychic Force):

قوت نفسانی اعصاب (Nerves) میں ہوتی ہے، جس کا مرکز دماغ (Brain) ہے۔ یہ قوت انسان کی ذہنی (Mental) صلاحیتوں، احساسات (Emotions)، اور ارادوں (Intentions) کو کنٹرول کرتی ہے۔

۲۔ قوت طبعی (Natural Force):

قوت طبعی غدد (Glands) میں ہوتی ہے، جس کا مرکز جگر (Liver) ہے۔ یہ قوت جسم کے قدرتی (Natural) عملوں جیسے ہاضمہ (Digestion)، خون کی صفائی (Blood Purification)، اور جسم کے توازن (Balance) کو برقرار رکھتی ہے۔

۳۔ قوت حیوانی (Animal Force):

قوت حیوانی عضلات (Muscles) میں ہوتی ہے، جس کا مرکز دل (Heart) ہے۔ یہ قوت جسم کی حرکت (Movement) اور توانائی (Energy) فراہم کرتی ہے، جس سے انسان مختلف جسمانی سرگرمیاں (Physical Activities) انجام دے سکتا ہے۔

7۔افعال

افعال کی بھی تین قسمیں ہیں:

1۔حرکت 2۔سکون 3۔ضعف

1۔حرکت:

جب جسم انسانی میں تینوں ارواح،اور تینوں قوتیں اپنا اپنا فعل درست طریقے سے سرانجام دیتی رہتی ہیں تب تک ان کا متعلقہ عضو بھی اپنا فعل درست طریقے سے سرانجام دیتا رہتا ہے،اسی کو حرکت کہا جاتا ہے۔یعنی کسی مفرد عضو کا اپنے فعل کو درست طریقے سے سرانجام دینا حرکت کہلاتا ہے۔

2۔سکون

جب جسم انسانی میں تینوں ارواح،اور تینوں قوتیں اپنا اپنا فعل درست طریقے سے سرانجام نہ دیں تو ان کا متعلقہ عضو بھی اپنا فعل درست طریقے سے سرانجام نہیں دیتا اور اس میں سکون پیدا ہو جاتا ہے۔یعنی کسی مفرد عضو کا اپنے فعل کو درست طریقے سے سرانجام نہ دینا سکون کہلاتا ہے۔

3۔ضعف

جب جسم انسانی میں ارواح اور قوتیں کمزور ہو جائیں تو ان کے متعلقہ عضو میں بھی کمزوری اور ضعف آجاتا ہے۔یہاں یہ بات نوٹ کرلیں کہ ضعف حرکت اور سکون کے درمیان کی حالت ہے،یعنی عضو پوری طرح متحرک بھی نہیں اور بالکل سکون کی حالت میں بھی نہیں گیا،بلکہ اس کے فعل میں کچھ کمزوری آگئی ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اعضاء کی اقسام اور کام

انسانی جسم میں دو طرح کے اعضاء ہیں:

1۔ساکن اعضاء 2۔حیاتی اعضاء

ساکن اعضاء ان اعضاء کو کہا جاتا ہے، جو انسانی ڈھانچہ بناتے ہیں، جیسے ہڈیاں، کریاں، رباط وغیرہ۔ یہ الحاقی مادہ سے بنتے ہیں اور انسان کے باقی تمام اعضاء ان پر کھڑے ہوتے ہیں۔ ساکن اعضاء کا کام جسم کے ڈھانچے کو قائم رکھنا ہوتا ہے اور پورا جسم اس ڈھانچے پر کھڑا ہوتا ہے۔

جبکہ حیاتی اعضاء ان اعضاء کو کہا جاتا ہے جن سے انسان کی حیات یعنی زندگی قائم ہے، اور یہ تین ہیں:

1۔اعصاب، جن کا مرکز دماغ ہے۔2۔عضلات، جن کا مرکز دل ہے۔3۔غدد، جن کا مرکز جگر ہے۔

یہی تین اعضاء دل، دماغ، جگر اعضائے رئیسا کہلاتے ہیں۔ اور انہیں کو تین مفرد اعضاء بھی کہا جاتا ہے۔

مفرد اعضاء کی اقسام

ہر مفرد عضو کی دو قسمیں ہیں:

اعصاب: 1۔ حکم رساں اعصاب 2۔ خبر رساں اعصاب

غدد: 1۔نالی دار غدد 2۔بے نالی غدد

عضلات: 1۔ارادی عضلات 2۔ غیر ارادی عضلات

حیاتی اعضاء کے کام

1۔اعصاب(Nerves) کا کام

اعصاب انسانی جسم میں حواس خمسہ کے ذریعے احساسات کو اکھٹا کر کے دماغ تک پہنچاتے ہیں، اور دماغ سے احکامات لے کر تمام جسم انسانی میں پہنچاتے ہیں۔ اعصاب حرام مغز سے جڑا وہ نظام ہے جو پورے جسم کے تمام تر افعال کو کنٹرول کرنے میں بنیادی کردار ادا کرتا ہے۔ اعصاب ہمارے جسم کی حرکات وسکنات کو منظم کر کے دماغ

سے اعضاتک اور اعضا سے دماغ تک پیغام رسانی کا کام سرانجام دیتے ہیں۔ اعصاب ڈوری نما ریشے ہیں جو دماغ کو بدن انسانی کے دیگر نظاموں سے ملا کر رکھتے ہیں۔

2۔ عضلات (muscles) کا کام

عضلات (پٹھے) انسانی جسم میں حرکات کرتے ہیں، یعنی اعصاب سے جو احکامات ملتے ہیں عضلات ان پر عمل کرنے کے لیے حرکت کرتے ہیں۔ عضلات کا مرکز دل ہے۔ انسانی جسم میں جتنی بھی حرکات ہوتی ہیں، مثلا چلنا، بولنا، ہاتھ پاوں ہلانا وغیرہ سب فعل عضلات سرانجام دیتے ہیں۔ دماغ صرف محسوس کرتا ہے فیصلہ دل کرتا ہے۔

3 غدد (gland) کا کام

انسانی جسم کے ہر حصے کو غذا دو چیزوں کے ذریعے ملتی ہے: 1۔ غدد۔ اور 2۔ غشائے مخاطی (لعابدار جھلی Mucosa)

یعنی انسانی جسم کے جس عضو کو جس قسم کی غذا درکار ہوتی ہے اس جگہ کے غدد اپنی مخصوص بناوٹ کی وجہ سے اس عضو کے لیے غذا کو پکا کر تیار کر کے دیتے ہیں، مثلا جگر صفراء بناتا ہے، گردے پیشاب بناتے ہیں، عورت کے پستان دودھ بناتے ہیں، مرد کے خصیوں میں مادہ منویہ بنتا ہے۔ اسی طرح ہر غدد اپنی مخصوص رطوبت پیدا کرتا ہے۔ جبکہ جس جگہ غدد نہیں ہوتے وہاں غشائے مخاطی ہوتی ہیں وہ بھی وہی کام کرتی ہیں جو غدد کرتے ہیں۔ مثلا منہ کا لعاب، ناک کا نزلہ زکام، جسم کا پسینہ وغیرہ۔

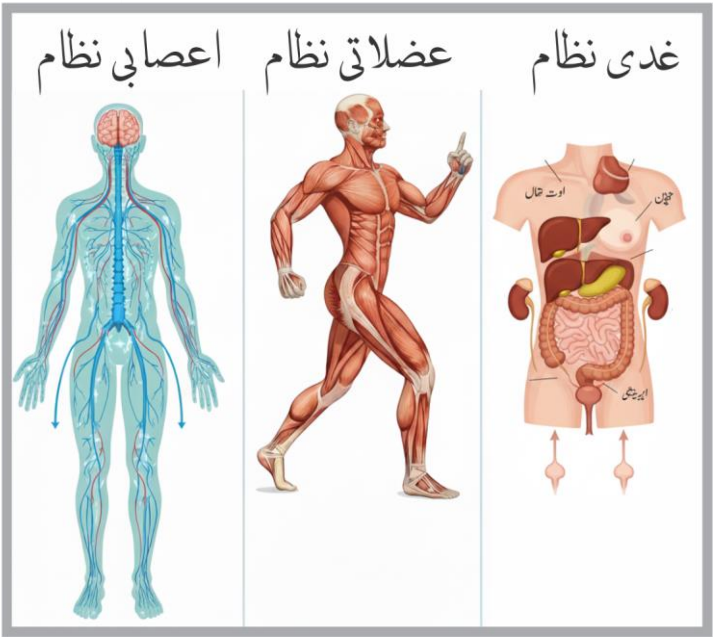

مفرد و مرکب اعضاء میں فرق

مفرد اعضاء ان اعضاء کو کہا جاتا ہے جو ایک ہی قسم کے ٹشوز، خلیات، جو ہر یا مادہ سے بنے ہوتے ہیں، جیسے دل، دماغ، جگر۔ جبکہ مرکب اعضاء ان اعضاء کو کہا جاتا ہے جو مختلف قسم کے ٹشوز، خلیات، جو ہر یا مادوں سے بنے ہوتے ہیں، جیسے معدہ، وریدیں، شریانیں وغیرہ۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

قانون مفرد اعضاء

قانون مفرد اعضاء(Law of Single Organs)ایسا نظریہ ہے جو اعضاء کے انفرادی افعال اور ان کے تعلقات کو بیان کرتا ہے۔ نظریہ مفرد اعضاء ایک ایسی تحقیق ہے جس کے ذریعے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ امراض کی پیدائش مفرد اعضاء یعنی گوشت، پٹھے اور غدد میں ہوتی ہے اور اس کے بعد مرکب اعضاء کے افعال میں افراط و تفریط اور ضعف پیدا ہوتا ہے اور علاج میں بھی مرکب اعضاء کی بجائے مفرد اعضاء کو مدمنظر رکھنا چاہیے کیونکہ انسان کے تمام مرکب اعضاء مفرد اعضاء کی بافتوں اور انسجہ یعنی بنیادوں سے مل کر بنتے ہیں۔

قانون مفرد اعضاء ایک جدید نظریہ ہے، اس نظریے سے قبل پیدائش امراض کو مرکب اعضاء کی خرابی تسلیم کیا جاتا تھا، اس نظریے میں بتایا گیا کہ پیدائش امراض مرکب اعضاء کی خرابی نہیں بلکہ مفرد اعضاء کی خرابی ہے۔ مثلاً معدہ خراب ہو جائے جیسے درد معدہ، سوزش معدہ، ورم معدہ، ضعف معدہ اور بدہضمی وغیرہ کو پورے معدہ کی خرابی سمجھا جاتا تھا۔ قانون مفرد اعضاء کی تحقیق میں یہ بات ثابت ہوئی کہ حقیقت اس طرح نہیں ہے، کیونکہ معدہ ایک مرکب عضو ہے اور اس میں عضلات و اعصاب اور غدد وغیرہ ہر قسم کے اعجاء پائے جاتے ہیں، اور جب معدہ بیمار ہوتا ہے تو وہ تمام اعضاء بیمار نہیں ہوتے، بلکہ کوئی ایک عضو یعنی اعصاب، یا عضلات، یا غدد بیمار ہو گا جس کی وجہ سے معدہ میں تکلیف ہو گی۔

مثلاً معدے کے اعصاب بیمار ہو گئے تو اس کی علامات دوسرے اعصاب میں بھی ہوں گیں اور دماغ تک اس کا اثر جائے گا۔ اسی طرح اگر معدہ کے عضلات بیمار ہو جائیں تو اس کی علامات دیگر عضلات میں بھی ہوں گی اور اس کا اثر دل تک جائے گا۔ اسی طرح اگر معدہ کے غدد بیمار ہو جائیں تو اس کی علامات دیگر غدد جگر اور گردوں تک محسوس ہوں گے۔ اس لیے پیدائش امراض اور علاج امراض کے لیے مرکب عضو کی بجائے مفرد عضو کو مد نظر رکھنا یقینی اور بے خطا علاج ہے۔ اس بات کو مزید آسان انداز میں سمجھتے ہیں۔

طب صابر قانون مفرد اعضاء کے بنیادی اصول

قانون مفرد اعضاء محض ایک طبی نظام نہیں بلکہ ایک مکمل فلسفہ ہے جو بیماری، صحت اور کائنات کے باہمی تعلق کو فطری اصولوں کی روشنی میں بیان کرتا ہے۔ یہ نظریہ مجددِ طب حضرت صابر ملتانی رحمہ اللہ تعالیٰ کی انتھک محنت اور تحقیق کا نتیجہ ہے، جس نے روایتی حکمت اور جدید سائنس کے درمیان ایک منطقی پل قائم کیا۔

مرض کی ابتدا: مفرد اعضاء کا نظریہ

قانون مفرد اعضاء کے مطابق بیماری کی اصل جڑ جسم کے تین بنیادی اعضاء میں ہوتی ہے:

1۔ عضلات (Muscles)　　2۔ اعصاب (Nerves)　　3۔ غدد (Glands)

مرض ان اعضاء کے افعال میں توازن کے بگڑنے سے شروع ہوتا ہے۔ یعنی جب ان میں تحریک (Stimulation)، تسکین (Sedation) یا تحلیل (Decomposition) کی غیر فطری کیفیت پیدا ہو جائے، تو یہ بیماری کا سبب بنتا ہے۔

اگر کسی عضو میں تحریک (Stimulation) پیدا ہو جائے تو اس کا فعل بڑھ جاتا ہے۔

اگر عضو میں تسکین (Sedation) پیدا ہو جائے تو اس کا فعل کم ہو جاتا ہے۔

اور اگر عضو میں تحلیل (Decomposition) پیدا ہو جائے تو اس کے مادے کا اخراج شروع ہو جاتا ہے۔

علاج کا بنیادی مقصد انہی اعضاء کے افعال کو اعتدال پر لانا ہے، جس کے نتیجے میں خلیہ سے لے کر اعضائے رئیسہ تک تمام جسمانی افعال درست ہو جاتے ہیں اور تندرستی قائم ہوتی ہے۔ حضرت صابر ملتانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی تحقیق میں یہ بتایا کہ مسکن عضو کو تحریک دینے سے مرض ختم ہو جاتا ہے، کیونکہ مسکن عضو کو تحریک دینے سے محرک عضو تحلیل میں چلا جائے گا اور اس کا مادہ اخراج پانا شروع کر دے گا، جس سے بدن انسانی صحت کی طرف گامزن ہو جائے گا۔

حالت صحت و بیماری

حالت صحت کیا ہے؟

جب انسان متوازن غذا کھاتا ہے تو اس سے متوازن اخلاط بنتی ہیں، اور ان اخلاط سے مفرد اعضاء کو متوازن خوراک ملتی ہے، جس کے نتیجے میں یہ اعضاء بھی اپنا اپنا کام متوازن اور درست طریقے سے کرتے ہیں۔ ایسی حالات کو حالت صحت کہا جاتا ہے۔

حالت بیماری کیا ہے؟

جب انسان کی غذا غیر متوازن ہوتی ہے تو اس سے اخلاط کا توازن بگڑ جاتا ہے، اور پھر اس کے نتیجے میں اعضاء اپنا کام درست طریقے سے سرانجام نہیں دیتے، چنانچہ جسم میں مختلف قسم کی تکالیف اور علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔ ایسی غیر متوازن حالت کو حالت بیماری کہا جاتا ہے۔

یہ بات پہلے گزر چکی ہے کہ انسانی اعضاء تین چیزوں (اعصاب، عضلات، غدد) کا مرکب ہیں اور الحاقی مادہ نے ان کو جوڑا ہوا ہے، گویا تمام اعضاء الگ الگ پرزے یا اینٹیں ہیں اور الحاقی مادہ سیمنٹ ہے۔

جب اخلاط (بلغم، سودا، صفراء) کا توازن بگڑتا ہے، مثلاً کوئی خلط زیادہ ہو جاتی ہے تو وہ اپنے متعلقہ عضو کے فعل میں تیزی پیدا کر دیتی ہے، اس کی مثال ایسی ہے جیسے ہمارے گھروں میں کبھی کبھی بجلی تیز ہو جاتی ہے تو پنکھے بلب وغیرہ کے فعل میں بھی تیزی آجاتی ہے، ایسے ہی اگر بلغم زیادہ ہو جائے تو دماغ کے فعل میں تیزی، سوداء زیادہ ہو جائے تو دل کے فعل میں تیزی اور صفراء زیادہ ہو جائے تو جگر کے فعل میں تیزی آجاتی ہے۔ اس تیزی کو تحریک کہا جاتا ہے۔

اسی طرح اگر کسی خلط کی جسم میں کمی ہو جائے تو اس سے متعلقہ عضو کے فعل میں ضعف اور کمزور آجاتی ہے، بالکل ایسے ہی جیسے ہم ڈیمر کو گھما کر کم کرتے ہیں تو پنکھے کو بجلی کم ملتی ہے جس سے پنکھے کی رفتار اور فعل میں کمی

آجاتی ہے۔اور اگر کوئی خلط بالکل ہی کم ہو جائے یا ختم ہو جائے تو اس سے متعلقہ عضو میں سکون آجائے گا یعنی وہ بالکل اپنا کام کرنا بند کر دے گا۔

تحریک، تحلیل، تسکین

1۔کسی عضو کے فعل میں تیزی آجائے اس حالت کو قانون مفرد اعضاء کی اصطلاح میں " تحریک (Stimulation) " کہا جاتا ہے۔تحریک سے مراد عضو یا نظام کا تیز ہونا، اس کی حرکت یا فعالیت میں اضافہ ہونا ہے۔

2۔کسی عضو کے فعل میں ضعف آجائے اس حالت کو قانون مفرد اعضاء کی اصطلاح میں " تحلیل (Resolution) یا (Decomposition) " کہا جاتا ہے۔طب میں " تحلیل " کا مطلب ہے مادّے کا ٹوٹ کر بکھر جانا، پگھلنا، یا جسم سے خارج ہونے کی طرف جانا۔

3۔کسی عضو کے فعل میں بہت زیادہ ضعف اور کمزور آجائے اس حالت کو قانون مفرد اعضاء کی اصطلاح میں "تسکین (Sedation) " کہا جاتا ہے۔

اگر اعصاب میں تحریک ہو:

اگر اعصاب میں تحریک ہو تو اس کا مطلب ہو گا جسم انسانی میں خلط بلغم کی زیادتی ہو گئی ہے، جس کے نتیجے میں اعصابی یا بلغمی امراض کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ عضلات کو تحریک دی جائے یعنی ایسی غذائیں اور دوائیں استعمال کی جائیں جن سے عضلات کی تسکین ختم ہو کر عضلات تحریک پیدا ہو جائے۔

اگر عضلات میں تحریک ہو:

اگر عضلات میں تحریک ہو تو اس کا مطلب ہو گا جسم انسانی میں خلط سوداء کی زیادتی ہو گئی ہے، جس کے نتیجے میں عضلاتی یا سوداوی امراض کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ غدد کو تحریک دی جائے یعنی ایسی غذائیں اور دوائیں استعمال کی جائیں جن سے غدد کی تسکین ختم ہو کر غدد میں تحریک پیدا ہو جائے۔

اگر غدد میں تحریک ہو تو:

اگر غدد میں تحریک ہو تو اس کا مطلب ہو گا جسم انسانی میں خلط صفراء کی زیادتی ہو گئی ہے، جس کے نتیجے میں غدی یا صفراوی امراض کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ اعصاب کو تحریک دی جائے یعنی ایسی غذائیں اور دوائیں استعمال کی جائیں جن سے اعصاب کی تسکین ختم ہو کر اعصاب میں تحریک پیدا ہو جائے۔

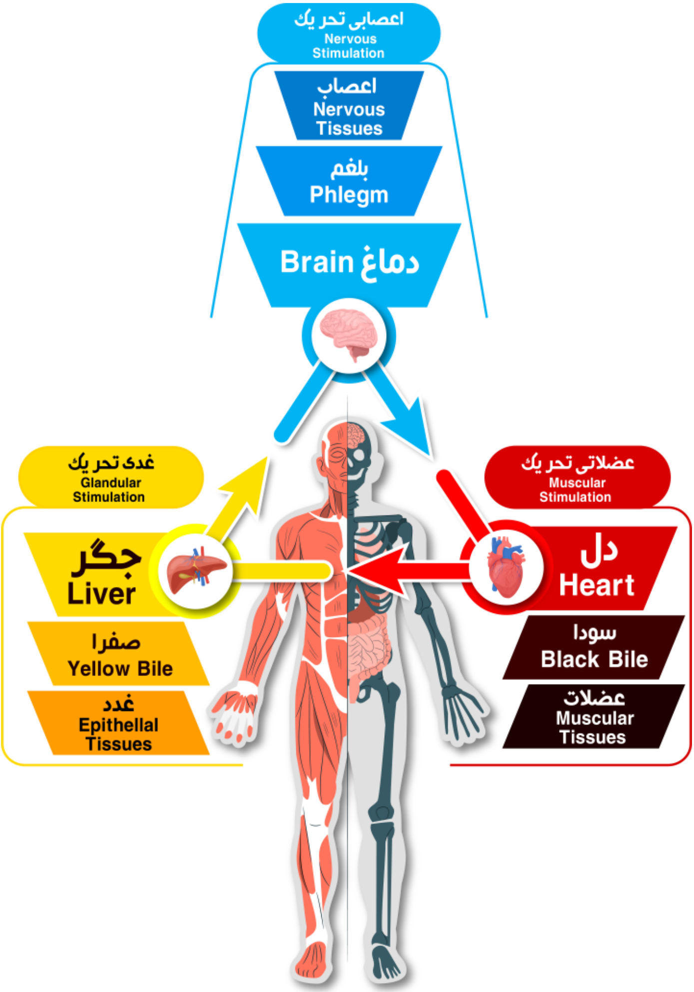

خلاصہ:

قانون مفرد اعضاء میں اعصابی تحریک کا علاج عضلاتی تحریک سے، عضلاتی تحریک کا علاج غدی تحریک سے، اور غدی تحریک کا علاج اعصابی تحریک سے کیا جاتا ہے۔ بالفاظ دیگر بلغم کا علاج سوداء سے اور سوداء کا علاج صفراء سے اور صفراء کا علاج بلغم سے کیا جاتا ہے۔ اسے ہم یوں بھی کہہ سکتے ہیں: تری کا علاج خشکی سے، خشکی کا علاج گرمی سے اور گرمی کا علاج تری سے۔ اس کو مزید آسان الفاظ میں یوں سمجھیں تحریک کو تحلیل سے بدلنا علاج ہے۔ یعنی جس عضو میں تحریک ہے، آپ اس سے اگلے والے عضو کو تحریک دے دیں تو تحریک اگلے عضو میں چلی جائے گی اور اس پچھلے عضو میں تحلیل پیدا ہو جائے گی۔

یہ ایک سرکل ہے اور فطری طریقہ علاج ہے، کیونکہ پوری کائنات میں یہی قانون پایا جاتا ہے، ہمارے سال بھر کے موسم بھی اسی سرکل میں چلتے ہیں، جب توازن خراب ہوتا ہے تو طوفان، زلزلے اور آفات آتی ہیں۔

عالم اکبر (کائنات) اور عالم اصغر (جسم انسانی) میں مماثلت

انسانی جسم کا نظام کائنات کے نظام سے کافی ملتا جلتا ہے، اسی لیے اسے عالم اصغر بھی کہا جاتا ہے۔ جیسے ہم باہر طوفان اٹھتے اور ختم ہوتے دیکھتے ہیں، ایسے انسان کے اندر بھی طوفان آتے اور جاتے ہیں، جیسے کائنات میں ہم گرمی، اور بارش دیکھتے ہیں ایسے ہی چھوٹی کائنات میں بھی گرمی اور بارش ہوتی ہے، جیسے عالم اکبر کے نظام میں مختلف گیسز، معدنیات، وٹامنز، ہوا، بجلی اور دیگر سینکڑوں چیزیں مل کر کام کرتی ہیں ایسے ہی انسانی جسم کے اندر بھی یہی چیزیں مل کر جسمانی نظام کو چلا رہی ہیں۔

کائنات میں تحریک، تحلیل، تسکین

ہوا کا چلنا تحریک کی صورت ہے، جبکہ گرمی تحلیل کی صورت ہے، اور بارش تسکین کی صورت ہے۔ یعنی باہر کی کائنات میں اگر تیز ہوا چل رہی ہے اور طوفان اٹھ رہے ہیں تو یہ تحریک ہے۔ اور اگر گرمی بہت زیادہ ہو گئی ہے تو چیزیں تحلیل ہونا شروع ہو جائیں گیں۔ اور اگر بارش ہو جائے تو اس سے تسکین پیدا ہو گی۔ پھر ان تینوں کی ترتیب بھی یہی ہے، ہوا تیز گرمی سے ختم ہوتی ہے، اور گرمی بارش سے ختم ہوتی ہے، اور بارش کے اثرات ہوا سے ختم

ہوتے ہیں۔ اگر کائنات میں ہوا، گرمی، بارش اعتدال سے ہوں تو بہت مزا آتا ہے، جیسے بہار کا موسم۔ لیکن کوئی بھی چیز اعتدال سے کم یا زیادہ ہو جائے تو انسان کو بے چینی ہوتی ہے اور اپنے سکون کے لیے سپیشل انتظام کرنا پڑتا ہے جیسے گرمیوں میں پنکھے، اے سی، اور سردیوں میں کوٹ، کمبل، ہیٹر وغیرہ۔

انسانی جسم اور کائنات

انسانی جسم چونکہ کائنات کا ہی حصہ ہے اس لیے فطری طور پر کائناتی قوانین ہی انسانی جسم میں بھی عمل پیرا ہیں۔ اور انسانی جسم میں بھی تحریک، تحلیل، تسکین کا عمل جاری رہتا ہے، جب تک یہ اعتدال پر ہوں تو حالت صحت رہتی ہے، اور اگر ان میں بہت زیادہ تیزی، یا بہت زیادہ کمی آجائے تو بے چینی اور بیماری بن جاتی ہے۔

یاد رکھیں: خشکی سے تحریک پیدا ہوتی ہے، گرمی سے تحلیل پیدا ہوتی ہے اور تری سے تسکین پیدا ہوتی ہے۔ اور خشکی گرمی سے ختم ہوتی ہے، گرمی تری سے ختم ہوتی ہے اور تری خشکی سے ختم ہوتی ہے۔ چنانچہ جس مفرد عضو میں تحریک یعنی خشکی پیدا ہو گی اس میں تحلیل یعنی گرمی پیدا کی جائے گی، جس سے تحریک یعنی خشکی ختم ہو جائے گی۔ اسی طرح جس مفرد عضو میں تحلیل یعنی گرمی ہو گی، اس میں تری یعنی تسکین پیدا کی جائے گی، جس سے تحلیل یعنی گرمی ختم ہو جائے گی۔ اسی طرح جس مفرد عضو میں تسکین یعنی تری ہو گی، اس میں خشکی یعنی تحریک پیدا کی جائے گی، جس سے تسکین یعنی تری ختم ہو جائے گی۔

اثرات خون

خون چونکہ اخلاط سے بنتا ہے اس لیے خون میں تینوں اخلاط ہوتی ہیں، اور ان کی مقدار برابر نہیں ہوتی، کوئی خلط کم اور کوئی زیادہ ہوتی ہے۔ خون میں جس خلط کی زیادتی ہوتی ہے، خون کا دوران اس خلط سے متعلقہ عضو کی طرف زیادہ ہو جاتا ہے، جس سے اس عضو کے فعل میں تیزی آجاتی ہے اور اسے ہی تحریک کہا جاتا ہے۔ مثلاً اگر خون میں خلط صفراء کی زیادتی ہو گی تو خون جگر کی طرف زیادہ جائے گا اور جگر کو ٹھوکریں مارے گا جس سے جگر کے فعل میں تیزی آئے گی، اسے ہم غدی تحریک کہیں گے۔ خون میں دوسرے نمبر پر جو خلط ہو گی اس کی طرف خون کا دوران تھوڑا کم ہو گا، اس لیے وہاں ضعف اور کمزوری ہو گی اسے تحلیل کہا جاتا ہے، اور تیسری نمبر پر جو خلط ہو گی اس

کی طرف دوران خون بالکل کم ہو گا، جس سے وہ عضو بالکل کمزور ہو جاتا ہے گویا بالکل سکون میں چلا گیا اس لیے اسے تسکین کہا جاتا ہے۔

اسی بات کو حکیم صابر ملتانی رحمہ اللہ نے اس طرح بھی سمجھایا ہے کہ: خون جس عضو کی طرف جارہا ہے وہاں تحریک ہو گی، جہاں سے جارہا ہے وہاں تحلیل ہو گی اور جہاں سے جاچکا ہے وہاں تسکین ہو گی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

قانون مفرد اعضاء میں مرض کا مقام کیا ہے؟

نظریہ مفرد اعضاء(Law of Single Organs)ایسی تحقیق ہے جس نے یہ ثابت کیا ہے کہ امراض کی پیدائش ان تین چیزوں اعصاب، عضلات، غدد میں ہوتی ہے۔

نظریہ قانون مفرد اعضاء میں مرض کا مقام، مقام تحریک ہے،یعنی جس عضو میں تحریک ہے اسے ہی مرض کا مقام سمجھا جاتا ہے، مثلاً اگر تحریک اعصابی ہے تو اس کا مطلب ہے جسم میں خلط بلغم اور رطوبات کی زیادتی ہو گئی ہے جس سے مختلف امراض یا ان کی علامات پیدا ہو گئی ہیں۔اس کا فطری طریقہ علاج یہ ہے کہ اس سے اگلے عضو یعنی عضلات کو تحریک دے دی جائے، جس سے اگلے عضو میں تحریک اور اس پچھلے عضو میں تحلیل پیدا ہو جائے گی، گویا تحریک والے عضو کو تحلیل سے بدلنا یہ علاج ہے۔۔

اور اگر نبض چیک کرنے پر عضلات میں تحریک محسوس ہو تو اس کا مطلب ہے جسم میں خلط سوداء اور خشکی کی زیادتی ہو چکی ہے جس سے مختلف امراض سوداوی یا ان کی علامات پیدا ہو گئی ہیں۔اس کا علاج یہ ہے کہ اس سے اگلے عضو یعنی غدد کو تحریک دے دی جائے۔

خلاصہ کلام یہ کہ انسانی جسم میں تین اخلاط بلغم، سوداء، صفراء کے توازن میں بگاڑ سے امراض پیدا ہوتے ہیں، اور یہ معلوم کرنے کے لیے کہ کون سی خلط میں مسئلہ ہے مقام تحریک کو جاننے کی کوشش کی جاتی ہے، جس عضو میں تحریک ہوتی ہے اس عضو کی خلط ضرورت سے زیادہ بڑھی ہوئی ہوتی ہے، جبکہ دوسری دو اخلاط ضرورت سے زیادہ کم ہوئی ہوتی ہیں۔

اہم سوال

مفرد عضو تو تین ہیں، دماغ، دل، جگر(اعصاب، عضلات، غدد)اور اخلاط بھی تین ہیں بلغم، سوداء، صفراء تو جسم کے باقی اعضاء میں تکالیف کیسے ہو جاتی ہیں؟

اس کا جواب یہ ہے کہ اعصاب کا مرکز اگرچہ دماغ ہے لیکن اعصاب کا جسم کے باقی تمام اعضاء (مثلاً معدہ، گردہ، پتہ، مثانہ وغیرہ) سے لنک ہوتا ہے اور ہر عضو پر اعصاب کا ایک پردہ ہوتا ہے۔

اسی طرح عضلات کا مرکز اگرچہ دل ہے لیکن جسم کے باقی اعضاء پر بھی ایک عضلاتی پردہ ہوتا ہے۔ اسی طرح غدد کا مرکز اگرچہ جگر ہے لیکن جسم کے باقی اعضاء پر بھی غدد کا ایک پردہ ہوتا ہے۔

مختلف اعضاء پر جو پردے چڑھے ہوئے ہیں ان کی ترتیب اس طرح ہے کہ سب سے اوپر اعصاب کا پردہ ہے، اس کے نیچے عضلات کا پردہ ہے اور اس کے نیچے غدد کا پردہ ہوتا ہے۔

مثلاً انسان کے معدہ پر ایک اعصاب کا پردہ ہے، ایک عضلات کا پردہ ہے، ایک غدد کا پردہ ہے۔ تو اگر معدے کی کوئی تکلیف ہو، نبض چیک کرنے پر معلوم ہو کہ اعصابی تحریک ہے تو اس کا مطلب ہو گا معدہ میں رطوبات کی زیادتی کی وجہ سے تکلیف ہے، اور یہ تکلیف عام طور پر قے، متلی کی صورت میں ہو گی۔

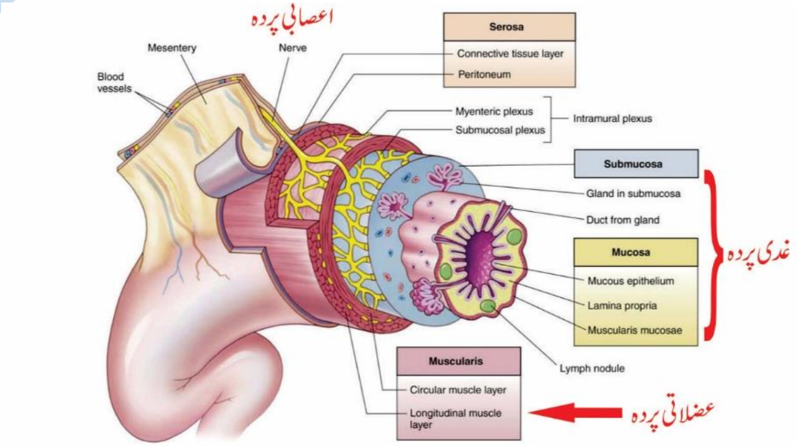

طب پاکستانی سیکھیں
ڈپلومہ طب پاکستانی DTP
امتحان کے بعد ڈی ٹی پی DTP سرٹیفکیٹ کا اجراء
WhatsApp
+92 347 0005578
tabeebpedia.com

تصویر میں GI tract کی دیوار کی جو تہیں دکھائی گئی ہیں، وہ طب صابر کے نظریے میں شامل ان بنیادی ٹشوز پر مشتمل ہیں:

1۔ اعصابی پردہ (Nervous Layer): تصویر میں دکھایا گیا Myenteric plexus اور Submucosal plexus (Intramural plexus کا حصہ) بنیادی طور پر اعصابی ٹشوز ہیں جو جی آئی ٹریکٹ کے افعال کو کنٹرول کرتے ہیں۔

2۔ عضلاتی پردہ (Muscular Layer): تصویر میں نمایاں طور پر دکھائی گئی Muscularis تہہ، جس میں circular اور longitudinal پٹھے شامل ہیں، عضلاتی ٹشوز سے بنتی ہے۔

3۔ غدی پردہ (Glandular/Epithelial Layer): Mucosa (خصوصاً Mucous epithelium اور Gland in submucosa) میں غدود نما اپی تھیلیل ٹشوز کی کثرت ہوتی ہے، جنہیں حکیم صابر ملتانی کے نظام میں "غدد ناقلہ" یا غدی پردہ کا مرکز سمجھا جاتا ہے۔

اس طرح، جدید اناٹومی میں بیان کردہ یہ تہیں حکیم صابر ملتانی کے مفرد اعضاء کے نظریے کے تحت بیان کردہ بنیادی پردوں یا ٹشوز کے مراکز سے مماثلت رکھتی ہیں، جو جسم کی اناٹومی اور کیمسٹری کو بنیادی عناصر کے تناظر میں بیان کرتے ہیں۔

اگر نبض چیک کرنے پر معلوم ہو کہ عضلاتی تحریک ہے تو اس کا مطلب ہو گا معدہ میں خشکی، تیزابیت کی زیادتی ہو گئی ہے جس کی وجہ سے رطوبات مکمل خشک ہو چکی ہیں اور گیس، قبض کی صورت پیدا ہو چکی ہے۔

اور اگر نبض چیک کرنے پر معلوم ہو کہ غدی تحریک ہے تو اس کا مطلب ہو گا معدہ میں حرارت اور صفراء کی زیادتی ہو گئی ہے، جس کی وجہ سے معدہ میں جلن، درد، مروڑ، پیچش کی کیفیت پیدا ہو گئی ہے۔

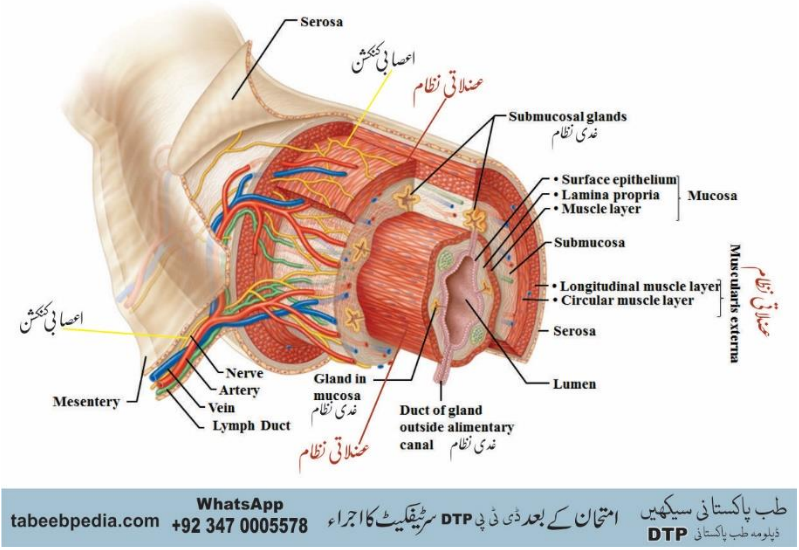

خلاصہ کلام یہ کہ تمام اعضاء پر مفرد اعضاء کے پردے چڑھے ہوئے ہیں، سب سے اوپر اعصاب کا پردہ ہوتا ہے، اس کے نیچے عضلات کا اور اس کے نیچے غدد کا پردہ ہوتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مفرد اعضاء کا ایک دوسرے سے تعلق

مفرد اعضاء(اعصاب، عضلات، غدد)ایک دوسرے کے ساتھ لنک ہوتے ہیں، یعنی ایک مفرد عضو کا کسی دوسرے مفرد عضو سے لنک اور تعلق بھی ہوتا ہے۔اور اس تعلق کو دیکھتے ہوئے کل چھ تحریکیں اور مزاج بن جاتے ہیں، جن کی تفصیل یہ ہے:

1۔اگر اعصاب(دماغ)کا تعلق غدد(جگر)کے ساتھ ہو تو اسے "اعصابی غدی" تحریک کہا جاتا ہے۔

2۔اگر اعصاب(دماغ)کا تعلق عضلات(دل)کے ساتھ ہو تو اسے "اعصابی عضلاتی" تحریک کہا جاتا ہے۔

3۔اگر عضلات(دل)کا تعلق اعصاب(دماغ)کے ساتھ ہو تو اسے "عضلاتی اعصابی" تحریک کہا جاتا ہے۔

4۔اگر عضلات(دل)کا تعلق غدد(جگر)کے ساتھ ہو تو اسے "عضلاتی غدی" تحریک کہا جاتا ہے۔

5۔اگر غدد(جگر)کا تعلق عضلات(دل)کے ساتھ ہو تو اسے "غدی عضلاتی" تحریک کہا جاتا ہے۔

6۔اگر غدد(جگر)کا تعلق اعصاب(دماغ)کے ساتھ ہو تو اسے "غدی اعصابی" تحریک کہا جاتا ہے۔

مرکب تحریکیں

مفرد اعضاء کے اس باہمی تعلق سے چھ مرکب تحریکیں وجود میں آتی ہیں جن کی درست ترتیب یہ ہے:

1۔اعصابی عضلاتی: ترسرد

2۔عضلاتی اعصابی: خشک سرد

3۔عضلاتی غدی: خشک گرم

4۔غدی عضلاتی: گرم خشک

5۔غدی اعصابی: گرم تر

6۔اعصابی غدی: ترگرم

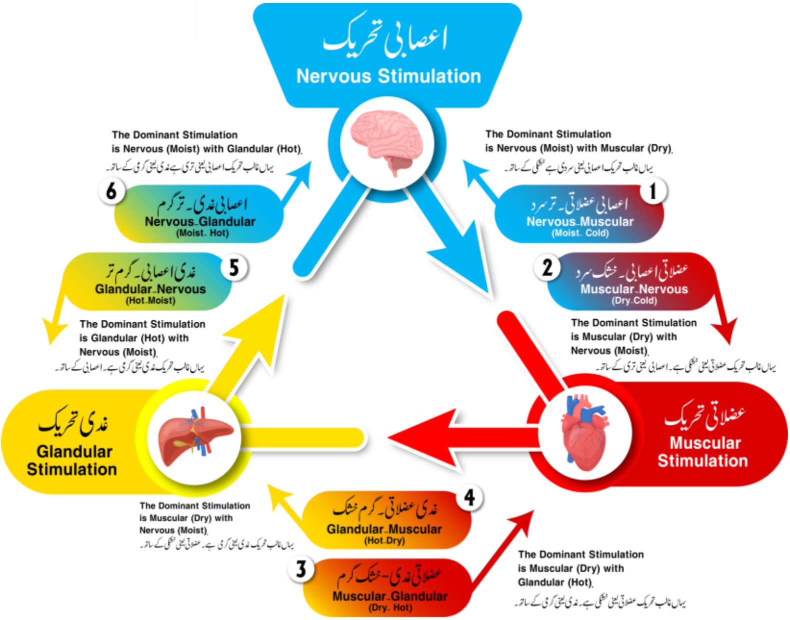

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مفرد اعضاء کے افعال

ہر مفرد عضو دو طرح کے فعل سرانجام دیتا ہے:

1۔ مشینی فعل　　　2۔کیمیاوی فعل

مشینی فعل:اگر کوئی مفرد عضو اپنی خلط پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ جسم سے خارج بھی کر رہا ہو تو اس فعل کو اس عضو کا مشینی فعل کہا جاتا ہے۔

کیمیاوی فعل:اگر کوئی مفرد عضو اپنی خلط پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ جسم میں جمع بھی کر رہا ہو تو اس فعل کو اس عضو کا کیمیاوی فعل کہا جاتا ہے۔

اگر کسی عضو کا مشینی فعل تیز ہو جائے تو یہ جسم سے اس خلط کے اخراج کی علامات پیدا کر دیتا ہے، مثلا اعصاب کا مشینی فعل تیز ہو جائے تو یہ بلغم پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ اس کا اخراج بھی شروع کر دے گا جس سے ناک آنکھوں سے پانی اور بلغم کا اخراج، قے اسہال وغیرہ شروع ہو جائیں گے اور ہیضہ کی صورت بن جائے گی۔

اسی طرح اگر کسی عضو کا کیمیاوی فعل تیز ہو جائے تو وہ عضو اپنی خلط کو تیزی سے جسم میں جمع کرنا شروع کر دے گا، مثلا عضلات کا کیمیاوی فعل تیز ہو جائے تو قلب اپنی خلط سوداء پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ جسم میں جمع کرنا شروع کر دے گا جس سے پھوڑے، پھنسیاں، بواسیر سے کینسر تک، اور قبض جیسی علامات پیدا ہو جائیں گی۔

کیمیاوی(Chemical Motion)اور مشینی تحریکیں(Mechanical Motion)

کسی بھی عضو کی ایسی تحریک جس میں وہ خلط کو پیدا تو کرے لیکن خلط کو جسم سے خارج نہ کرے تو وہ اس عضو کی کیمیاوی تحریک کہلاتی ہے۔اسی طرح کسی بھی عضو کی ایسی تحریک جس میں وہ خلط کو پیدا بھی کرے اور جسم سے خارج بھی کرے تو وہ اس عضو کی مشینی تحریک کہلاتی ہے۔

مثلا: یرقان جگر کی کیمیاوی تحریک ہے اور پیچش جگر کی مشینی تحریک ہے۔ ذیابیطس دماغ کی کیمیاوی تحریک ہے اور ہیضہ دماغ کی مشینی تحریک ہے۔ خارش قلب کی کیمیاوی تحریک ہے اور بواسیر خونی قلب کی مشینی تحریک ہے۔

کیمیاوی تحریکیں

عضلاتی اعصابی: عضلات کی کیمیاوی تحریک ہے۔

غدی عضلاتی: غدد کی کیمیاوی تحریک ہے۔

اعصابی غدی: اعصاب کی کیمیاوی تحریک ہے۔

کیمیاوی تحریک میں پہلا لفظ مقام تحریک ہے، اور دوسرا لفظ مقام تحلیل ہے۔ تو کیمیاوی تحریک میں علاج کی صورت یہ ہے کہ کیمیاوی تحریک کو اسی عضو کی مشینی تحریک سے بدل دیں، مثلا "عضلاتی اعصابی" عضلات کی کیمیاوی تحریک ہے، اس میں علاج کی صورت یہ ہے کہ عضلات کی اس کیمیاوی تحریک کو عضلات کی مشینی تحریک "عضلاتی غدی" سے بدل دیں۔

مشینی تحریکیں

اعصابی عضلاتی: اعصاب کی مشینی تحریک ہے۔

عضلاتی غدی: عضلات کی مشینی تحریک ہے۔

غدی اعصابی: غدد کی مشینی تحریک ہے۔

پہلا لفظ مشینی ہے۔ دوسرا کیمیاوی ہے۔ تو مشینی تحریک میں علاج کی صورت یہ ہے کہ کیمیاوی اثرات کو بڑھایا جائے۔ مثلا "اعصابی عضلاتی" اعصاب کی مشینی تحریک ہے، اس میں علاج کی صورت یہ ہے کہ اعصاب کی اس مشینی تحریک میں عضلات کے کیمیاوی اثرات کو بڑھایا جائے یعنی عضلاتی اعصابی تحریک پیدا کی جائے۔

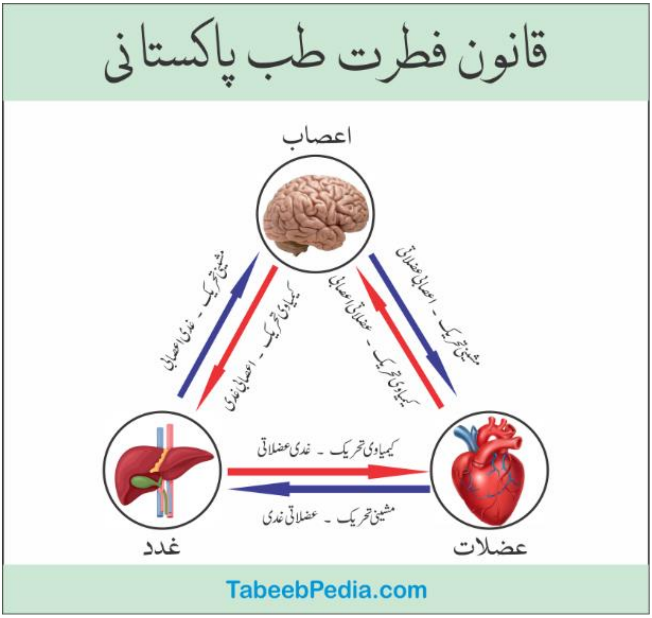

مرض کے اسباب

کسی بھی مرض کے تین ہی اسباب ہیں:

1۔کیفیاتی یانفسیاتی اسباب۔ 2۔مادی یا خلطی اسباب۔ 3۔شرکی یا کیمیاوی اسباب

1۔کیفیاتی یانفسیاتی اسباب:

(الف)کیفیاتی اسباب:اگر جسم میں گرمی، سردی، خشکی یاتری کی کمی یازیادتی سے مرض پیدا ہوتو اس کو کیفیاتی سبب کا مرض کہا جاتا ہے۔

(ب)نفسیاتی اسباب:اگر جسم میں غصہ، یاکسی غم وخوشی کی وجہ سے کوئی مرض پیدا ہو تو اسے نفسیاتی سبب مرض کہا جاتا ہے۔

2۔مادی یا خلطی اسباب:

(الف)مادی اسباب: اگر جسم میں کسی کھانے پینے کی چیزوں، مثلاً غذا، دوا، زہر سے کوئی مرض پیدا ہو تو اسے مادی سبب مرض کہا جاتا ہے۔

(ب)خلطی اسباب: اگر جسم میں بلغم، سوداء یا صفراء کی زیادتی یا کمی سے کوئی مرض پیدا ہو تو اسے خلطی سبب مرض کہا جاتا ہے۔

3۔شرکی یا کیمیاوی اسباب:

شرکی یا کیمیاوی اسباب کو اسباب واصلہ بھی کہا جاتا ہے، یہ الگ سے کوئی اسباب نہیں ہیں بلکہ اوپر مذکور دو اسباب کی شدت کی صورتیں ہیں۔

(الف)شرکی اسباب: اوپر مذکور دو اسباب کی شدت کی وجہ سے اگر عضو کے افعال میں تبدیلی آجائے یعنی تحریک، تحلیل یا تسکین پیدا ہو جائے تو اسے شرکی سبب مرض کہا جاتا ہے۔

(ب)کیمیاوی اسباب: اوپر مذکورہ دو اسباب کی شدت کی وجہ سے اگر خون میں تبدیلی آجائے یعنی کسی خلط کی کمی بیشی یا زہر سے علامات ظاہر ہوں تو اسے کیمیاوی سبب مرض کہا جاتا ہے۔

مرض کی علامات

انسانی جسم میں جب کوئی مرض پیدا ہوتا ہے تو اس کی کچھ علامات ظاہر ہوتی ہیں، جسے عام طور پر لوگ مرض سمجھ رہے ہوتے ہیں، حالانکہ یہ مرض نہیں بلکہ کسی مرض کی علامات ہوتی ہیں۔ ویسے تو امراض کی علامات بہت ساری ہیں لیکن ان میں سے تین بڑی علامات ہیں:

1۔ درد 2۔ ورم 3۔ بخار

یہ تینوں کسی مرض کی علامات ہیں، خود مرض نہیں ہیں، قانون مفرد اعضاء کی یہی خوبی ہے کہ اس میں علامات کا علاج نہیں کیا جاتا بلکہ تشخیص کی ذریعے یہ معلوم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے کہ یہ تین علامات (درد، ورم، بخار) کس مرض کی وجہ سے ہیں اور پھر اس مرض کا علاج کیا جاتا ہے نا کہ علامات (درد، ورم، یا بخار) کا علاج۔

1۔ درد

درد ایک ایسی علامت ہے جس میں مریض کو اپنے جسم کے کسی مقام پر تکلیف ہوتی ہے وہ بے چینی محسوس کرتا ہے اور اگر درد شدید ہو تو اسے وہ مقام پھٹتا ہوا محسوس ہوتا ہے۔

درد کی کیفیت:

کسی بھی چیز کو محسوس کرنا اعصاب کا کام ہے اس لیے کسی مقام پر درد کا محسوس ہونا اس بات کی علامت ہوتی ہے کہ اعصاب کی طرف دوران خون یا زیادہ ہو گیا ہے یا کم ہو گیا ہے یعنی وہ اعتدال پر نہیں ہے۔ اور کبھی اعصاب زخمی ہو جائیں تو بھی درد کا احساس ہوتا ہے۔ اور یہ درد تین قسم کا ہوتا ہے: بلغمی، سوداوی، صفراوی

2۔ ورم

طبی زبان میں ورم ایسی حالت کا نام ہے جس میں مریض کے کسی عضو میں چھ علامات نظر آتی ہیں:

1۔ سوجن 2۔ درد 3۔ سرخی 4۔ گرمی 5۔ سوزش 6۔ خارش

ورم کی کیفیت

ورم کا مطلب ہے جسم کے کسی مقام میں ابھار پیدا ہو جائے یا سوجن ہو جائے۔ اس سوجن یا سوزش کی وجہ اس مقام پر خون کا جمع ہونا، یا رطوبات کی زیادتی یا تشوز کا ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہونا ہوتی ہے۔ یہ ورم بھی تین قسم کا ہوتا ہے: بلغمی، سوداوی، صفراوی

3۔ بخار

بخار ایسی حالت کو کہتے ہیں جس میں انسانی جسم کا ٹمپریچر یعنی حرارت بڑھ جاتی ہے، جسم میں تپش کے ساتھ ساتھ پیاس بھی پیدا ہو جاتی ہے، یہ حرارت عارضی ہوتی ہے، اس حرارت کو حرارت غریبہ یعنی بیرونی حرارت کہا جاتا ہے۔

بخار کی کیفیت

انسان کے جسم میں کسی عضو کی تحریک، تحلیل یا تسکین کے مقام پر مواد میں تعفن پیدا ہو جائے تو وہاں ایک عارضی حرارت پیدا ہوتی ہے، اس حرارت کو مزید تیز کرنے کے لیے انسانی طبیعت وہاں دوران خون تیز کر دیتی

ہے،خون کی رفتار کو عضلات تیز کرتے ہیں جس سے یہ حرارت شدت اختیار کرکے پورے جسم میں پھیل جاتی ہے اور اسے ہی ہم بخار کہتے ہیں۔بخار بھی تین قسم کا ہوتا ہے:بلغمی،سوداوی،صفراوی

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تشخیص امراض

جب کوئی انسان بیمار ہوتا ہے تو وہ معالج کے پاس آتا ہے، معالج کا سب سے پہلا کام یہ ہوتا ہے کہ وہ مرض کی تشخیص کرے، علامات کو دیکھ کر اصل مرض تک پہنچنا اور پھر اس مرض یا مقام مرض کا علاج کرنا ہی اصل طریقہ علاج ہے۔ ایلوپیتھک یعنی انگریزی طریقہ علاج میں مرض کا علاج نہیں کیا جاتا ہے بلکہ علامات کو دبانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ مثلاً جیسا کہ اوپر بتایا گیا کہ درد، ورم یا بخار بذات خود بیماریاں نہیں ہیں بلکہ کسی اور بیماری کی علامت ہیں، لیکن انگریزی طریقہ علاج میں نشہ آور یا سن کرنے والی ادویات دے کر وقتی طور پر ان علامات کو دبا دیا جاتا ہے، جس سے وقتی اور فوری طور پر وہ علامت دب جاتی ہے اور مریض ریلیف محسوس کرتا ہے، حالانکہ مرض اب بھی جسم میں موجود ہوتا ہے، اس طرح انگریزی ڈاکٹر تین پانچ یا سات دن کی ادویات دیتے ہیں اور ہر آٹھ گھنٹے بعد جب گولی کھائی جاتی ہے تو اگلے آٹھ گھنٹے تک وہ درد، یا ورم دب جاتا ہے اور مریض یہ سمجھتا ہے میں ٹھیک ہو گیا ہوں، حالانکہ اصل مرض اور بیماری کا علاج نہیں ہو رہا ہوتا جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ بیماری اپنی جگہ موجود ہوتی ہے، جسم میں تعفن مزید بگڑتا رہتا ہے اور مریض گولیاں کھا کر ان علامات کو دباتا رہتا ہے، آخر کار یہ مرض کچھ دن کے بعد پھر سر اٹھاتا ہے، مریض پھر ایک ہفتہ گولیاں کھا کر اسے دبا لیتا ہے، جب بار بار یہ عمل دہرایا جاتا ہے تو اس سے مقام مرض یا کوئی عضو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ڈیمج ہو جاتا ہے اور کہا جاتا ہے، اس کا جگر وغیرہ ختم ہو گیا، اب اسے تبدیل کرنا پڑے گا۔

اس لیے ہمیشہ بیماری کا علاج کرنا چاہیے نہ کہ علامت بیماری کا۔ اللہ تعالیٰ نے حکیم صابر ملتانی رحمہ اللہ کے ذریعے انسانیت پر احسان عظیم فرمایا اور انہوں نے مرض کی تشخیص کے فطری طریقے متعارف کروائے جن سے ہم کسی بھی مرض کی اصل صورتحال تک پہنچ سکتے ہیں اور تشخیص ہونے کے بعد اصل مرض کا علاج کر سکتے ہیں، چونکہ قانون مفرد اعضاء میں علامات کا نہیں اصل مرض کا علاج کیا جاتا ہے جو کبھی بذریعہ غذا ہوتا ہے اور کبھی بذریعہ دوا ہوتا ہے اس لیے اس میں انگریزی طریقہ علاج کی نسبت تھوڑا ٹائم زیادہ لگتا ہے۔ اس کی مثال آپ یوں سمجھیں جیسے آپ کے گھر میں کسی جگہ کوئی گندگی ہے، مثلاً آپ کا صوفہ سیٹ گندا ہے اور مہمان آرہے ہیں تو آپ کے پاس دو

طریقے ہیں، ایک یہ کہ آپ اس صوفہ سیٹ کو مکمل دھو کر صاف کریں اور پھر خشک کر کے اسے اپنی جگہ پر رکھ دیں، دوسرا طریقہ آسان اور فوری یہ ہے کہ آپ اس صوفے کے اوپر ایک صاف چادر ڈال دیں جس سے صوفہ تو صاف نہیں ہو گا لیکن وقتی طور پر اس کی گندگی چھپ جائے گی، قانون مفرد اعضاء اور انگریزی طریقہ علاج میں یہی فرق ہے، انگریزی طریقہ علاج میں صوفے پر کپڑا ڈال کر گندگی کو چھپا دیا جاتا ہے، گندگی اپنی جگہ موجود ہی رہتی ہے۔ جبکہ قانون مفرد اعضاء میں گندگی کو چھپایا نہیں جاتا بلکہ اسے صاف کیا جاتا ہے جس میں ظاہر ہے چھپانے کے مقابلے میں تھوڑا ٹائم زیادہ لگے گا۔

تشخیص امراض کے طریقے

قانون مفرد اعضاء میں کسی بھی مرض کی تشخیص کرنے کے کئی طریقے ہیں:

1۔ نبض سے تشخیص 2۔ قارورہ (پیشاب) سے تشخیص 3۔ زبان سے تشخیص 4۔

1۔ نبض سے تشخیص

دل ہر وقت پھولتا اور سکڑتا رہتا ہے، جسے ہم دل کی حرکت کہتے ہیں، دل کی اس حرکت سے خون شریانوں کے ذریعے پورے جسم میں جاتا ہے جس سے شریانیں بھی حرکت کرتی ہیں، شریانوں کی اس حرکت سے یہ جاننے کی کوشش کی جاتی ہے کہ مفرد اعضاء میں سے کس عضو کی طرف دوران خون زیادہ ہے اور کس کی طرف کم ہے اور کس کی طرف بالکل ہی کم ہے، اسی چیز کو تشخیص بذریعہ نبض کہا جاتا ہے۔

نبض کے ذریعے تین چیزوں (قوت، حرکت، حرارت) کو جاننے کی کوشش کی جاتی ہے اور یہ معلوم کیا جاتا ہے کہ خون کا دباو کتنا ہے، خون میں رطوبات کتنی ہیں اور خون میں حرارت کا توازن کیا ہے۔

مقام نبض

لیکن یہ تشخیص ہر شریان سے نہیں ہوتی بلکہ جسم میں کچھ ایسی شریانیں ہیں جن سے یہ تشخیص ممکن ہے، ان میں سے ایک کلائی کی شریان ہے ایک کنپٹی کی شریان ہے، ایک گردن کی شریان ہے اور ایک ٹخنے کی شریان ہے، لیکن سب سے بہترین معلومات کلائی کی شریان دیتی ہے، اس لیے عام طور پر کلائی کی شریان کو ہی نبض کہا جاتا ہے۔

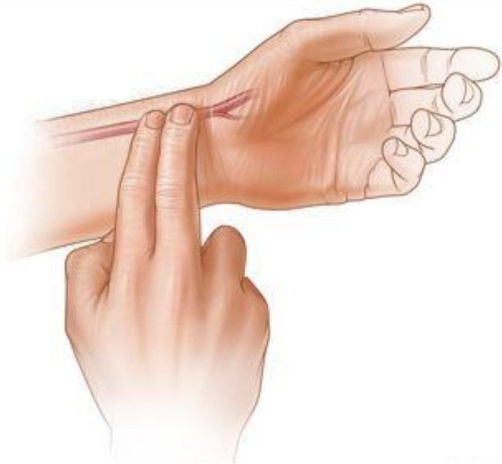

نبض دیکھنے کا طریقہ:

مریض کی کلائی پر اپنی چار انگلیاں اس طرح رکھیں کہ آپ کی شہادت والی انگلی مریض کے انگوٹھے والی طرف ہو، کہنی کی طرف نہ ہو۔

نبض پر انگلیاں کھڑی رکھیں یعنی انگلی کے پوروں کا وہ حصہ جو ناخن کی طرف ہے وہ نبض پر رکھیں۔

نبض ایسی حالت میں چیک نہ کریں جب مریض کا سانس پھولا ہوا ہو، بلکہ مریض کو دو چار منٹ بیٹھنے دیں تا کہ وہ نارمل حالت میں آجائے اس کے بعد نبض چیک کریں۔

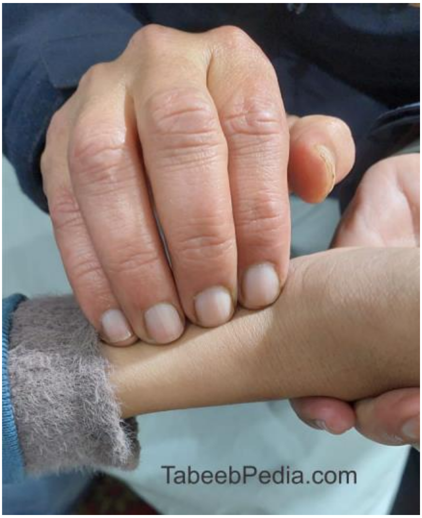

مفرد نبض

عضلاتی نبض

کلائی پر انگلیاں رکھیں، اگر نبض بالکل اوپر محسوس ہو یعنی ہلکا سا ہاتھ رکھتے ہی محسوس ہو، تو یہ عضلاتی نبض ہے، جسے سوداوی، یا ریاحی نبض بھی کہا جاتا ہے، یہ نبض بتا رہی ہے کہ مریض کے جسم میں عضلاتی تحریک ہے یعنی خلط سودا، ریاح اور خشکی کی زیادتی ہے۔

غدی نبض

اگر نبض بالکل اوپر محسوس نہ ہو بلکہ معمولی سا دباو دینے سے محسوس ہو، دھاگے کی طرح پتلی ہو تو یہ غدی نبض ہے، یہ نبض بتا رہی ہے کہ مریض کے جسم میں غدی تحریک ہے یعنی خلط صفراء اور گرمی کی زیادتی ہے۔

اعصابی نبض

اور اگر نبض ہلکا دباو دینے سے بھی محسوس نہ ہو بلکہ بہت زیادہ دباو دینے سے بہت نیچے محسوس ہو، پھولی ہوئی ہو تو یہ اعصابی نبض ہے، یہ نبض بتا رہی ہے کہ جسم میں اعصابی تحریک ہے اور مریض کے جسم میں سردی اور رطوبات یعنی خلط بلغم کی زیادتی ہے۔

مرکب نبض

مرکب نبض معلوم کرنے کے لیے چھ چیزوں کو دیکھا جاتا ہے:

1۔مقام 2۔لمبائی 3۔ حجم 4۔رفتار 5۔ ٹھوکر 6۔نرمی سختی

عضلاتی: اوپر، لمبی، پتلی، تیز، قوی، سخت

غدی: درمیان، درمیان، درمیان، درمیان، درمیان، درمیان

اعصابی: نیچے، چھوٹی، چوڑی، سست، ضعیف، نرم

نبض کا مقام محسوس کریں:		
1	a۔بالکل اوپر،انگلی رکھتے ہی محسوس ہورہی ہے۔کبھی آنکھوں سے بھی نظر آتی ہے۔	a۔عضلاتی
	b۔بالکل اوپر نہیں،ہلکاسادباودینے پر محسوس ہوتی ہے۔(درمیان)	b۔غدی
	c۔ہلکے دباوسے بھی محسوس نہیں ہوتی بہت زیادہ دباودینے پر نیچے محسوس ہوتی ہے۔	c۔اعصابی

نبض کی لمبائی کو محسوس کریں:		
2	a۔ نبض کی لمبائی چار انگلیاں یااس بھی زیادہ لمبی ہے۔	a۔عضلاتی
	b۔ نبض کی لمبائی دوانگلی یا تین انگلی تک ہے۔تین سے زیادہ نہیں۔	b۔غدی
	c۔ نبض کی لمبائی ایک انگلی یاڈیڑھ انگلی ہے۔(حرارت بالکل نہیں)	c۔اعصابی

نبض کا حجم محسوس کریں:		
3	a۔ نبض چوڑی نہیں ہے بلکہ دھاگے کی طرح باریک ہے۔(نصف پورے سے کم)	a۔عضلاتی
	b۔ نبض معمولی چوڑی ہے۔یعنی دویاتین دھاگوں کے برابر(نصف پورے تک)	b۔غدی
	c۔ نبض زیادہ چوڑی اورنرم ہے۔(نصف پورے سے زیادہ)	c۔اعصابی

	نبض کی رفتار محسوس کریں:	
4	a۔بہت تیز رفتار ہے۔(سریع)	a۔عضلاتی
	b۔رفتار سست یا درمیانی ہے، مگر نبض تنگ ہے۔	b۔غدی
	c ۔رفتار سست ہے، مگر نبض چوڑی ہے۔(سست)	c۔اعصابی

	نبض کی ٹھوکر محسوس کریں:	
5	a۔ نبض زوردار ٹھوکر مارتی ہے گویا انگلیوں کو اٹھا دیتی ہے۔(قوی)	a۔عضلاتی
	b۔ ٹھوکر معمولی یا درمیانی ہے، مگر نبض تنگ ہے۔(ضعیف)	b۔غدی
	c۔ ٹھوکر معمولی ہے، مگر نبض چوڑی ہے۔۔(ضعیف)	c۔اعصابی

	نبض کے سختی کو محسوس کریں:	
6	a۔ نبض بہت سخت ہے۔(صلب)	a۔عضلاتی
	b۔ نبض معتدل ہے۔	b۔غدی
	c۔ نبض بہت نرم ہے۔(لین)	c۔اعصابی

1۔اعصابی غدی:ایک یا دو انگلیوں کے نیچے، بالکل گہرائی میں، سست، چوڑی موٹی، اور نرم ہو گی۔(پیشاب سفید، ہلکا زردی مائل)

2۔اعصابی عضلاتی:دو انگلیوں کے نیچے، کچھ گہرائی میں ہو، چوڑی اور رطوبات سے پُر، نرم بھی ہو، قدرے سست ہو، ضعیف ہو۔(پیشاب بالکل سفید)

3۔ عضلاتی اعصابی: تین چار انگلیوں کے پوروں کے نیچے، مقام میں اوپر، موٹی یعنی ہوا سے پُر، رفتار میں تیز ہو گی۔(پیشاب سرخ سفیدی مائل)

4۔ عضلاتی غدی: چار انگلیوں سے کراس کرتی، مقام میں اوپر، حجم میں باریک اور رفتار اور ٹھوکر میں تیز، سخت ہو گی۔(پیشاب سرخ، ہلکا زردی مائل)

5۔ غدی عضلاتی: دو تین انگلیوں کے نیچے، درمیان میں، باریک ہو گی، تیز۔(پیشاب زرد، ہلکا سرخی مائل)

6۔ غدی اعصابی: تین یا چار انگلیوں کے نیچے، درمیان میں، چوڑی موٹی، سست ہو گی۔(پیشاب زرد، ہلکا سفیدی مائل)

قارورہ (پیشاب) سے تشخیص

قارورہ دراصل اُس شیشی کو کہتے ہیں جس میں مریض اپنا پیشاب طبیب کو دکھانے کے لیے لاتا ہے۔ لیکن ادب اور گھن کو مدنظر رکھتے ہوئے پیشاب کا نام نہیں لیا جائے۔ صرف اُس برتن کا نام لے لیتے ہیں جس میں پیشاب ہوتا ہے۔ اور اسی برتن یا شیشی کو قارورہ کہتے ہیں۔ قارورہ سے تشخیص کو بڑی اہمیت ہے۔ مثال کے طور پر ایک مریض آپ کے سامنے یا آپ کے قریب نہیں ہے۔ دوسرے کسی ملک یا شہر میں ہے۔ آپ اُس کے پیشاب کے رنگ کی تصویر منگوا کر تشخیص کر سکتے ہیں۔

شرائط:

قارورہ 6-5 گھنٹے کی نیند کے بعد والا ہونا چاہیے۔

قارورہ کی مقدار پوری ہونا چاہیے یعنی کہ مریض کو جتنا بھی پیشاب آتا ہے۔ وہ پورا ہونا چاہیے۔

بوتل ہمیشہ ایک یا ڈیڑھ لیٹر والی صاف ستھری ہونی چاہیے۔ پورا پیشاب اُس میں ڈالنا ہے۔ نمونہ نہیں لینا۔

پیشاب لینے سے پہلے کوئی بھی دوائی نہیں کھانی۔ چاہے وہ ہومیوپیتھک ہو، ایلوپیتھک ہو یا یونانی (دیسی) ہو۔ کوئی بھی میڈیسن استعمال نہیں کرنی ہے۔

کوئی بھی اعصابی غذا استعمال نہیں کرنی۔ مثلاً ہلدی، دودھ، دلیا، کسٹرڈ، سویاں، تربوز یا کوئی ایسا مشروب استعمال نہیں کرنا۔

اُس کے بعد جب اُس کی تصویر بنے۔ وہ بلکل اُسی رنگ کی بنے جو اصل پیشاب کی رنگت ہے۔ اُس میں فلیش نہیں مارنا۔ بغیر فلیش کے تصویر نکالنی ہے۔ پیشاب کی اصل رنگت آنی چاہیے۔

پیشاب کو زیادہ دیر رکھ کر تصویر نہیں نکالنی۔ دو گھنٹے سے پہلے پہلے آپ نے تصویر نکالنی ہے۔ اگر طبیب کے پاس لے کر جانا ہے تو بھی دو گھنٹے سے زیادہ پہلے کا نہیں ہونا چاہیے۔ اگر دو گھنٹے سے زیادہ کا ہو گیا تو اُس کا رنگ بدل جائے گا۔

قارورہ کے مفرد تین رنگ

1۔ اعصابی مزاج میں پیشاب کا رنگ سفید ہوتا ہے۔

2۔ عضلاتی مزاج میں پیشاب کا رنگ سرسوں کے تیل کی طرح ہوتا ہے۔

3۔ غدی مزاج میں پیشاب کا رنگ پیلا ہوتا ہے۔

قارورہ کے چھ مرکب رنگ

1۔ اعصابی عضلاتی (تر سرد): اس تحریک میں پیشاب پانی کی طرح سفید اور مقدار میں بہت زیادہ ہوتا ہے۔

2۔ عضلاتی اعصابی (خشک سرد): اس تحریک میں پیشاب کا رنگ سرخ سیاہی مائل ہوتا ہے۔

3۔ عضلاتی غدی (خشک گرم): اس تحریک میں پیشاب کا رنگ سرخ زردی مائل ہوتا ہے۔

4۔ غدی عضلاتی (گرم خشک): اس تحریک میں پیشاب کا رنگ زرد سرخی مائل ہوتا ہے۔

5۔ غدی اعصابی (گرم تر): اس تحریک میں پیشاب کا رنگ زرد سفیدی مائل ہوتا ہے۔

6۔ اعصابی غدی (تر گرم): اس تحریک میں پیشاب کا رنگ سفید زردی مائل ہوتا ہے۔

مشینی تحریک اور کیمیائی تحریک کے اثرات

جو رنگ زیادہ نمایاں ہو گا وہ تحریک کا پہلا مزاج (primary temperament) ہو گا اور بدن کے تمام اعضاء (organs) اسی تحریک میں چل رہے ہوں گے۔ جو رنگ کم ہو گا، وہ تحریک کا دوسرا رنگ ہو گا۔ جو رنگ بالکل نظر نہ آئے وہ سکون میں ہو گا اور تحریک سے کٹا ہوا ہو گا۔

مثلاً: اگر قارورہ (urine) میں سرخ رنگ زیادہ ہو اور سفید یا نیلاہٹ مائل سفید (bluish-white) نظر آئے تو عضلات (muscles) میں تحریک تیز ہو گی، دل کے افعال میں شدت ہو گی، اور سودا (melancholic humor) اور خشکی بڑھے گی۔

سفیدی مائل رنگ (whitish color) مشینی تحریک سے متاثرہ عضو کو ظاہر کرتا ہے، جبکہ جو رنگ کمزور ہوتا جا رہا ہو وہ کیمیائی تحریک کو ظاہر کرتا ہے۔ اگر زرد رنگ نظر نہ آئے تو سمجھ لیں کہ وہ عضو تحریک میں نہیں، بلکہ مکمل سکون میں ہے۔

مختصر بیان (Summary)

1۔ سرخ رنگ (Red color) ⟵ عضلات میں تحریک تیز، خشکی زیادہ۔
جسم میں اثرات: ترشی (acidity)، ریاح (flatulence)، خشکی، سردی، سوداء کی زیادتی۔

2۔ زرد رنگ (Yellow color) ⟵ غدد (glands) میں تحریک، گرمی زیادہ۔
جسم میں اثرات: جلن (burning sensation)، بے چینی (restlessness)، گرمی، صفرا (bile) کی زیادتی۔

3۔ سفید رنگ (White color) ⟵ اعصاب (nerves) میں تحریک، سردی زیادہ۔
جسم میں اثرات: کھاری پن (alkalinity)، تری (moisture)، سردی، بلغم (phlegm) کی زیادتی۔

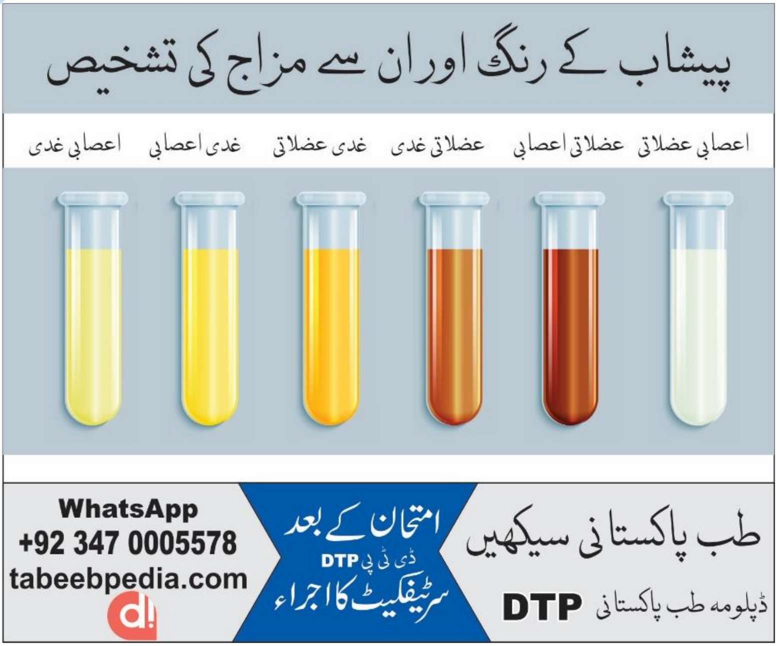

میٹھے سوڈے سے پیشاب کے ذریعے تشخیص

مریض کا پیشاب کسی جار میں 100 ایم ایل لیں۔ پھر اس میں 3 گرام سوڈا ڈالیں۔ اب اس کے اندر جو کیمیکل ری ایکشن ہو گا اس کو نوٹ کریں۔

(۱) اگر پیشاب میں میٹھا سوڈا ڈالنے سے انتہائی شدید ری ایکشن ہو، شدید ترین اُبال آئے، بہت زیادہ جھاگ پیدا ہو، پیشاب برتن کی سطح سے باہر نکلنے کی کوشش کرتا ہے تو یہ شدید ترین تیزابیت کا پتہ دیتا ہے۔ جسم میں خشکی کی زیادتی ہو گی۔ قبض قبض ہو گی۔ اس کا مزاج عضلاتی ہو گا۔

(۲) اگر پیشاب میں میٹھا سوڈا ڈالنے سے ری ایکشن تو ہوتا ہے، ابال بھی آتا ہے۔ لیکن اتنا نہیں آتا کہ پیشاب باہر نکلنے کی کوشش کرے۔ تو یہ صفراویت کا پتہ دیتا ہے۔ جسم میں حرارت کی زیادتی ہو گی، جسم میں صفرا کی زیادتی ہو گی، سوزاکی زہر ہو گا، آنتوں کی سوزش ہو گی، اور اس کا مزاج غدی ہو گا۔

(۳)اگر پیشاب میں میٹھا سوڈا ڈالنے سے کوئی ری ایکشن نہ ہو کوئی کیمیاوی عمل نہ ہو۔ سوڈا نیچے تہہ میں جا کر بیٹھ جائے، تو یہ اعصابیت کا پتہ دیتا ہے۔ جسم میں بلغم کی زیادتی ہے، پیشاب زیادہ آتا ہے، بلڈ پریشر لو رہتا ہے، اور اس کا مزاج اعصابی ہو گا۔

یہ طریقہ دراصل پیشاب کی pH معلوم کرنے کا ایک روایتی اور سادہ طریقہ ہے۔ تیزاب (Acid) اور اساس (Base) کا باہمی عمل کاربن ڈائی آکسائیڈ گیس پیدا کرتا ہے جس سے جھاگ بنتی ہے۔ عضلاتی مزاج میں چونکہ تیزابیت (Acidity) انتہا پر ہوتی ہے، اس لیے ری ایکشن بھی شدید ترین ہوتا ہے۔

براز (پاخانہ) سے تشخیص

پاخانے کے اعتبار سے انسان کی چار کیفیتیں ہیں جن میں سے ایک صحت کی حالت ہے یعنی پاخانہ باقاعدگی سے نارمل حالت میں خارج ہو۔ جبکہ تین حالتیں بیماری کی ہیں:

1۔ اسہال یا دست　　2۔ پیچش یا مروڑ　　3۔ قبض

اسہال یا دست

اسہال اعصابی تحریک کی علامت ہیں، یعنی جب آنتوں کے اعصابی نظام میں تحریک یا تیزی پیدا ہوتی ہے تو پاخانہ اسہال اور دست کی صورت میں نہایت رقیق اور پانی کی طرح پتلا خارج ہوتا ہے اور رنگ بھی اکثر سفید یا سبز ہوتا ہے۔

پیچش یا مروڑ

پیچش غدی تحریک کی علامت ہیں، یعنی جب آنتوں کے غدی نظام میں تحریک یا تیزی پیدا ہوتی ہے تو پاخانہ آنتوں میں مروڑ، درد، اور تکلیف کے ساتھ بار بار آتا ہے اور کبھی اس میں خون کی آمیزش بھی ہوتی ہے۔

قبض

قبض عضلاتی تحریک کی علامت ہے، یعنی جب معدہ اور آنتوں کے عضلات میں تحریک یا تیزی پیدا ہوتی ہے تو قبض کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ کبھی کبھی اتنی سخت قبض ہو جاتی ہے کہ پاخانہ خشکی کی وجہ سے لکڑی یا پتھر کی طرح سخت ہو جاتا ہے اور اس کا خارج ہونا ہی مشکل ہو جاتا ہے۔

کیفیت	تحریک	قوام	مزاج
اسہال (دست)	اعصابی	رقیق / پانی کی طرح	تری، سردی
پیچش (مروڑ)	غدی	باربار، درد کے ساتھ	گرمی، خشکی
قبض	عضلاتی	سخت / خشک	خشکی، سردی

منہ کا ذائقہ اور تشخیص

1۔ اعصابی یا بلغمی تحریک میں منہ کا ذائقہ میٹھا، پھیکا یا کسیلا ہوتا ہے۔

2۔ عضلاتی یا سوداوی تحریک میں منہ کا ذائقہ کڑوا یا ترش ہوتا ہے۔

3۔ غدی یا صفراوی تحریک میں منہ کا ذائقہ نمکین یا چرپرا ہوتا ہے۔

زبان سے تشخیص

1۔ اگر زبان بالکل سفید ہو، اور اس پر سفید تہہ جمی ہوئی ہو تو یہ اعصابی تحریک کی علامت ہے۔

2۔ اگر زبان درمیان سے سفید اور سائیڈوں سے سرخ ہو تو یہ عضلاتی تحریک کی علامت ہے۔

3۔ اگر زبان بالکل صاف ستھری اور سرخ ہو تو یہ غدی تحریک کی علامت ہے۔

معیار	اعصابی	عضلاتی	غدی
منہ کا ذائقہ	میٹھا، پھیکا یا کسیلا	کڑوا یا ترش	نمکین یا چرپرا
زبان کی رنگت	بالکل سفید (سفید تہہ کے ساتھ)	درمیان سے سفید، کنارے سرخ	بالکل صاف اور سرخ

جسم کی رنگت سے تشخیص

1۔ اگر انسان کے جسم، چہرے، آنکھوں اور ہونٹوں کا رنگ سفید ہو تو یہ اعصابی تحریک کی علامت ہے۔

2۔ اگر انسان کے جسم، چہرے، آنکھوں اور ہونٹوں کا رنگ سرخ سیاہی مائل ہو تو یہ عضلاتی تحریک کی علامت ہے۔

3۔ اگر انسان کے جسم، چہرے، آنکھوں اور ہونٹوں کا رنگ زرد ہو تو یہ غدی تحریک کی علامت ہے۔

بلغم سے تشخیص

1۔ اعصابی تحریک میں بلغم سفید رنگ کی ہوتی ہے اور آسانی سے خارج ہو جاتی ہے۔

2۔ عضلاتی مزاج میں بلغم گاڑھی، مٹیالے رنگ کی ہوتی ہے اور کافی مشکل سے خارج ہوتی ہے۔

3۔ غدی مزاج میں بلغم زرد رنگ کی اور تھوڑا زور لگانے سے خارج ہوتی ہے۔

بالوں سے تشخیص:

بال اگر جلد اگیں تو خشکی علامت ہے، بالوں کی کثرت گرمی پر دلالت کرتی ہے اور بالوں کی قلت رطوبت پر دلالت کرتی ہے۔ بالوں کی غلطت یعنی موٹا ہونا بخارات دخانیہ کی کثرت پر دلالت کرتا ہے، جبکہ بالوں کا باریک ہونا بخارات دخانیہ کی قلت پر دلالت کرتا ہے۔ بالوں کا گھنگھریالہ ہونا گرمی خشکی پر اور سیدھا ہونا سردی تری پر دلالت کرتا ہے۔ اسی طرح اگر رنگت کی بات کی جائے تو بالوں کا سیاہ ہونا گرمی پر اور پیازی رنگ ہونا سردی پر دلالت کرتا ہے، یہی وجہ ہے کہ گرم علاقوں کے لوگوں کے بال سیاہ اور سرد علاقوں کے لوگوں کے بال پیازی رنگ کے ہوتے ہیں۔ بالوں کی سفید سردی پر دلالت کرتی ہے جس کے ساتھ کبھی تری اور کبھی خشکی ہوتی ہے۔

غذاوں کا مزاج

غذاوں کا مزاج اور ان کی تفصیل یہ الگ علم ہے جس پر ہزاروں صفحات کی کتابیں لکھی گئی ہیں، یہاں ایک سطر میں اختصار کے ساتھ ایک کلیہ بتا دیتا ہوں، اور اکثر یہ کلیہ درست ہی ہوتا ہے، کبھی اس کے بر عکس بھی ہو سکتا ہے۔

1۔ جتنی بھی غذائیں یا پھل ہیں، اگر ان کا ذائقہ میٹھا، پھیکا یا کسیلا ہو اور رنگ سفید یا نیلا ہو ایسی چیزیں عام طور پر اعصابی مزاج رکھتی ہیں۔

2۔ جتنی بھی غذائیں یا پھل ہیں، اگر ان کا ذائقہ ترش یا کڑوا ہو، اور رنگ سرخ یا سیاہ ہو ایسی چیزیں عام طور پر عضلاتی مزاج رکھتی ہیں۔

3۔ جتنی بھی غذائیں یا پھل ہیں اگر ان کا ذائقہ نمکین یا چرپرا ہو، اور رنگ زرد ہو تو ایسی چیزیں عام طور پر غدی مزاج رکھتی ہیں۔

موالید ثلاثہ کا مزاج

موالید کا لفظ مولود یعنی پیدائش سے ہے موالید ثلاثہ سے مراد عام طور پر تین چیزیں لی جاتی ہیں: جمادات، نباتات، حیوانات۔

مجموعی لحاظ سے عام طور پر ان کا مزاج یہ ہوتا ہے:

جمادات

جمادات ان چیزوں کو کہا جاتا ہے جو جامد ہیں اور ان میں بظاہر کوئی حس و حرکت نہیں ہے جیسے پتھر اور دھاتیں وغیرہ۔ طبی لحاظ سے عام طور پر ان کا مزاج سرد خشک ہوتا ہے، اور عضلاتی تحریک پیدا کرتی ہیں۔

نباتات

جمادات سے اوپر نباتات ہوتی ہیں جو اگرچہ حیوان تو نہیں لیکن جمادات کے مقابلے میں ان کے اندر کچھ حس و حرکت پائی جاتی ہے، جیسے درخت، فصلیں اور سبزیاں وغیرہ۔عام طور پر ان کا مزاج تر سرد، یا تر گرم ہوتا ہے اور اعصابی تحریک پیدا کرتی ہیں۔

حیوانات

نباتات کی انتہائی ترقیافتہ شکل حیوانات ہیں، ان میں روح حیوانی پائی جاتی ہے اور جیتے جاگتے جسم ہوتے ہیں، جیسے جانور، پرندے، کیڑے مکوڑے وغیرہ۔عام طور پر ان کا مزاج گرم خشک ہوتا ہے اور غدی تحریک پیدا کرتے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اعصابی تحریک کا تشخیصی چارٹ برائے قانون مفرد اعضاء (طب پاکستانی) اعصابی تحریک (آتشی زہر۔الکلی۔) (Nervous Tissue)	
تشخیص کے طریقے	**تشخیص کی علامات**
جسمانی کیفیت	بلغم کی زیادتی۔نزلہ زکام کی رنگت کا سفید آنا۔ قلت الدم۔بلڈ پریشر کالو رہنا۔موٹاپہ۔دانتوں کا ہلانا۔سستی و کاہلی۔ نظر کی کمزوری۔
منہ سے تشخیص	ذائقہ پھیکا / میٹھا۔زبان پر سفید تہہ۔دانتوں کا ہلنا۔مسوڑوں کی خرابی۔زبان پر سفید دانے ضعف ہاضمہکی علامت۔
ہاتھ پائوں سے تشخیص	ہاتھ پائوں میں غیر اردی حرکات رعشہ کی علامت۔ناخن سفید یا پیلے ہونا خون کی کمی کی علامت۔ ناخن پر سفید نشان کیلشیم کی کمی کی علامت۔
امراض معدہ کی تشخیص	بھوک کا ختم ہو جانا یا نہ لگنا۔بند ہیضہ۔بد ہضمی۔دست۔سنگ رہنی قے۔درد معدہ۔معدہ کا السر
جوڑوں کا درد	وجع المفاصل بڑے جوڑوں کا درد: آرام کرنے سے زیادہ اور حرکت سے کم ہونا۔
ذیابطس سے تشخیص	اصلی شوگر: زیادہ کمزوری اور جسم کا گلنا۔وزن کا گرنا۔مریض کے پیشاب میں چیونٹیاں کا آنا۔پیشاب کا سفید بار بار اور کثرت سے آنا۔ بعض اوقات پیشاب کا کنٹرول ختم ہو جانا۔
دمہ سے تشخیص	اس تحریک میں تری یعنی بلغم بڑھ جانے سے دمہ کی کیفیت پیدا ہوتی ہے، پھیپھڑوں میں بلغم کی بھرمار ہوتی ہے۔
قارورہ سے تشخیص	صبح کے قارورہ میں سرخ ٹمس پیپر ڈالنے سے اگر رنگ نیلا ہو جائے تو اعصابی تحریک ہے۔
قارورہ میں میٹھا سوڈا سے ٹیسٹ	صبح کے قارورہ میں میٹھا سوڈا (1 سے 3 گرام) ڈالنے سے کچھ فرق (ریکشن / ابال نہ ہو تو اعصابی تحریک ہے۔
سپرم سے تشخیص	اس تحریک میں سپرم آتشی زہر سے سے متاثر ہوتے ہیں۔جریان۔مردانہ کمزوری۔سپرم کا کمزور، ٹیڑھے یا دو سرے ہونا۔
حیض سے تشخیص	: حیض کا کم آنا۔پیریڈ کا لیٹ (لمبے عرصے تک نہ آنا) ہونا۔بندش حیض۔بندش حیض کیساتھ جسم کا پھولنا
لیکوریا سے تشخیص	لیکوریا سے پانی کی مانند سفید رطوبت کا اخراج۔جسم میں دریں۔پیشاب کا سفید آنا۔نزلہ زکام کا رہنا۔ سر درد

عضلاتی تحریک کا تشخیصی چارٹ برائے قانون منفرد اعضاء (طب پاکستانی) عضلاتی تحریک (بواسیری زہر۔ سوداویت۔ خشکی۔ تیزابیت) (Muscular Tissue)	
تشخیص کے طریقے	**تشخیص کی علامات**
جسمانی کیفیت	جسم میں خشکی۔ ایسڈیٹی۔ ڈکاریں۔ تبخیر۔ قبض رطوبات کا جمعنا۔ جسمانی رنگت: سرخی یا سیاہی مائل
منہ سے تشخیص	منہ کا ذائقہ ترش / نمک۔ زبان پر سرخ دانے۔ زبان پر کٹ۔
ہاتھ پائوں سے تشخیص	ہاتھ پائوں کا گرم رہنا سوزش معدہ کی علامت۔ ہاتھ پائوں میں جلن تزابیت کی علامت۔ کثرت سودا (خشکی) کے باعث ناخنوں کا جھڑنا۔ ناخن پر سیاہ لکیریں سودا کی علامت۔
امراض معدہ کی تشخیص	درد معدہ، نفع معدہ فتق۔ جوع الکلب۔ خارش معدہ قولنج۔ بواسیر بادی۔ قروع معدہ۔ یورک ایسڈ
جوڑوں کا درد	: حجر المفاصل: جوڑوں کا پتھر اجانا رطوبات کا خشک ہونا۔ دبانے سے درد کا احساس۔
ذیابیطس سے تشخیص	اس تحریک میں گیس، تبخیر، تزابیت سے قارورہ زیادہ آتا ہے، پیشاب کی رنگت میں سرخی ہوتی ہے، کیونکہ گردے سکون میں ہوتے ہیں۔
دمہ سے تشخیص	اس تحریک میں پھیپھڑوں کے اندر خشکی بڑھ جانے سے سوزش کے باعث پھیپھڑوں میں بلغم جمنا شروع ہو جاتی ہے۔ سانس لینے کے دوران سیٹی کی آواز آنا۔ خشک و لمبی کھانسی۔
معدے کا السر	پاخانے کی رنگت سیاہی یا سرخی مائل۔ احتلام۔ قبض۔ ریح۔ تبخیر۔ ڈکاریں۔
قارورہ لٹمس ٹیسٹ	صبح کے قارورہ میں نیلا لٹمس پیپر ڈالنے سے پیپر کا رنگ سُرخ ہو جائے تو عضلاتی تحریک ہے۔
قارورہ میٹھا سوڈا ٹیسٹ	صبح کے قارورہ میں میٹھا سوڈا (1 سے 3 گرام) ڈالنے سے اُبال تیزی سے آنے لگیں تو نبض عضلاتی ہے۔
سپرم سے تشخیص	اس تحریک میں سوداویت (خشکی) کی وجہ سے سپرم پیدا ہو کر مر جاتے ہیں۔
حیض سے تشخیص	سوداویت (خشکی) کے باعث کثرت حیض ہونا۔ ہارمونز کے مسائل۔ واہیں پستان میں گلٹی۔
لیکوریا سے تشخیص	لیس دار رطوبات کا اخراج۔ پیشاب کا سرخ اور زیادہ آنا۔

غدی تحریک کا تشخیصی چارٹ برائے قانون مفرد اعضاء(طب پاکستانی) غدی تحریک(سوزاکی زہر۔سوڈیم۔صفراویت۔جلن۔انتشار خون)۔(Epithelial Tissue)	
تشخیص کے طریقے	**تشخیص کی علامات**
جسمانی کیفیت	صفراء کی زیادتی۔پیشاب میں جلن۔دل کی گھبراہٹ۔ہیبت خون سے بلند انتشار خون کا ہونا۔
منہ سے تشخیص	منہ کا ذائقہ کڑوا/چریرا۔زبان پر پہلے دانے۔کیلشم کی کمی سے دانتوں کا ٹوٹنا۔چہرے پر نوکیلے، پیپ والے دانے۔یرقان اصفر میں چہرے اور آنکھوں میں پیلاہٹ۔
ہاتھ پائوں سے تشخیص	تشخیص ہاتھ پائوں میں پسینہ آنا۔گردہ ومثانے کی گرمی سے ہاتھ پائوں میں حرارت محسوس ہونا۔
امراض معدہ کی تشخیص	جلن معدہ۔جواء الغشی۔مڑوڑ۔خونی پیچش۔ورم امعاء کا نچ نکلنا قے صفراوی۔قے الدم۔
جوڑوں کا درد	نقرس:چھوٹے جوڑوں کا درد:حرکت کرنے اور چلنے پھرنے سے درد کا محسوس ہونا۔
ذیابیطس سے تشخیص	شوگر کاذب اصل میں سوزش گردہ ہے۔پیشاب کا رنگ:زرد اور جلن محسوس ہونا۔اگر گردوں کو قوت مل جائے تو پیشاب کے افعال صحیح ہو جائے گا۔
دمہ سے تشخیص	گرمی کے باعث پھیپھڑوں کے غدود میں سوزش ہونے کے باعث بلغم کا بنا مگر دردو تکلیف سے خارج ہونا۔
معدے کا السر	معدہ میں حرارت و گرمی کی زیادتی۔سوڈیم کی زیادتی۔سوزاک۔ذکاوت حس سرعت انزال۔
قارورہ لٹمس ٹیسٹ	صبح کے قارورہ میں نیلا اور سرخ لٹمس پیپر ڈالنے سے پیپر کا رنگ تبدیل نہ ہو تو غدی تحریک
قارورہ میٹھا سوڈا ٹیسٹ	صبح کے قارورہ میں میٹھا سوڈا(1 سے 3 گرام)ڈالنے سے اُبال آہستہ آہستہ اور کم آئیں تو نبض غدی ہے۔
سپرم سے تشخص	غدی تحریک میں سپرم پیدا ہو کر کچھ زندہ رہ جاتے اور زیادہ تر مردہ ہو جاتے ہیں۔
حیض سے تشخیص	مینسیز کا تکلیف، جلن اور درد سے آنا۔گرمی کے باعث سوزش رحم اوووری سست(پانی کی تھیلیاں)۔
لیکوریا سے تشخیص	لیکوریا سے تشخیص:رطوبت کا جلن بدبودار زردی مائل اخراج ہونا۔ہاتھ پائوں کا گرم رہنا۔پسینہ کا زیادہ ہونا۔

انسانی جسم پر تحریک کے اثرات کے مقامات

1۔ اعصابی عضلاتی

اعصابی عضلاتی تحریک میں دائیں سر سے لے کر دائیں کندھا تک کسی مقام پر تکلیف ہوتی ہے، اس میں، سر کا دایاں حصہ، دایاں کان، آنکھ، دایاں ناک، دایاں چہرہ مع دائیں طرف کے دانت مسوڑھے اور دائیں طرف کی گردن شامل ہے، دایاں کندھا شامل نہیں ہے۔

2۔ عضلاتی اعصابی

عضلاتی اعصابی تحریک میں دائیں کندھے سے لے کر جگر تک کسی مقام پر تکلیف ہوتی ہے۔ اس میں دائیاں کندھا، دایاں بازو، دیاں سینہ، دایاں پھیپھڑہ اور دایاں معدہ شریک ہے، جگر اس میں شامل نہیں۔

3۔ عضلاتی غدی

عضلاتی غدی تحریک میں جگر سے لے کر پاوں کی انگلیوں تک کسی مقام پر تکلیف ہوتی ہے۔ اس میں جگر، دائیں آنتیں، دایاں گردہ، مثانہ، خصیہ، مقعد، دائیں پوری ٹانگ انگلیوں تک شامل ہے۔

4۔ غدی عضلاتی

غدی عضلاتی تحریک میں سر سے لے کر بائیں کندھے تک کسی مقام پر تکلیف ہوتی ہے۔ اس میں سر کا بایاں نصف حصہ، بایاں کان، بائیں آنکھ، بائیں ناک، بایاں چہرہ مع بائیں دانت مسوڑھے، بائیں گردن شامل ہے، کندھا شامل نہیں۔

5۔ غدی اعصابی

غدی اعصابی تحریک میں بائیں کندھے سے لے کر طحال (تلی) تک کسی مقام پر تکلیف ہوتی ہے۔ اس میں بایاں کندھا، بایاں بازو، بایاں سینہ، بایاں پھیپھڑہ اور معدہ شامل ہیں، طحال یعنی تلی شامل نہیں۔

6۔اعصابی غدی

اعصابی غدی تحریک میں تلی سے لے کر بائیں ٹانگ اور پاوں تک کسی مقام پر تکلیف ہوتی ہے۔اس میں طحال،لبلبہ،بائیں طرف کی آنتیں،بایاں گردہ،بایاں خصیہ ،بائیں پوری ٹانگ پاوں کی انگلیوں تک شامل ہے۔

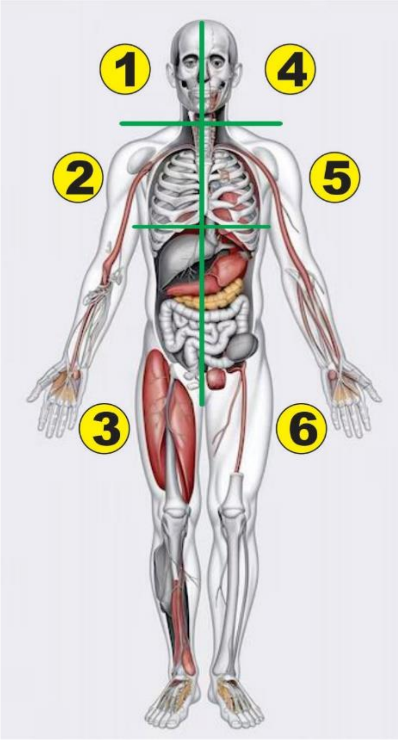

علاج کا اصول

طب یونانی یا قانون مفرد اعضاء میں علاج کا اصول "علاج بالضد" ہے،یعنی جسم میں جس خلط کی زیادتی ہو گئی ہے اس کی مخالف خلط کو بڑھادیں گے۔

مثلاً اگر جسم میں بلغم کی زیادتی ہو جائے تو اس کا اصول علاج یہ ہے کہ آپ خلط سوداء کو بڑھائیں، کیونکہ خلط بلغم، پانی اور تری کو بڑھاتی ہے، اور خلط سوداء خشکی اور ریاح کو بڑھاتی ہے، لہذا خلط سوداء کو بڑھانے سے تری اور پانی کی زیادتی سوداء کی خشکی اور ریاح سے نارمل ہو جائے گی۔

اسی طرح اگر جسم میں خلط سوداء کی زیادتی ہو جائے تو جسم میں خشکی اور ریاح کا اضافہ ہو جاتا ہے، اس کا اصول علاج یہ ہے کہ آپ خلط صفراء کو بڑھادیں، خلط صفراء کی گرمی جسم سے خشکی اور ریاح کو نارمل کر دے گی۔

اسی طرح اگر جسم میں خلط صفراء کی زیادتی ہو جائے تو گرمی بڑھ جاتی ہے، اس کا اصول علاج یہ ہے کہ آپ خلط بلغم کو بڑھادیں، بلغم کی تری اور سردی صفراء کو نارمل کر دے گی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

درجات مرض اور درجات دوا

مرض کے درجات

جب بھی کوئی مرض لاحق ہوتا ہے تو وہ ایک ہی طرح کا نہیں ہوتا بلکہ مرض یا تو شدید ہوگا، یا شدید تر ہوگا، یا معمولی ہوگا، قانون مفرد اعضاء میں مرض کے بھی چھ درجات مقرر کیے گئے ہیں:

مدارج مرض

1۔لذت 2۔ حبس 3۔ قبض 4۔سوزش 5۔ورم 6۔ضعف

لذت: لذت کسی بھی مرض کا ابتدائی درجہ ہے، جب مرض لذت کے درجے میں ہوتا ہے تو صرف "کیفیات" متاثر ہوتی ہیں۔

حبس: حبس کسی بھی مرض کا لذت سے اگلا درجہ ہے، جب مرض حبس کے درجے میں ہوتا ہو "اخلاط" متاثر ہوتی ہیں۔

قبض: قبض کسی بھی مرض کا حبس سے اگلا درجہ ہے، جب مرض قبض کے درجے کو پہنچ جائے تو" اعضاء "متاثر ہوتے ہیں۔

سوزش: سوزش کسی بھی مرض کا قبض سے اگلا درجہ ہے، جب مرض سوزش کے درجے کو پہنچ جائے تو "ارواح" متاثر ہوتی ہیں۔

ورم: ورم کسی بھی مرض کا سوزش سے اگلا درجہ ہے، جب مرض ورم کے درجے کو پہنچ جائے تو "قوت" کو متاثر کرے گا۔

ضعف: ضعف کسی بھی مرض کا سب سے اونچا درجہ ہے، جب مرض ضعف کے درجے کو پہنچ جائے تو "افعال" کو متاثر کرے گا، اور اور متعلقہ عضو کا فعل متاثر ہو جائے گا۔

اہم نوٹ: مرض کے چھ درجات کو چھ نبضوں یا چھ تحریکوں کے مقابلے میں نہ سمجھا جائے، یعنی ایسا نہیں ہے کہ یہ چھ درجات مرض چھ نبضوں کے حساب سے ہیں، یا چھ تحریکوں کے حساب سے ہیں۔ بلکہ ہر ایک تحریک میں اس تحریک سے متعلقہ مرض کے یہ چھ درجات ہوں گے۔

دوا کے درجات

حکیم صابر ملتانی رحمہ اللہ نے قانون مفرد اعضاء کا فارما کوپیا بھی تیار کر کے انسانیت کی خدمت میں پیش کیا ہے، اور اس فارما کوپیا کی یہی خوبی ہے کہ اس میں چھ تحریکوں کے لیے چھ طرح کی ادویات کو جمع کیا گیا ہے، اور پھر ہر تحریک میں مرض کے درجے کو مد نظر رکھتے ہوئے چھ مدارج ادویہ بھی قائم کیے ہیں۔

مدارج ادویہ

1۔ محرک 2۔شدید 3۔ ملین 4۔ مسہل 5۔اکسیر 6۔مقوی

محرک: اگر مرض لذت کے درجے کا ہو تو دوا "محرک" دیں گے۔

شدید: اگر مرض حبس کے درجے کا ہو تو دوا "شدید" دیں گے۔

ملین: اگر مرض قبض کے درجے کا ہو تو دوا "ملین" دیں گے۔

مسہل: اگر مرض سوزش کے درجے کا ہو تو دوا "مسہل" دیں گے۔

اکسیر: اگر مرض ورم کے درجے کا ہو تو دوا "اکسیر" دیں گے۔

مقوی: اگر مرض ضعف کے درجے کا ہو تو دوا "مقوی" دیں گے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تحریک اور سوزش میں معمولی فرق

جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا کہ مقام تحریک ہی مرض ہے، اور اصول علاج یہ ہے کہ اس سے اگلے عضو یعنی جس میں تسکین ہے اسے تحریک دے دی جائے۔ یہاں یہ سوال ذہن میں آتا ہے کہ اگر جس مقام پر تحریک ہو وہ مرض ہے تو پھر حالت صحت میں کسی بھی مقام پر تحریک، تحلیل یا تسکین نہیں ہونی چاہیے۔؟

اس کا جواب یہ ہے کہ حالت صحت میں تحریک معتدل ہوتی ہے اور بدلتی رہتی ہے، جس کی وجہ سے مقام تحلیل اور تسکین پر بھی اعتدال ہوتا ہے۔ لیکن جب تحریک زیادہ تیز ہو جائے اور پھر ایک جگہ پر رک جائے یعنی مقام تحریک، تحلیل و تسکین تبدیل نہ ہوتے رہیں تو تب مقام تحریک پر سوزش پیدا ہو جاتی ہے اور یہ مرض بنتا ہے۔ یعنی تحریک جب تک سوزش نہ بنے اس وقت تک بیماری نہیں بنتی۔ قانون مفرد اعضاء میں تحریک اور سوزش میں جو فرق کیا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ اگر کسی مفرد عضو میں دوران خون چند منٹ سے لے کر چند دن تک قائم رہے تو اس حالت کو تحریک کہا جاتا ہے، اس کے برعکس اگر کسی مفرد عضو میں ہفتوں، مہینوں اور سالوں تک ہلکا ہلکا دوران کون جاری رہے اور محلل و مسکن مفرد اعضاء میں مسلسل تحلیل و تسکین کی حالت قائم رہے تو اس صورت کو قانون مفرد اعضاء میں سوزش کہا جاتا ہے، عرف عام میں اسے تحریک ہی کہا جاتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

فارماکوپیا قانون مفرد اعضاء

طب پاکستانی کی یہ خوبی ہے کہ یہاں جیسے مزاج کی چھ تحریکات ہیں، ایسے ہی ہر تحریک کی بیماری کے بھی چھ درجے ہیں، اور ہر تحریک میں بیماری کے درجے کے مطابق ادویات کے بھی چھ درجے ہیں۔ یعنی بیماری جس درجے کی ہو، اسی درجے کے لیے دوا مقرر کی گئی ہے۔

1 نمبر: اعصابی عضلاتی

نام	نسخہ	خوراک
محرک 1	قلمی شورہ 30 گرام + تخم کاسنی 50 گرام	1 تا 3 گرام
شدید 1	قلمی شورہ 30 گرام + تخم کاسنی 50 گرام + جوکھار 40 گرام	1 تا 3 گرام
ملین 1	قلمی شورہ 30 گرام + تخم کاسنی 50 گرام + جوکھار 40 گرام + گل سرخ ایرانی 120 گرام	1 تا 3 گرام
مسہل 1	قلمی شورہ 30 گرام + تخم کاسنی 50 گرام + جوکھار 40 گرام + گل سرخ ایرانی 120 گرام + کالادانہ 240 گرام	1 تا 3 گرام
اکسیر 1	کشتہ قلعی + طباشیر + الائچی کلاں، ہر ایک دس گرام + کشتہ نقرہ 3 گرام	ایک گرام
تریاق 1	افیون 1 گرام + لوبان کوڑیا 10 گرام + قند سفید 10 گرام	آدھا گرام
مقوی 1	گاوزبان + ابریشم ہر ایک 100 گرام + برادہ صندل سفید 50 گرام + الائچی سبز 10 گرام + عرق گلاب 2 کلو + آب انار شیریں آدھا کلو + چینی 2 کلو۔۔ طریقہ: تمام ادویات کو عرق گلاب میں 12 گھنٹے بھگو کر رکھیں، پھر آگ پر پکائیں، ایک چوتھائی پانی رہ جائے تو چھان کر انار کے پانی میں شامل کرکے آگ پر رکھیں اور خمیر بنالیں۔	ایک چمچ صبح شام
جوشاندہ 1	بہی دانہ 3 گرام + تخم خبازی + کاسنی + تخم خیارین (کھیرے کے بیج)۔ ہر ایک 6 + گرام، چینی حسب ضرورت۔	
روغن 1	میٹھا تیلیا 5 گرام + کافور 20 گرام + روغن بادام 200 ایم ایل + کسٹر آئل 200 گرام	
سرمہ 1	سرمہ سیاہ + قلمی شورہ۔ دونوں برابر وزن۔ ایک گھنٹہ کھرل کریں۔	

2 نمبر: عضلاتی اعصابی

نام	نسخہ	خوراک
محرک 2	مغز کرنجوہ 50 گرام + آملہ 50 گرام	1 تا 3 گرام
شدید 2	مغز کرنجوہ 50 گرام + آملہ 50 گرام + پھٹکڑی 100 گرام	1 تا 3 گرام
ملین 2	مغز کرنجوہ 50 گرام + آملہ 50 گرام + پھٹکڑی 100 گرام + ہلیلہ سیاہ بریاں 200 گرام	1 تا 3 گرام
مسہل 2	مغز کرنجوہ 50 گرام + آملہ 50 گرام + پھٹکڑی 100 گرام + ہلیلہ سیاہ بریاں 200 گرام + ہرڑ جلاپہ 200 گرام	1 تا 3 گرام
اکسیر 2	سم الفار 1 گرام + کشتہ چاندی 20 گرام (دو گھنٹے کھرل کریں)	ایک چاول
تریاق 2	سرمہ سیاہ 10 گرام + چھلکا ریٹھا 90 گرام	ایک گرام
مقوی 2	پوست ہلیلہ زرد + پوست ہلیلہ کابلی + کالی ہرڑ بریاں + آملہ، بسفائج، اسطوخودوس + کشمش + منقی ۔ہر واحد 20 گرام + کشتہ فولاد 10 گرام۔ سب کا سفوف بنائیں، پھر روغن بادام 100 ایم ایل میں چینی ایک کلو ڈال کر مکس کریں۔	5 تا 10 گرام
جوشاندہ 2		
روغن 2	تل کا تیل 70 گرام + روغن صندل 10 گرام	
سرمہ 2	سرمہ سیاہ + پھٹکڑی۔ برابر وزن۔ خوب کھرل کریں۔	

3 نمبر: عضلاتی غدی

نام	نسخہ	خوراک
محرک 3	لونگ 10 گرام + دار چینی 30 گرام	1 ماشہ
شدید 3	لونگ 10 گرام + دار چینی 30 گرام + جاوتری 20 گرام	1 ماشہ
ملین 3	لونگ 10 گرام + دار چینی 30 گرام + جاوتری 20 گرام + مصبر 60 گرام	1 ماشہ
مسہل 3	لونگ 10 گرام + دار چینی 30 گرام + جاوتری 20 گرام + مصبر 60 گرام + حنظل (تمہ) 40 گرام	1 ماشہ
اکسیر 3	مرمکی 30 گرام + شنگرف (مدبر شدہ) 10 گرام	1 رتی
تریاق 3	اجوائن دیسی 250 گرام + تیزاب گندھک 50 گرام۔ تیزاب میں گندھک ڈال کر بیس دن رکھ دیں، پھر اچھی طرح کھرل کر لیں۔	دو چاول
مقوی 3	کچلا مدبر + جائفل + جاوتری + لونگ + دار چینی + خولنجاں + بالچھڑ + افسنتین، ہر ایک 10 گرام۔ سفوف بنا کر ایک پاؤ شہد میں معجون بنا لیں	1 تا 3 گرام
جوشاندہ 3	زوفا + سبوس گندم (گندم کا بھوسا) + پرسیاوشان / پرشوشاں ہر ایک 6 گرام + انجیر 2 عدد۔ پانی حسب ضرورت، ابال کر استعمال کریں۔	
روغن 3	روغن تلخ 140 ملی لیٹر + روغن دار چینی 10 ملی لیٹر	
سرمہ 3	سادہ دھواں کو کڑوے تیل سے تیار کیا گیا ہو 9 ملی گرام + نیلا تھوتھا 1 ملی گرام	

4نمبر: غدی عضلاتی

نام	نسخہ	خوراک
محرک 4	اجوائن دیسی 40 گرام + تیزپات 40 گرام	ایک گرام
شدید 4	اجوائن دیسی 40 گرام + تیزپات 40 گرام + رائی 40 گرام	ایک گرام
ملین 4	اجوائن دیسی 40 گرام + تیزپات 40 گرام + رائی 40 گرام + گندھک آملہ سار 120 گرام	ایک گرام
مسہل 4	اجوائن دیسی 40 گرام + تیزپات 40 گرام + رائی 40 گرام + گندھک آملہ سار 120 گرام + مغز جمال گوٹہ 10 گرام	ایک گرام
اکسیر 4	پارہ 10 گرام + گندھک 70 گرام دونوں کھرل کریں۔	1 رتی
تریاق 4	مرچ سرخ 50 گرام + رائی 100 گرام	دو چاول
مقوی 4	مربہ آملہ خشک 100 گرام + زنجبیل + پودینہ + اجوائن دیسی + فلفل سیاہ + مصطگی رومی + فلفل دراز + عقرقرحا + بادیان + زیرہ سیاہ۔ ہر ایک 25 گرام + زعفران 9 گرام + چینی 670 پاو + شہد 335 گرام۔ قوام بنالیں۔	10 گرام
جوشاندہ 4	اجوائن دیسی 3 گرام + تیزپات + رائی 6 گرام ہر ایک چینی حسب ضرورت۔	
روغن 4	روغن تارپین 140 ملی لیٹر + روغن قرنفل (لونگ) 10 ملی لیٹر۔۔۔ یا دوسرا طریقہ نیچے روغن تارپین 40 گرام + ست اجوائن 10 گرام + ست پودینہ 5 گرام + روغن تارا میرا پاو۔	
سرمہ 4	مامیراں چینی 10 گرام + مغز نیم 10 گرام دو گھنٹے کھرل کریں۔	

5 نمبر: غدی اعصابی

نام	نسخہ	خوراک
محرک 5	زنجبیل 50 گرام + نوشادر ٹھیکری 20 گرام	ایک گرام
شدید 5	زنجبیل 50 گرام + نوشادر ٹھیکری 20 گرام + کالی مرچ 10 گرام	ایک گرام
ملین 5	زنجبیل 50 گرام + نوشادر ٹھیکری 20 گرام + کالی مرچ 10 گرام + سناء مکی 80 گرام	ایک گرام
مسہل 5	زنجبیل 50 گرام + نوشادر ٹھیکری 20 گرام + کالی مرچ 10 گرام + سناء مکی 80 گرام + ریوند عصارہ 40 گرام	ایک گرام
اکسیر 5	ہڑتال ورقیہ 10 گرام + زنجبیل 40 گرام + کالی مرچ 30 گرام	1 رتی
تریاق 5	نیلا تھوتھا 10 گرام + جمال گوٹہ 10 گرام + شیر مدار 10 ملی لیٹر + رائی 150 گرام + سہاگہ 70 گرام	دو چاول
مقوی 5	مغز چلغوزہ + پستہ + اخروٹ + فندق + تل سفید + مغز خربوزہ + خیارین (تخم کھیرا) + پنبہ دانہ + مغز بادام + تخم گاجر + تخم پیاز + ثعلب مصری۔ ہر ایک 20 گرام + اس کے ٹوٹل کا تین گنا شہد، قوام بنائیں۔	10 گرام
جوشاندہ 5	افتیمون، سونف، سنڈھ ہر ایک 6 گرام۔ ابال کر استعمال کریں۔	
روغن 5	روغن بید انجیر 240 ملی لیٹر + ست اجوائن 10 ملی لیٹر	
سرمہ 5	کالی مرچ 10 گرام + نوشادر 20 گرام + ہلدی 70 گرام + عرق بادیان 250 گرام۔ عرق میں کھرل کرکے یہاں تک کہ عرق ختم ہو جائے۔	

6 نمبر: اعصابی غدی

خوراک	نسخہ	نام
1 تا 3 گرام	سہاگہ بریاں 70 گرام + ملٹھی 70 گرام	محرک 6
1 تا 3 گرام	سہاگہ بریاں 70 گرام + ملٹھی 70 گرام + شیر مدار 5 ملی لیٹر	شدید 6
1 تا 3 گرام	سہاگہ بریاں 70 گرام + ملٹھی 70 گرام + شیر مدار 5 ملی لیٹر + ریوند چینی 40 گرام	ملین 6
1 تا 3 گرام	سہاگہ بریاں 70 گرام + ملٹھی 70 گرام + شیر مدار 5 ملی لیٹر + ریوند چینی 40 گرام + سقمونیا 50 گرام	مسہل 6
1 رتی	حجرالیہود 10 گرام + کہربا 10 گرام + نوشادر 10 گرام + الائچی خرد 10 گرام + چینی 40 گرام	اکسیر 6
دو چاول	ہلدی 100 گرام + شیر مدار 10 ملی لیٹر	تریاق 6
10 گرام	معدہ گندم + تخم مغز کدو + مغز تربوز ہر ایک 500 گرام + گوند کیکر 100 گرام + دیسی گھی 200 گرام + دودھ گائے 2 کلو۔(معدہ کو گھی میں سرخ کریں، پھر مغز تھوڑا تھوڑا ڈالیں، پھر دودھ ڈال کر خشک کریں معجون بن جائے۔)	مقوی 6
	ملٹھی، ریشم صاف، گاوزبان، خاطمی، گل سرخ، ہر ایک 5 گرام، برگ بانسہ 10 گرام۔	جوشاندہ 6
	روغن کدو 90 ملی لیٹر + ست پودینہ 10 ملی لیٹر	روغن 6
	سمندر جھاگ 10 گرام + سہاگہ 10 گرام	سرمہ 6

ادویاتی اصطلاحات

طب نظریہ مفرد اعضاء کے تحت طبی اصطلاحات مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ محرک

محرک ایسی دوا کو کہتے ہیں جو کسی مفرد عضو کو سکون سے فعل میں لے آئے یہ تیزی اس عضو کے جسم میں انقباض سے پیدا ہوتی ہے۔

2۔ شدید

محرک دوا سے ذرا تیز اثر رکھنے والی دوا کو شدید کہتے ہیں۔

3۔ ملین

ملین وہ دوا ہوتی ہے جس میں محرک و شدید اثرات کے ساتھ ساتھ فضلات کے خارج کرنے کی قوت بھی ہو۔

4۔ مسہل

مسہل دوا میں محرک، شدید، ملین اثرات کے علاوہ ادرار کی قوت بھی ہوتی ہے۔ ہم مسہل دوا کو قلیل مقدار میں دے کر محرک، شدید بلکہ مقوی اثرات بھی حاصل کر سکتے ہیں۔

فارماکوپیا کے مجربات میں اس امر کو خاص طور پر مد نظر رکھا گیا ہے کہ ان کی تیاری میں ان کی ترتیب اور قوت میں مناسبت قائم رہے تاکہ ایک طرف ان کے اثرات کی الگ الگ حیثیت قائم رہے اور دوسری طرف ان کی تیاری میں کسی قسم کی کوئی مشکل پیش نہ آئے۔ علاج کی صورت میں اول ہلکی ادویات استعمال کریں بعد میں ضرورت کے مطابق شدید، ملین اور مسہل استعمال میں لائیں۔

5۔ مقوی

مقوی ایسی اشیاء کو کہتے ہیں جو کسی عضو کی طرف خون کو آہستہ آہستہ جذب کرانا شروع کر دیں ان میں اغذیہ، ادویہ اور زہر تک شامل ہیں۔ مثلاً اغذیہ میں گوشت، ادویہ میں فولاد اور زہروں میں سنکھیا اور کچلہ مقویات میں شامل ہیں۔ چونکہ ہر عضو رئیس کا علیحدہ علیحدہ مزاج ہوتا ہے اس لئے ان کی طبیعت رکھنے والی اشیاء ہی مقوی ہو سکتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ طب مفرد اعضاء میں ہر تحریک کے مطابق مقویات پائے جاتے ہیں۔

6۔ اکسیر

اکسیر اس دوا کو کہتے ہیں جو نہ صرف فوراً خون میں جذب ہو کر اپنا اثر شروع کر دے بلکہ مدت مدید تک اپنا شفائی اثر جسم میں قائم رکھے۔ ایسی ادویہ کی اس وقت ضرورت ہوتی ہے جب کوئی مرج مستقل یا دائمی صورت اختیار کر جائے۔ مثلاً شوگر، دائمی، قبض، چھپاکی، سوزاک، خارش اور چنبل وغیرہ۔ ایسی علامات اس وقت ظاہر ہوتی ہیں جب کوئی خلط خون میں جمع ہو جائے اور پھر تکلیف کا سبب بن جائے۔

7۔ تریاق

تریاق اس دوا کو کہتے ہیں جو کسی زہر کو باطل کر دے یا کسی پہلی حالت کو یک دم نئی حالت میں تبدیل کر دے۔ مثلاً کھار (Alkali) کے مقابلہ میں ترشی (Acidity) ہے۔ اسی طرح افیون کے زہر کو کچلہ زائل کر دیتا ہے۔ تریاق قسم کی ادویہ کی اس وقت ضرورت ہوتی ہے۔ جب کسی زہر سے یا کسی عضو کی مشینی تحریک سے موت واقع ہونے کا خطرہ ہو۔ مثلاً ہیضہ، نمونیا، سرسام اور خونی قے وغیرہ۔

8۔ لبُوب

لبُوب لُب کی جمع ہے۔ لُب کے معنی مغز، گری یا گودا کے ہیں۔ لبُوب میں نہ صرف ادویہ کے مغز (مغز بادام، مغزپستہ، مغزفندق) پائے جاتے ہیں۔ بلکہ پرندوں کے مغز جن میں مغز سر کنجشک سر فہرست ہے، شامل کیا جاتا ہے۔ لبُوب کی بناوٹ بھی معجون کی طرح ہی ہوتی ہے۔ فرق صرف ادویہ کی کیفیت کا ہے۔ جوارشوں میں اگر

غدی ادویہ شامل ہوتی ہیں تو لبُوب میں غدی اعصابی گرم تر ادویہ، اغذیہ اور اشیاء شامل ہوتی ہیں۔ ہر قسم کا لبُوب غدی اعصابی اثرات کا حامل ہوتا ہے۔

9۔ حلوہ

حلوے کے لغوی معنی شیرینی یا مٹھائی کے ہیں لیکن دواسازی کی اصطلاح میں اس خاص دوائے غذا کو کہتے ہیں جس کا جزو اعظم میدہ گھی اور شکر ہوتے ہیں۔ ان میں مغزیات وغیرہ بھی شامل کر دیئے جاتے ہیں۔ ان حلوئوں کو زیادہ تر موسم سرما میں بطور ٹانک استعمال کیا جاتا ہے۔ ہر قسم کے حلوے اثرات کے حامل ہوتے ہیں۔

10۔ خمیرہ

خمیرہ جیسا کہ اس کے نام سے واضح ہے ایک ایسا مرکب ہے جس میں کچھ عرصہ بعد کسی قدر خمیر پڑ جاتا ہے۔ خمیر اسی شے میں پڑتا ہے جس میں تری کا غلبہ ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ خمیرہ جات کے کل اجزاء اعصابی عضلاتی اثرات کے حامل ہوتے ہیں۔ جو بالفعل مولد بلغم رطوبات ہوتے ہیں ان کی ضرورت اس وقت پیش آتی ہے جب جسم میں رطوبات کی کمی ہوتی ہے۔ جن میں جوشِ خون، خفقان قلب، بلڈ پریشر، چھپاکی، تقطیر بول، عسرت طمث اور سوزش گردہ ومثانہ وغیرہ شامل ہیں۔

11۔ اطریفل

اطریفل دراصل ایورویدک کا مرکب ہے۔ جس کا نام ترپھلہ ہے۔ جس میں تینوں ادویہ ہلیلہ، بلیلہ اور آملہ ہموزن پڑتی ہیں۔ اس مرکب کے نام کو معرب کر کے اطریفل بنالیا گیا ہے۔ یادرکھیں کہ اطریفل قلب وعضلات کو تحریک دیتا ہے اور عضلاتی اعصابی اثرات کا حامل ہوتا ہے۔ اس نسخہ میں ہلیلہ ملین، بلیلہ محرک اور آملہ مقوی عضلات ہے۔ تینوں عضلات میں اس قدر تحریک وانقباض پیدا کرتے ہیں جس سے نچوڑ کی صورت پیدا ہو جاتی ہے اور تمام بلغم خارج ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسے دماغی اور بلغمی امراض کیلئے تریاق سمجھا جاتا ہے۔

12۔ معجون

معجون وہ نیم منجمد اور غلیظ القوام مرکب ہے جو صرف عضلاتی غدی ادویہ کو کوٹ چھان کر سہ چند ادویہ کے شہد یا قند سفید کے قوام میں ملا کر تیار کیا جاتا ہے۔اس کو اس قدر نرم رکھتے ہیں کہ انگلی یا چمچے سے کھایا جاسکے۔

13۔ جوارش

جوارش ایک فارسی لفظ گواریدن (بمعنی ہضم ہونا) کا حاصل مصدر ہے۔جوارش کی ترکیب معجون کی طرح ہوتی ہے لیکن اکثر جوارشیں غدی عضلاتی ادویہ سے تیار کی جاتی ہیں۔جوارش کے اجزاء عموماً موٹے اور کسی قدر دُردُرے رکھے جاتے ہیں تاکہ زیادہ دیر تک معدہ وامعاء میں ٹھہر کر اپنا اثر کرسکیں۔

14۔ جوشاندہ

جوشاندہ سے مراد چند ادویہ کے آمیزہ کو پانی میں بھگو کر جوش (ابالنا) دینا ہے۔جوشاندوں میں ایسی ادویہ شامل کی جاتی ہیں جن کے اجزائے موثر پانی میں جوش کھانے سے فوراً علیحدہ ہوجاتے ہیں۔ان کی اس وقت ضرورت پڑتی ہے جب مریض کسی خشک دوا، گولی یا کیپسول نہ کھاسکتا ہو یا نفرت کرتا ہو یا جب مریض کے گلے میں خراش یا سوزش ہو جو نزلہ زکام وغیرہ سے ہوجاتی ہے۔

15۔ فرزجہ

فرزجہ وہ مخصوص شافہ یا دوا کی بتی ہے۔جسے عورت اپنی اندام نہانی میں رکھے۔اس کی اس وقت ضرورت پڑتی ہے جب عورت کے اندرونی اعضاء میں سوزش وغیرہ ہو۔

16۔ طلا

طلا وہ روغن دار ملائم دوا ہوتی ہے جو کسی عضو پر پتلی پتلی لگائی جاتی ہے۔ایسی ادویہ کی اس وقت ضرورت پڑتی ہے جب کسی عضو پر چوٹ لگ جائے یا اس میں استرخا یا ڈھیلا پن پیدا ہو کر اس کے مفروضہ افعال صحیح طور پر صادر نہ ہوتے ہوں۔

چند مجربات

تریاق بواسیر

چھلکاریٹھ 1 تولہ، تارامیرا 5 تولہ، شیر مدار 3 گرام حب نخودی۔

محرک غدد

جمال کوٹہ 3 دانہ، نمک سفید 50 گرام، گندھک 100 گرام 4 رتی تا گرام۔

محرک غدود جاذبہ

ملین 2 ملین 3 ملین 4 ہموزن ایک تا 2 گرام۔

محرک غدد ناقلہ

ملین 5 تریاق 6 اعصابی کھار ہم وزن ایک تا 3 گرام۔

تریاق اکبر:

ہلدی 3 تولہ، رائی 2 تولہ، چھلکاریٹھ 1 تولہ ایک گرام۔

حب صابر:

گندھک، رائی، تمہ، ہموزن نخودی گولی۔

حب صابر جدید:

گندھک، رائی، تمہ، اجوائن، مگنیشا (مگ خاص) سالٹ ہموزن نخودی گولی۔

برائے دمہ:

تمہ، سرخ مرچ، منقیٰ ہموزن پھیپھڑوں میں جمی بلغم خارج کرتا ہے 1 تا 2 نخودی۔

تریاق صفرا:

دودھ آک،نوشادر،سہاگہ بریاں 5 تولہ ہر ایک۔ہلدی 10 تولہ حب نخودی۔

مقوی دماغ:

دھنیہ، خشخاش،مغزبادام،مغزبنولہ ہموزن کمزوری ہو تو فولاد ملادیں،خوراک 6 گرام صبح،شام۔

اکسیر بادیان:

ہلدی،سونف ایک تا 2 گرام۔

پتھری تور جوشاندہ:

سرپھوکہ، کلتھی، تخم کاسنی، تخم خربوزہ، تخم بھکڑہ، ہر واحد 2 تولہ پانی 3 پوئی شکر ملا کر ابال لیں 2 خورک کریں۔

اکسیر جگر:نوشادر، قلمی شورہ،ریوند خطائی،ہموزن خوراک 4 رتی۔

حب شفاء:

کالی مرچ 10 گرام،دھتورہ سیاہ 30 گرام،ریوند چینی 20 گرام، گوند کتیرا 20 گرام،کالی مرچ برابر گولی۔

دوا کی تعریف

دوا اور اصول علاج کے حوالے سے بانی و مجدد طب پاکستانی قانون مفرد اعضاء حکیم صابر ملتانی رحمہ اللہ کی ایک جامع اور زبردست تحریر ملاحظہ فرمائیں:۔

دوا ایک ایسا لفظ ہے جو موجوداتِ عالم میں ہر جاندار اور غیر جاندار پر عائد ہوتا ہے ان اشیاء کو دنیا یا مخلوقات عالم کو طبی اصطلاح میں موالید ثلاثہ کہتے ہیں۔ اشیاء کی اس جماعت بندی سے جن سے اُن کو سمجھنے کیلئے کئی صورتوں سے آسانی ہوتی ہے۔

اول۔ اُن کے خواص واثرات اور اجزاء کے تعین کی صورتیں سامنے آجاتی ہیں۔

دوئم۔ نظریہ ارتقاء کے تحت ان کی درجہ بندی ہو جاتی ہے۔

سوئم۔ اعتدال حقیقی یا مزاج انسانی کے قریب کے افعال و فوائد کا علم ہوتا ہے۔ یہ موالید ثلاثہ تین صورتوں میں اس طرح تقسیم ہیں۔

1۔ معدنیات 2۔ نباتات 3۔ حیوانات

البتہ فوائد کے لحاظ سے ہم سب کو ادویات کہتے ہیں۔ دراصل علم ادویہ سے مراد وہی علم ہے جس کے ذریعہ اطباء و حکماء نے ادویات کے افعال و کیفیات اور اخلاطِ موثرہ کی تصدیق کی ہے یعنی جس میں انسان کے اعضاء کے مشینی اعمال اور خون کے کیمیائی اثرات کی تشریح اور توضیح ہے۔ حکماء یونان اور اسلام کو یہ فخر حاصل ہے کہ انہوں نے علم الادویہ میں تحقیقات اور تدقیقات کرنے میں اپنی عمریں گزار دیں ہیں۔ انہوں نے ہزاروں کتب لکھیں جو آج بھی موجود اور شاہد ہیں۔

موالید ثلاثہ کی تقسیم بالعلاج

حکماء اور اطباء نے موالیدِ ثلاثہ کو افعال اثرات اور خواص کے تحت تین صورتوں میں تقسیم کیا کر دیا ہے۔

1۔غذا 2۔دوا 3۔زہر

چونکہ مطلق غذا و مطلق دوا اور مطلق زہر کے علاوہ ایسی صورتیں بھی پائی جاتی ہیں جو ایک دوسرے سے مرکب ہوتی ہیں۔اس لئے ان کی کل چھ صورتیں بن جاتی ہیں۔

1۔ مطلق غذا 2۔غذائے دوائی 3۔دوائے غذائی

4۔ مطلق دوا 5۔دوائے زہر 6۔ مطلق زہر

جن کی مختصر تشریح درج ذیل ہے۔

1۔ مطلق غذا

غذائے مطلق وہ شے ہے کہ جب بدن میں وارد ہوتی ہے تو بدن سے متاثر ہو کر متغیر ہو جاتی ہے۔لیکن بدن میں کوئی تغیر پیدا نہیں کرتی بلکہ خود جزو بدن ہو کر بدن کے مشابہ ہو جاتی ہے۔مثلاً روٹی، گوشت اور دودھ۔

2۔غذائے دوائی

غذائے دوا سے مراد وہ شے ہے جو بدن سے متاثر ہو کر متغیر ہو جائے اور اس کے بعد خود بدن کو متاثر و متغیر کر دے اور اس کا زیادہ حصہ جزو بدن بنے یا کم حصہ جزو بدن بنے بغیر جسم سے خارج ہو جائے۔مثلاً پھل وغیرہ۔

3۔دوائے غذائی

دوائے غذائی سے مراد وہ شے ہے جو بدن سے متاثر ہو کر متغیر ہو جائے اور اس کے بعد بدن کو متاثر و متغیر کر دے اور اس کا کچھ حصہ جزو بدن ہو اور زیادہ حصہ جزو بدن بنے بغیر جسم سے خارج ہو جائے۔مثلاً میوہ جات، گھی وغیرہ۔

4۔ مطلق دوا

مطلق دوا سے مراد وہ شے ہے جو بدن سے متاثر ہو کر بدن میں تغیر کر پیدا کرنے اور آخر کار جزو بدن ہوئے بغیر بدن سے خارج ہو جائے۔

5۔ دوائے زہر

دوائے زہر سے مراد وہ شے ہے جو بدن سے کم متاثر ہو اور بدن کو زیادہ متغیر کرے اور نقصان پہنچائے۔

6۔ مطلق زہر

مطلق زہر سے مراد وہ شے ہے جو خود تو بدن سے متاثر و متغیر نہ ہو۔ لیکن بدن میں اپنا اثر و تغیر پیدا کر کے فساد کا باعث ہو۔ مثلاً سنکھیا، سانپ وغیرہ۔

ماکول ومشروب کے اثر کرنے کی صورتیں

کھانے پینے کی اشیاء کے اثر کرنے کی صورتیں یہ ہیں۔

اگر کوئی شے فقط مادے سے اثر انداز ہو تو اسے غذا کہتے ہیں۔ اگر وہ صرف کیفیت سے اثر کرے تو دوا ہے۔ اگر اس کا اثر مادے اور کیفیت دونوں کے لحاظ سے ہو تو اگر مادہ زیادہ ہو تو غذائی دوا اور اگر کیفیت زیادہ ہے تو دوائے غذا کہتے ہیں۔ اور اگر کوئی شے صرف اپنی صورت نوعیت سے اثر کرے تو اسے ذوالخاصہ کہتے ہیں جس کی دو صورتیں ہیں۔

اول ذوالخاصہ موافق (تریاق) اور دوسرے ذوالخاصہ مخالفہ (زہر) ہو جیسے زہر۔ اگر مادہ اور صورت نوعیہ سے اثر کرے تو غذائے ذوالخاصہ اور اگر کیفیت اور صورت نوعیہ سے اثر کرے تو اس کو دوا ذوالخاصہ کہتے ہیں۔

غذا و دوا اور ذوالخاصہ کے اثر کی حقیقت

دنیا کی اشیاء کو غذا و دوا اور ذوالخاصہ کی صورت میں تقسیم کر کے ان کے افعال و اثرات اس طرح سمجھانے کی کوشش کی ہے کہ امراض اور علامات کے وقت ان کے مطابق اور موافق مزاج اور ضرورت استعمال کر سکے اسی کا نام فارماکوپیا ہے۔ اس لئے ہم اس حقیقت کو تحقیق کے ساتھ پیش کر رہے ہیں۔ بس یاد رکھیں کہ مطابق ضرورت اور موافق مزاج اشیاء کا استعمال کرنا ہی اس فن کا کمال ہے۔

غذا کی حقیقت

غذا کی جمع اغذیہ ہے۔ ہر شخص روزانہ کھاتا ہے اور اس کو خوب سمجھتا ہے اور طبی اصطلاح میں اس کی تعریف اس طرح کی جاتی ہے۔ کہ غذا وہ شے ہے جو بدن میں اپنے مادہ کی وجہ سے اثر کرتی ہے یعنی دوا کی طرح اس کا اثر اس طرح نہیں ہوتا کہ وہ بدن کو گرم یا سرد کرے بلکہ اس کا مادہ اور جسم انسانی بدن میں خون بن کر صرف ہو جاتا ہے اور اعضاء بن جاتا ہے۔ برخلاف ازیں دوا میں اس کا جسم انسانی بدن میں صرف نہیں ہوتا۔ بدن میں صرف اس کی کیفیت یعنی گرمی اور سردی پیدا ہوتی ہے اس کے بعد اس دوا کا جسم سے برائے پیشاب و پاخانہ اور سانس و پسینہ

کا اخراج ہو جاتا ہے۔ اغذیہ کی تقسیم درج ذیل ہے تا کہ اس کے افعال واثرات آسانی سے ذہن نشین ہو سکیں۔ اغذیہ کی مندرجہ ذیل دو اقسام ہیں۔

1۔ لطیف ادویہ 2۔ کثیف اغذیہ

لطیف اغذیہ: ایسی ہلکی اغذیہ جن سے رقیق خون پیدا ہو جیسے آبِ آنار۔

کثیف اغذیہ: ایسی بوجھل اغذیہ جن سے غلیظ اور گاڑھا خون پیدا ہو جیسے گائے کا گوشت اور بینگن وغیرہ۔

پھر ہر ایک کی دو صورتیں۔ اول صالح الکیموس، دوم فاسد الکیموس اور پھر ہر ایک کی دو صورتیں ہیں ایک کثیر اخلۃً ادوم قلیل اخلۃً ا۔ کیموس کے یونانی معنی خلط کے ہیں۔

صالح الکیموس: ایسی اغذیہ جس سے جسم کیلئے بہترین خلط پیاہو جیسے بھیڑ کا گوشت، ابلا ہوا انڈہ وغیرہ۔

فاسد الکیموس: ایسی اغذیہ جن سے ایسی خلط پیدا ہو جو بدن کیلئے زیادہ مفید نہ ہو جیسے نمکین سوکھی مچھلی، مولی وغیرہ۔

کثیر اخلۃً ا: ایسی اغذیہ جن کا اکثر حصہ خون بن جائے جیسے نیم برشٹ انڈے کی زردی، ماء اللحم وغیرہ۔

قلیل اخلۃً یہ: ایسی اغذیہ جن کا قلیل حصہ خون بن سکے جیسے پالک کا ساگ وغیرہ۔

ادویہ کی حقیقت

ادویہ کی تعریف یہ کی گئی ہے کہ ان کے استعمال سے کیفیات یعنی گرمی وسردی، تری وخشکی پیدا ہو۔ جیسے فلفل سیاہ وغیرہ۔ اگرچہ غذا کے ساتھ کھائی جاتی ہیں لیکن دراصل وہ ایک دوا ہے۔ افعال واثرات کے زیر اثر ادویات کی تقسیم درج ذیل ہے۔

ادویہ کی دو اقسام ہیں۔ لطیف اور کثیف ادویہ

لطیف ادویہ: ایسی ادویہ جن کے اجزاء جسم میں داخل ہونے کے بعد بہت جلد الگ ہو جائیں اور فوراً جسم میں جذب ہو جائیں۔

کثیف ادویہ: ایسی ادویہ جن کے اجزاء جسم میں داخل ہونے کے بعد جلد الگ نہ ہوں اور فوراً جسم میں جذب نہ ہوں۔ پھر ساتھ ہی ادویات کے درجے مقرر کئے گئے ہیں تاکہ ضرورت اور مزاج کے ساتھ پوری پوری مطابقت اور موافقت پیدا ہو سکے۔

درجات ادویہ

جو ادویہ بھی استعمال کی جاتی ہیں وہ جسم انسان میں ایک ہی جیسی کیفیات پیدا نہیں کرتیں۔ ان میں سے بعض زیادہ گرم و سرد اور تر خشک ہوتی ہیں اور بعض کم ہوتی ہیں۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

دوائے معتدل

ایسی دوا جو جسم میں پہنچ کر کوئی زائد کیفیت پیدا نہ کریں یعنی اس کی کیفیت جسم انسانی کے مزاج سے نہ بڑھے۔

دوائے درجہ اول

ایسی دوا جس کی گرمی یا سردی کا اثر بدن میں اس قدر تھوڑا ہو کہ وہ محسوس نہ ہو سکے۔

دوائے درجہ دوم

ایسی دوا جس کی گرمی یا سردی کا اثر بدن میں محسوس ہو مگر مضرت نہ پہنچا سکے۔

دوائے درجہ سوم

ایسی دوا جس کی گرمی یا سردی کا اثر بدن میں یہاں تک ہو کہ وہ مضر ہو مگر مہلک نہ ہو۔

دوائے درجہ چہارم

ایسی دوا جس کی گرمی یا سردی کا اثر بدن میں اس حد تک ہو کہ وہ مہلک ثابت ہو۔

ذوالخاصہ اثرات

اشیاء کی اس صورت کا سمجھنانہایت اہم ہے کیونکہ مختلف مزاج اور ہم مزاج ادویہ کو صرف اسی ایک صورت ہی سے سمجھا جاسکتا ہے۔ جاننا چاہیے کہ ذوالخاصہ کا اثر نہ مادہ و جسم اور نہ کیفیات کی وجہ سے ہوتا ہے بلکہ یہ اثر اس کی حقیقت کے ساتھ مخصوص ہے اس کو دوا کی صورت نوعیہ کہتے ہیں ہر دوا اپنی الگ الگ صورت نوعیہ رکھتی ہے جیسے سانپ اور بچھو کے کاٹنے سے بدن میں جو اثر ہوتا ہے اورانسان ہلاک ہو جاتا ہے یہ اثر نہ کیفیت (گرمی، سردی ،تری، خشکی) کی وجہ سے ہو سکتا ہے۔ اور نہ مادہ اور جسم سے ہو سکتا ہے کیونکہ ان دونوں زہریلے جانوروں کا اثر اگر گرمی یا سردی کی وجہ سے مان لیا جائے تو چاہیے کہ آگ اور پانی کی وجہ سے بھی یہی اثر پیدا ہو جائے کیونکہ آگ سے زیادہ کوئی چیز گرم نہیں ہے اور پانی سے زیادہ کوئی شے سرد نہیں ہے بلکہ ان زہریلے جانوروں کی نسبت آگ اور پانی سے زیادہ اثر ہونا چاہیے کیونکہ ان میں گرمی اور سردی ان دونوں سے زیادہ ہوتی ہے۔ اس لئے جانوروں کے اثر کو نہ دوا کا اثر کہہ سکتے ہیں اور نہ غذا کے افعال۔ کیونکہ غذا تو کسی صورت سے زہر ہو ہی نہیں سکتی اسی وجہ سے ماننا پڑتا ہے کہ کیفیت اور مادہ کے علاوہ کوئی تیسری چیز بھی ہے جو اثر کرتی ہے یہ وہی صورت نوعیہ ہے جس سے ہر چیز کی ماہیت بنتی ہے جس کی وجہ سے ہم سانپ کو سانپ اور بچھو کو بچھو کہتے اور سمجھتے ہیں اور اس قسم کی چیزوں کو جس کا اثر کیفیت اور مادے سے نہیں ہوتا ہے بلکہ اس کی خاص ماہیت اور صورت نوعیہ کی وجہ سے ہوتا ہے ذوالخاصہ کہتے ہیں۔

یہ تعریفیں غذائے مطلق، دوائے مطلق اور ذوالخاصہ مطلق کی ہیں مگر بعض چیزوں میں دوائیت و غذاہیت دونوں ہوتی ہیں۔ یعنی اُن کا اثر کیفیت اور مادہ دونوں سے ہوتا ہے۔ مثلاً بدن میں گرمی و سردی بھی پیدا کرتی ہے اور بدن کی غذا بن کر پرورش بدنی میں صرف ہوتی ہیں جیسے مغز بادام کہ اس سے گرمی بھی پیدا ہوتی ہے اور خون بھی بنتا ہے۔ بعض چیزوں میں دوائیت، غذاہیت اور خاصیت تینوں ہوتی ہیں۔ یعنی ان سے تینوں قسم کیا ثرات ظاہر ہوتے ہیں جیسے شراب کہ اس سے گرمی بھی پیدا ہوتی ہے، خون بھی بنتا ہے اور اس کی خاصیت سے تفریح اور خوشی بھی پیدا ہوتی ہے اس طرح بعض چیزوں میں دوائیت اور خاصیت اور بعض چیزوں میں غذاہیت اور خاصیت ہوتی ہے اس

وقت ان کے نام دوائے ذوالخاصہ اور غذائے ذوالخاصہ ہوں گے۔اسی طرح اگر تینوں چیزیں اکٹھی پائی جائیں تو غذائے دوائی ذوالخاصہ نام ہو گا البتہ ان میں جو شے اپنی مقدار میں زیادہ ہو گی اس کا نام مقدم لکھا جائے گا۔

غذا دوا اور ذوالخاصہ کے اعمال کا فرق

غذا کا فعل واثر دراصل فاعلی اور موثرہ نہیں ہے بلکہ مفعولی اور متاثرہ ہے یعنی مشینی اثر نہیں ہوا بلکہ کیمیائی اثر ہوتا ہے چونکہ اس سے بدن میں تغذیہ و تنقیہ اور افزائش و بدل ماتیحلل ہوتا ہے۔اس کو غذا کا اثر ہی کہنا چاہیے ۔غذا اور دوا کے اثرات کے فرق پر اعتراض کیا جاتا ہے کہ غذا کیفیت سے خالی ہوتی ہے اور یہ اپنے مادہ ہی سے اثر کرتی ہے حالانکہ گوشت اور روٹی وغیرہ سے خون پیدا ہوتا ہے اور یہ حقیقت ہے کہ اس کا مزاج گرم تر ہے اسی طرح دیگر اقسام کی اغذیہ بھی اپنا مزاج رکھتی ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ غذا جو خون میں تبدیل ہو جاتی ہے تو اس کی صورت نوعیہ قائم نہیں رہتی اور دوا سے جو کیفیت پیدا ہوتی ہے اس میں دوا کی صورت نوعیہ قائم رہتی ہے۔جس سے اس کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے دوا کے کیفیاتی اثرات اور غذا کے مادی اثرات کے فرق کو سمجھنے کیلئے دوائے معتدل کے اثرات کو ذہن نشین کر لینے سے پوری طرح کیفیت اور مادہ کے اثرات کو سمجھا جاسکتا ہے کہ دوائے معتدل جب جزوبدن ہو کر بدن کی حرارتِ غریزی سے متاثر ہوتی ہے اور اجزاء کی قوت ہاضمہ سے اس کے اجزاء جزوبدن ہو جاتے ہیں تو بدن انسان میں ایک ایسی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے جو مزاج انسانی سے کسی طرح خارج نہیں ہوتی اس لئے اس سے بدن میں کوئی ایسا اثر پیدا نہیں ہوتا جو اعتدال سے خارج معلوم ہو اس لئے اس کو دوا معتدل کہتے ہیں۔

دوائے معتدل کے معنی یہ نہیں ہیں کہ اس کی کیفیات اپنے مزاج میں برابر برابر ہوں گی۔ایسا تصور علم طب وحکمت کیا دنیا کی کسی سائنس میں نہیں پایا جاتا۔ہر دوائے معتدل اپنے اندر جو کیفیات رکھتی ہے۔ان میں کمی بیشی ضرور ہوتی ہے۔مگر مزاج انسانی کے قریب ہوتی ہے اور اس سے بڑھتی بھی نہیں ہے یہی اثر غذا اور مادے کے اثرات میں پایا جاتا ہے۔یعنی اس میں بھی کیفیات موجود ہیں لیکن ان کے اثرات دوا کی طرح مزاج انسانی سے خارج نہیں ہیں۔ثابت ہوا کہ ہر غذا اور مادہ میں کیفیات موجود ہیں اسی لئے ان کے مزاج لکھے جاتے ہیں اور انسانوں کو بھی

ضرورت کے وقت ان کے مزاج کے مطابق ادویات استعمال کرائی جاتی ہیں۔ ایسا ہرگز نہیں ہے کہ ہر مرض میں ہر قسم کی ادویات استعمال کر دی جائیں اور وہ نقصان رساں نہ ہوں۔

ہم انسان کو جس قدر بھی غذا کھلا دیں اس کی کیفیات انسانی مزاج سے بہت ہی کم و بیش تغیر پذیر ہوتی ہیں بس یہی غذا و دوا کا فرق ہے۔ لیکن ہم کسی غذا کو مسلسل استعمال کرائیں تو اس کا نمایاں مزاج انسانی میں تغیر پیدا ہو جاتا ہے جس کی سب سے بڑی وجہ یہ کہ اول خالص اور مطلق غذا مثلاً گوشت روٹی اور دودھ وغیرہ بہت کم پائی جاتی ہے۔ اکثر اغذیہ اپنے اندر دوائیہ اثرات رکھتی ہیں اور جو خالص اور مطلق اغذیہ ہیں جب ان کا تجربہ کیا جاتا ہے تو اس کے دوائیہ اثرات نمایاں پائے جاتے ہیں۔ مثلاً دودھ ایک لطیف غذا ہے لیکن اس میں روغن و پنیر اور مٹھاس و پانی شامل ہیں جن کے ذاتی اثرات ہیں لیکن وہ سب مرکب قویٰ ہونے کی وجہ سے اپنے اثرات میں نمایاں نہیں ہوتے بہر حال اثر ضرور رکھتے ہیں اس لئے ہر غذا ہر دوا کی طرح اپنی ایک صورت نوعیہ رکھتی ہے اور اس کا اپنا ایک جدا اثر ہے جو اس کا ذوالخاصہ ہے۔ اس لئے علاج میں ادویہ کے ساتھ اغذیہ کے مزاج کو بھی مدنظر رکھنا پڑتا ہے اگرچہ ان کا اثر ادویہ سے فوقیت حاصل نہیں کر سکتا ہے۔

اغذیہ وادویہ اور ذوالخاصہ کے اثرات

جس طرح ادویہ واغذیہ معتدل کو جس قدر بھی زیادہ استعمال کرایا جائے وہ اپنے اثرات اور حدود وافعال سے آگے بڑھتی نہیں اسی طرح چاروں درجہ کی ادویات اپنے اپنے درجات سے بڑھ کر سمی ادویات میں تبدیل نہیں ہو سکتیں۔ مثلاً چوتھے درجے کی ادویات بیشک دوائے سمی کہلاتی ہیں لیکن سم مطلق نہیں کہلا تیں ان کا فرق ان کے افعال واثرات سے ظاہر ہیں۔ یعنی دوائے سمی کا عمل واثر ہمیشہ کیفیات سے صادر ہوتا ہے۔ اور سم مطلق کا عمل واثر اس کی صورت نوعیہ یعنی بالخاصہ ہوتا ہے۔ اس کے معنی یہ نہیں ہیں کہ سم مطلق میں کیفیات نہیں پائی جاتیں۔ لیکن ان کی صورت نوعیہ کا اثر اس قدر شدید ہے کہ کیفیات کے اثرات کے اظہار کے بغیر ہی وہ اپنے سمی اعمال واثرات کے افعال انجام دیتی ہیں۔ مثلاً جمال گوٹہ چوتھے درجے کی دوا ہے وہ اس کو دوائے سمی کہتے ہیں لیکن وہ سم مطلق نہیں ہے کیونکہ جمالگوٹہ کا اثر اس وقت تک جسم پر نہیں ہوتا جب تک وہ جسم میں اپنی کیفیت سے شدت نہ

پیدا کرے۔ لیکن اس کے مقابلے میں سنکھیا سم مطلق ہے جب یہ اپنی زہریلی مقدار میں استعمال کیا جائے تو فوراً موت واقع ہو جاتی ہے لیکن جہاں تک اس کی کیفیت کا تعلق ہے۔ اس کی صورت جمال گوٹہ کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں ہوتی۔ بلکہ تجربہ نے یہ بتایا ہے کہ سنکھیا کے زہر سے جسم میں شدید سوزش تو ضرور پیدا ہو جاتی ہے۔ لیکن جہاں تک حرارت کا تعلق ہے پہلے سے بھی جسم میں کم ہو جاتی ہے یہ حقیقت ہے کہ سنکھیا کو اپنی مقدار خوراک میں استعمال کرایا جائے تو جسم سرد ہو جاتا ہے اور بخار اتر جاتا ہے ہر شخص تجربہ کر سکتا ہے یہی صورتیں کافور اور افیون میں دیکھی جا سکتی ہیں۔

نتیجہ اثراتِ اشیاء

اس تحقیقات سے ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ یہ اپنے مادہ کی وجہ سے جسم سے متغیر و متاثر ہو کر جب خون میں کیمیائی طور پر مل جاتی ہیں تو خون سے ان کے اثرات وافعال کا اظہار ہوتا ہے اور ادویہ اپنی مخصوص کیفیات کی وجہ سے جسم سے متاثر تو ضرور ہوتی ہیں لیکن متغیر ہوئے بغیر مشینی طور پر اعضائے انسانی پر اثر انداز ہو کر ان میں افعال واعمال میں تیزی پیدا کر دیتی ہیں جن سے جسم میں مشینی طور پر اور خون میں کیمیائی طور پر غیر معمولی اثرات رونما ہوتے ہیں اور ادویہ جب تک جسم سے اخراج نہیں پا لیتیں اس وقت تک ان کا اثر جاری رہتا ہے

سمیات (زہر) اپنی صورت نوعیہ سے بالخاصہ طور پر جسم سے بالکل متاثر نہیں ہوتیں بلکہ ان اعضاء میں ایسا غیر معمولی طور پر تغیر پیدا کر دیتی ہیں کہ موت واقعہ ہو جاتی ہے یہی وجہ ہے بعض زہر آناً فاناً موت کا باعث ہو جاتے ہیں۔

اثراتِ اشیاء کی اقسام

اس طرح ہم کو اشیاء کے تین قسم کے اثرات تسلیم کرنا پڑیں گے اول وہ اشیاء جن کا اثر خون میں شامل ہونے کے بعد ہو گا جیسے اغذیہ وغیرہ۔ دوم ایسی اشیاء جن کا اثر پہلے اعضائے جسم پر ہوتا ہے اس کے بعد اُن کا اثر خون میں شامل ہو جاتا ہے جیسے ادویہ وغیرہ۔ سوم ایسی اشیاء جن کا اثر صرف اعضاء تک ہی محدود رہتا ہے اور پھر فوراً موت واقع ہو جاتی ہے جیسے زہر وغیرہ۔ یہ الگ بات ہے کہ ہم زہروں کو تجربات کے بعد ان کی غیر سمی خوراکوں میں استعمال کر کے فائدہ اٹھالیں۔ البتہ ان کی شرکت سمیات ہی ہو گی۔

اثرات بالفعل اور بالقویٰ

یہ تینوں صورتیں دراصل دوحالتوں میں تقسیم ہو سکتی ہیں۔ عضوی اثرات۔ جن کو ہم مشینی اثرات کہتے ہیں کو حکماء نے اثرات بالفعل لکھا ہے یعنی اعضاء کے ساتھ مس ہونے پر ہی دوا کے اثرات شروع ہو جاتے ہیں۔

خلطی اثرات۔ جن کو ہم کیمیائی اثرات بھی کہتے ہیں ان کو حکماء نے اثرات بالقویٰ لکھا ہے۔ یعنی خون میں اشیاء کے شریک ہونے پر اپنے اثرات ظاہر کرتی ہیں ان کو تاثیر اولیٰ (بالفعل) اور تاثیر ثانی (بالقویٰ) بھی کہ سکتے ہیں۔ انہی صورتوں کو عمل کارد عمل بھی کہا جاسکتا ہے۔ قران حکیم نے اس کیلئے ’’دین لما‘‘ ایک لفظ استعمال کر دیا ہے۔ جس کے معنی جزاء وسزا یعنی عمل ورد عمل کے ہیں۔

ادویات کے اثرات بالعضاء

ان حقائق سے ثابت ہوا کہ ہر شے جو جسم انسانی میں داخل ہوتی ہے یا اس پر اثرانداز ہوتی ہے وہ کم وبیش اجزائے جسم پر ضرور اثرانداز ہوتی ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ اغذیہ کے اثرات یابرداشت کی وجہ سے اکثر غیر محسوس ہوتے ہیں، کیونکہ غیر عادی غیر برداشت اغذیہ کا ضرور عضوی اثر محسوس ہوتا ہے اسی طرح ادویہ مقدار ہضم ہونے تک تقریباً اور اکثر غیر محسوس رہتے ہیں۔ متغیر واستحالا اور ہضم وجزوبدن ہونے پر ان کے اثرات کا اظہار ہوتا ہے لیکن تیز اور شدید اشیاء ادویہ اور زہر اپنا اثر استعمال ہی کے ساتھ ہی اعضائے جسم پر ظاہر کرنا شروع کر دیتی ہے۔ جہاں پر بھی اثر ہوتا ہے اس کا اظہار طبیعت جسم انسانی اس کے غیر معمولی اثرات کے مقابلے سے ظاہر کرتی ہے یعنی ان کے استعمال سے وہاں پر افراط وتفریط یا ضعف وتحلیل واقع ہو جاتا ہے۔ یہ تیزی وسوزش، تسکین وتخذیر اور بخار، ورم وضعف تحلیل یا دیگر قسم کے اثرات وغیرہ وغیرہ۔ طبیعت جسم کا احساس افعال واثرات ادویہ ہے یا ادویہ کے اعمال واثرات کا مقابلہ ہے۔ ادویہ کے استعمال کا کمال یہ ہے کہ جسم کے جس عضو کیلئے دوا استعمال کی جائے وہ دوا اسی عضو پر اثرانداز ہو کر اپنے افعال واعمال کا اظہار کرے۔ یہی معالج کا افعال وخواص اور اثراتِ ادویہ کا کمال جاننا ہے۔ اسی میں ادویہ کی مقدار خوارک کا بھی راز ہے۔ اور اسی میں شفاء کے اسرار ورموز بھی پنہاں ہیں۔

تجویز ادویہ اور اغذیہ

چونکہ اعضاء جسم کے افعال کیفیات ومزاج اور اخلاط کے تحت قائم ہیں اس لئے جب جسم کے اعضاء کی کیفیات ومزاج اور اخلاط اپنے اعتدال پر قائم نہیں رہتے ان کا اثر اندرونی طور پر ہو یا بیرونی طور پر تو اس وقت ان کے افعال بگڑ جاتے ہیں۔بس اسی حالت کا نام مرض ہے جو ادویہ اور اغذیہ جسم کے غیر معتدل اجزاء کی کیفیات ومزاج اور اخلاط کو درست کر کے ان کے افعال کو اعتدال پر قائم کر دیں گی۔بس مرض رفع ہو جائے گا۔بس اسی عمل کا نام فن علاج ہے۔

مجربات کی حقیقت

مرض اور علاج کی تعریف کے بعد مجربات کا سمجھنا کچھ مشکل نہیں ہے یعنی جو مفرد یا مرکب دوا انسانی جسم کی غیر طبعی حالت کو دور کر دے اور بار بار تجربات و مشاہدات کے بعد اس کا نتیجہ سو فیصدی درست نکلے بس وہی مجرب دوا ہے۔ البتہ معالج کیلئے یہ امر لازم آتا ہے۔ کہ وہ مجرب دوا جسم انسان کے مرض و علامات اور مزاج کے ساتھ مطابقت و موافقت قائم کر سکے جو شخص ایسا کرنے کی قابلیت رکھتا ہے بس وہی معالج ہے اس امر کو ذہن نشین کر لیں کہ سوائے معالج کے ہر شخص امراض کیلئے مجربات تجویز نہیں کر سکتا ہے۔ کیونکہ معالج کیلئے لازم ہوتا ہے کہ انسانی جسم کی حقیقت و تشریح، افعال و رموز، امراض و مزاج اور علامات و اسباب سے پورے آگاہ رہے۔ ایک ناواقف علم و فن شخص کیلئے مشکل ہے کہ وہ معالج کے فرائض ادا کرتے ہوئے امراض کیلئے کوئی مجرب نسخہ استعمال کر سکے یہی وجہ ہے کہ وہ معمولی قسم کی شدبدھ رکھنے والے دوا فروش یا دواساز یا غلط فہمی سے اپنے آپ کو معالج سمجھنے والے استاذانِ فن اور امام طب کے مجربات سے بھی مستفید نہیں ہو سکتے۔ ہمیشہ یہی شکایت کرتے ہوئے سنا ہے کہ فلاں نسخہ بھی استعمال کیا تھا مگر مفید نہیں اور فلاں اکسیر اور فلاں تریاق یونہی بے معنی ہیں۔ حقیقت یہ ہوتی ہے کہ ان کو نہ تریاق کے معنی آتے ہیں اور نہ ہی اکسیر کا علم ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جوع المجربات کا مرض بڑھا ہوا ہے۔ ایسے ہی لوگ ہیں جو اپنے طریق علاج چھوڑ کر کبھی ایلو پیتھی کے مجربات استعمال کرتے ہیں اور کبھی ہومیو پیتھی کا سہارا لیتے ہیں لیکن سچ تو یہ ہے کہ ایسے غیر معالج (کیونکہ ان کو معالج کہنا غلط) ہمیشہ ناکام رہے ہیں۔

مجربات کے صحیح استعمال کا راز

یہ تو حقیقت ہے کہ مجربات اسی صورت میں یقینی بے خطا مفید ہو سکتے ہیں جب ان کو صحیح مقام پر استعمال کیا جائے یہ ہم لکھ چکے ہیں کہ مجربات کو معالج ہی صحیح طریق پر استعمال کر سکتا ہے وہ علم طب اور فن علاج سے واقف ہوتا ہے کیونکہ مرض و مزاج اور علامات و اسباب کے ساتھ مجربات کے افعال و اثرات اور خواص اس کے تحت شعور حاضر ہوتے ہیں اس لئے حالات کے مطابق معالج کا حدث اور ذہن سرعت فوراً موافق مجرب

دوا، غذا اور تدبیر تجویز کر دیتے ہیں جس کا نتیجہ یقینی بے خطا شفا ہوتی ہے۔ مجربات میں سے کوئی نسخہ تجویز کرنے سے قبل ذیل کی صورتوں کو مد نظر رکھنا ضروری ہے یعنی ان کی مجربات کے ساتھ مطابقت ہونا ضروری ہے۔

1۔ مرض کی ماہیت 2۔ مرض کا مزاج 3۔ علامات 4۔ اسباب 5۔ کیفیت (اخلاط یعنی خون کی کیمیائی صورت 6۔ مریض کی عمر (عادات) 7۔ علاقہ اور موسم 8۔ مریض کی غذائی زندگی 9۔ نفسیاتی اثرات 10۔ کسی دوا یا نشے کی عادی ہونا

زہروں کے استعمال سے دور رہیں

ان دس احکام کو مد نظر رکھتے ہوئے ایسی مجرب دوا تجویز کریں جو ان سب پر حاوی ہو۔ اول کوشش کریں کہ کسی غذا کے استعمال یا ترک سے یہ تمام صورتیں اس میں پوری ہو جائیں یا بعض اغذیہ میں تبدیلی سے یہ مقصد حاصل ہو جائے اگر ایسا نہ ہو تو کسی مفرد مجرب دوا سے فائدہ حاصل کریں اگر ایسا بھی ممکن نہ ہو تو مجرب مرکب دوا سے علاج کریں اس میں یہ بھی کوشش ہو کہ دوائیں دو تین حد پانچ چھ سے زائد نہ ہوں اور سب سے زیادہ اس امر کو مد نظر رکھیں کہ ادویہ میں سمیات، مخدرات اور کشتہ جات سے دور رہیں۔ ان کا استعمال انتہائی اشد ضرورت کے وقت کریں، جب کوئی دوسری دوا اور غذا ان صورتوں پر حاوی نہ ہو کیونکہ ان کے استعمال میں بعض سخت قسم کی پابندیاں بھی ہیں۔ مثلاً سمیات کو دوا کی صورت میں صرف ماہر فن ہی تیار کر سکتا ہے۔ مخدرات کے ساتھ دودھ کی ایک بڑی مقدار لازم ہے۔ اور کشتہ جات کے ساتھ گھی اور مکھن کا استعمال بے حد ضروری ہے بلکہ ان کو ان ہی اشیاء کے ساتھ استعمال کرانا لازمی قرار دیا گیا ہے اور سب سے ضروری بات یہ ہے کہ ان شدید اور زہریلی ادویات کی خوراک زیادہ لمبے عرصے کے بعد دینی چاہیے اور ہر خوراک کا اثر دیکھنے کے بعد دوسری خوراک استعمال کرنے کی اجازت ہے۔ کیونکہ مضر علامات کے بعد ان کا استعمال کرنا نقصان کا باعث ہوتا ہے۔ مثلاً بیش ایک زہر ہلاہل سے عام طور پر بخار اتارنے کیلئے استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کی تین چار بلکہ بعض اوقات ایک ہی خوراک سے بخار اتر جاتا ہے۔ اس لئے اول اس کا استعمال ناجائز ہے۔ کیونکہ سینکڑوں دیگر ادویات سے اس کے قائم مقام استعمال

کی جاسکتی ہیں۔ یہ امر بھی یاد رکھیں کہ کوئی بھی دوا ایسی نہیں ہوتی جو کسی واحد علامت کیلئے استعمال کی جاسکے جب تک کوئی مفرد یا مرکب دوا مندرجہ بالا دس احکام کو پورا نہ کرے اس کا استعمال بالکل ناجائز ہے۔

آیورویدک میں مجربات کا استعمال

آیورویدک میں امراض کی بنیاد دوش، پرکرتی اور افعالِ جسم پر رکھی گئی ہے۔ وات، پت اور کف یہ تین دوش (اخلاط صالح) ہیں وہ جب تک پرکرتی (مزاج) کے مطابق بنے رہتے ہیں۔ جسم کے افعال کو صحیح قائم رکھتے ہیں اور جب خراب ہو جاتے ہیں جسم میں امراض پیدا ہو جاتے ہیں جس کی تین صورتیں ہیں۔

1۔ ان دوشوں کی پرکرتی خراب ہو جاتی ہے۔ 2۔ دوشوں میں مقدار کے لحاظ سے کمی بیشی واقع ہو جاتی ہے۔ 3۔ دوش اپنے مقام بدل جاتے ہیں۔

مثلاً پت کا مقام جگر ہے لیکن وہاں پر کف یا وات کی زیادتی ہو جائے۔ اسی طرح کف کا مقام دماغ ہے وہاں پر وات یا پت کی زیادتی ہو جائے اسی طرح وات کا مقام قلب ہے وہاں کف یا پت کی زیادتی ہو جائے ان کا نتیجہ مرض ہوتا ہے۔

پت صفرا جس کو گرم کہتے ہیں، وات ریاح جس کا مزاج خشک ہے اور کف جس کو تر کہا جاتا ہے۔ یہ کسی حالت میں مفرد نہیں پائے جاتے ہمیشہ مرکب صورت میں رہتے ہیں اگر ان میں سے کوئی ایک کم ہو جاتا ہے تو دوسرا بڑھ جاتا ہے کبھی دو زیادہ ہو جاتے ہیں اور تیسرا کم ہو جاتا ہے۔ اسی طرح یہ اپنے مزاج قائم کرتے ہیں۔ مثلاً پت وات، گرم خشک اور پت کف گرم تر وغیرہ وغیرہ۔

علاج کی صورت میں وات پت اور کف کی پرکرتی درست کی جاتی ہے یا ان کمی بیشی پوری کی جاتی ہے یا ان کو اپنے مقام پر قائم کیا جاتا ہے جس کے ساتھ ہی جسم کے افعال درست ہو جاتے ہیں۔ مگر آج کل کے وید دوشوں کے اعمال سے پورے طور پر واقف نہیں ہیں۔ وہ صرف امراض کے نام کو سنتے ہیں جسم کے افعال کی خرابی کے مطابق نام رکھ لئے گئے ہیں اور ان کے متعلق تیار شدہ ادویات دے دیتے ہیں اور فن کو بدنام کرتے ہیں۔

جاننا چاہیے کہ آیورویدک ایک باقاعدہ اور اصولی طریق علاج ہے جو منظم طور پر قوانین کے ماتحت کام کرتے ہیں اس میں تمام امراض اور علامات اور اسباب دوشوں کے ماتحت قائم کر دیئے گئے ہیں اور انہی کے ساتھ اُن کو سمجھا اور علاج کیا جاسکتا ہے مثلاً دردِ سر کوئی مرض نہیں ہے جب تک دردِ سر کفج وغیرہ نہ کہا جائے۔ گویا افعال جسم کے بگاڑ کو دوشوں کے ساتھ ہی سمجھا جاسکتا ہے اور یہی اس کا کمال ہے۔

ہومیوپیتھی میں مجربات کا استعمال

ہومیوپیتھک میں علامات کے تحت علاج کیا جاتا ہے جہاں تک اس کی علامات کا تعلق ہے وہ باقاعدہ (Systematic) وعلمی (Scientific) اور قوانین (Laws) کے تحت حاصل کی جاتی ہیں۔ یعنی تندرست انسان میں ادویات کو زیادہ سے زیادہ مقدار میں دے کر جو علامات پیدا ہوتی ہیں مریض میں جب ایسی علامات پائی جاتی ہیں تو انہیں ادویات کو قلیل مقدار میں دیا جاتا ہے۔

ان علامات میں کیفیاتی و نفسیاتی صورتیں، بادی یا سابقہ حالات، حرکت و سکون کے اعمال، مقام و اوقات، عمر و عادات، شدت و ضعف وغیرہ تمام باتوں کو مدنظر رکھا جاتا ہے۔ اس طرح مریض کے تمام حالات سامنے آجاتے ہیں اور علاج میں یقینی بے خطا صورتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ ہومیوپیتھک کی ہر مفرد دوا علامات کے تحت ایک مجرب دوا ہے اور یہی اس کا کمال ہے۔

جو لوگ صحیح معنوں میں ہومیوپیتھک نہیں ہیں انہوں نے علامات کو نظر انداز کر کے امراض کے تحت علاج کرنا شروع کر دیا ہے بلکہ آج کل کے ہومیوپیتھی کتب میں بھی یہ صورتیں نظر آتی ہیں۔ مثلاً بخاروں کے نام مقرر کر دیئے ہیں جیسے ٹی بی، ٹائیفائیڈ اور ملیریا وغیرہ اور ان کے تحت ادویات ادویہ لکھ دی ہیں یہ صورتیں ہومیوپیتھی قانون کے خلاف ہیں۔ بخار کی حرارت ایک علامت ہے اس کے ساتھ باقی علامات لے کر علاج کیا جاسکتا ہے۔ اسی طرح نزلہ، کھانسی، دمہ، نمونیا، پلورسی، قبض، بواسیر، استسقاء، ذیابیطس، جریان، احتلام، ضعف باہ، فالج اور ضعف دل، دماغ وغیرہ دیگر اعضاء جسم کے ضعف وغیرہ امراض و علامات کو قائم کر کے ان کے نیچے ادویات لکھ دی ہیں یہ

سب کچھ اصول ہومیو پیتھی کے بالکل منافی ہیں۔اسی طرح ہومیو پیتھی میں جسم انسان کی تمام علامات کو سفلس وسورا اور سائیکو سس میں تقسیم کر دیا گیا ہے مگر ہومیو پیتھ علامات لیتی دفعہ ان کو بالکل مد نظر نہیں رکھتے۔بلکہ ملی جلی علامات لے کر علاج کرتے ہیں جس میں ہمیشہ غلطیاں واقعہ ہوتی ہیں علامات لینے میں ایکشن کی علامات کو ری ایکشن میں ملا دیا جاتا ہے جو سخت غلطی ہے۔

طب مفرد اعضاء میں کمال مجربات

طب مفرد اعضاء میں مجربات کی ترتیب و ترکیب اور تجزیہ و امتزاج اور امراض و مزاج کے ساتھ ان کی ایسی مطابقت و موافقت میں وہ کمال اور فطری قوانین اور قاعدے استعمال کئے گئے ہیں کہ کسی اور طب میں اس کا عشر عشیر بھی نہیں ہے۔یہ مبالغہ نہیں ہے بلکہ یہ منطق (Logic)،مشاہدہ اور فلسفہ کی معراج ہے کیونکہ چھوٹے سے چھوٹا تجربہ اور مشاہدہ، منطق اور فلسفہ کے بغیر ذہن نشین نہیں کیا جاسکتا۔ منطق (دلائل) اور فلسفہ (حقیقت کی تلاش) کیلئے ایک ذہن ہوتا ہے جو عقل کے تحت غور و فکر کرتا ہے۔یہ ضروری نہیں ہے کہ غور و فکر اور عقل اسی کی کام کرتی ہے جو منطق و فلسفہ کے ماہر ہوتے ہیں۔بلکہ ہر ذہین انسان غور و فکر کرتا ہے اور عقل سے کام لیتا ہے۔ لیکن اگر ذہین انسان منطق اور فلسفہ کے اصولوں سے واقف ہوں تو وہ اپنے ذہن سے صحیح کام لے سکتے ہیں۔بلکہ اسی طرح جیسے ہر شخص مادی زبان بے تکلف بول سکتا ہے لیکن وہ اگر صرف و نحو اور شعر و ادب سے واقف ہو گا تو زبان کے صحیح استعمال کو بھی خود سمجھ سکے گا اور ایسے ہی شخص کو صحیح معنوں میں زبان دان کہا جاسکتا ہے۔

یہی کمال طب نظریہ مفرد اعضاء کے تجربات و مشاہدات بدرجہ اتم پایا جاتا ہے۔جو کسی اور طب میں بالکل نہیں پایا جاتا۔انہی تجربات و مشاہدات اور دلائل و حقیقت شناسی کے تحت اس کے قوانین و قاعدے اور نظریات واصول تیار کئے ہیں جو بالکل قانون فطرت اور طریق قدرت کے عین مطابق ہیں۔مجربات کا لفظ بھی تجربات سے تعلق رکھتا ہے اس لئے طب نظریہ مفرد اعضاء کے مجربات بھی غور و فکر اور عقل کے تحت فطرت و قدرت کے مطابق و موافق ہیں اس لئے اپنے اندر وہ کمال رکھتے ہیں جو کسی اور طب میں نہیں پائے جاتے۔

طب مفرد اعضاء میں مجربات کی تقسیم

طب مفرد اعضاء میں مجربات کو تین حصوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔1۔غذائی مجربات 2۔مفرداتی مجربات 3۔مرکباتی مجربات

1۔غذائی مجربات یعنی علاج بالاغذیہ

طب مفرد اعضاء میں غذائی مجربات ایک ایسا کمال ہے جو کسی اور طب میں قطعاً پایا نہیں جاتا۔یہ ایک ایسا طریق علاج ہے جس پر نہ کوئی پابندی لگائی جاسکتی ہے اور نہ حکومت اسے روک سکتی ہے جاننا چاہیے کہ غذائی مجربات کی تین صورتیں ہیں۔

1۔غذا کے استعمال کو روک دینا۔

2۔غذا کی نوعیت کو بدل دینا۔

3۔غذا کے خاص اجزاء کا استعمال کرانا۔

1۔غذا کے استعمال کو روک دینا۔

اگر کوئی معالج یا غیر معالج بھی ان حقائق کو ذہن نشین کرے تو اس کے علاجات معجزات بن جاتے ہیں۔غذا کے متعلق یہ حقیقت ہے کہ وہ قوت کی دوست بھی ہے اور اس کی دشمن بھی ہے۔یعنی صحت کی حالت میں درست طریق پر صحیح غذا ہے تو قوت پیدا کرتی ہے اس لئے درست ہے۔اور اگر مرض کی حالت میں بے طریقے غلط اصولوں پر کھائی جائے تو وہ ایک بہت بڑا دشمن ہے۔غذا جسم اور زندگی کیلئے لازمی ہے۔کیونکہ وہ جسم کیلئے بدل ما یتحلل ہے۔لیکن جب جسم میں مادہ متعفن اور خمیر ہے تو غذا اس کی مددگار بن جاتی ہے۔جس سے مادہ متعفن اور خمیر میں اضافہ ہو جاتا ہے۔جس سے روز بروز اس کے زہر میں زیادتی ہوتی رہتی ہے اور جسم پر اس کا دباؤ بڑھتا جاتا ہے۔یہ متعفن مادہ اور خمیر جسم کیلئے نہ صرف غیر مفید اور غیر ضروری ہے بلکہ نقصان رساں ہے اس لئے نہ صرف اس کا اخراج ضروری ہے بلکہ اس میں اضافہ کرنا بے حد غلطی ہے۔اس لئے اس صورت میں غذا کا بند کرنا بے حد ضروری

ہے۔ بلکہ غذا اس وقت تک بند رکھنی چاہیے جب تک کم از کم پیٹ کا تعفن اور خمیر ختم ہو جائے۔ اس صورت میں ایک بہت بڑی بے چینی رہتی ہے کہ بعض لوگ کھانے کے بے حد عادی ہوتے ہیں اور بعض لوگ بھوک برداشت نہیں کرسکتے۔ اس مقصد کیلئے مریض کو شہد یا شہد کا نیم گرم شربت یا سبزیوں یا گوشت کا شوربہ یا قہوہ (بغیر دودھ کے چائے، یا دودھ کا پانی دیتے رہنا چاہیے)۔ اس طرح کھانے کی عادت اور بھوک کی بے چینی کم ہو جاتی ہے۔ جب غذا کا اضافہ رک جاتا ہے تو اعضاء پر سے بوجھ کم ہو جاتا ہے وہ اپنا فعل صحیح طور کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ اس کے بعد طبیعت مدبرہ بدن اعضاء کے افراط و تفریط سے خون کا دباؤ درست ہو جاتا ہے۔ اور بہت جلد مرض میں افاقہ ہو جاتا ہے اس کے بعد دوا کی ضرورت بھی ہو تو تھوڑی سی دوا سے فوراً آرام ہو جاتا ہے۔

2۔ غذا کی نوعیت کو بدل دینا۔

اس صورت میں غذا کی نوعیت بدل دی جاتی ہے یعنی غذا کی کیفیت و غذاہیت اور مقدار و طریق استعمال بدل دینا چاہیے۔ اس صورت میں غذا کو امراض و علامات کے مطابق اس طرح ترتیب دینا چاہیے کہ وہ کیفیت اور ضرورت کے مطابق بالکل بالضد ہونی چاہیے اور غذاہیت و مقدار اور طریق استعمال بھی ان کیفیات اور ضروریات کیلئے مفید اور معاون ہونا چاہیے جس سے ایک طرف سست اعضاء بیدار ہو جاتے ہیں اور خون میں مناسب کیفیات اور ضروری اخلاط میں اصلاح شروع ہو جاتی ہے۔ اعضاء میں افراط و تفریط ہو کر دورانِ خون درست ہو کر امراض کا زور کم ہو جاتا ہے پھر رفتہ رفتہ صحت ہو جاتی ہے۔

3۔ غذا کے خاص اجزاء کا استعمال کرانا۔

غذا میں خاص اجزاء کے استعمال کی صورت میں غذا کے ان مخصوص اجزاء کو ہی استعمال کیا جائے جن کی جسم میں کمی پائی جاتی ہو۔ مثلاً ماء الجبین، دودھ، پانی یا مکھن اور گھی یا صرف پنیر اور دہی وغیرہ مسلسل استعمال کرائی جائیں اسی طرح گوشت کا شوربہ یا یخنی یا بُھنا ہوا گوشت یا کباب اور ایسے ہی سبزیوں کو شوربا، بھنی ہوئی سبزیاں۔ اسی اصول پر دالیں بھی استعمال کرائی جاسکتی ہیں۔ خاص طور پر حلوے اور فرنی بھی استعمال کی جاسکتی ہیں۔ مگر ایک ہی قسم کی غذا دینی چاہیے یا کم از کم ان کے ہمراہ روٹی چاول اور ڈبل روٹی دلیا وغیرہ بالکل نہیں ہونے چاہئیں۔ ایسی

غذا سے ایک طرف خاص قسم کی کیفیات اور غذا ہیت پیدا ہونا شروع ہو جاتی ہے دوسری طرف سست اعضاء بیدار ہو کر اپنے افعال کے افراط و تفریط میں اعتدال پیدا کر لیتے ہیں اور صحت حاصل ہو جاتی ہے

اس قسم کے علاج پر وہ غذا استعمال کی جاسکتی ہے جو ہم روزانہ زندگی میں کھاتے ہیں۔ اگرچہ اس میں اکثر غذائے دوا یا دوا کے غذائی بلکہ بعض خاص ادویات ہیں۔ جیسے گرم مصالحہ جات جو ہانڈی میں استعمال کئے جاتے ہیں یا ادرک و ٹماٹر اور سبز و خشک دھنیا اور پودینہ وغیرہ بھی شامل ہیں۔

ہماری روزانہ اغذیہ یہ ہیں

1۔ ہر قسم کے دودھ یعنی بکری سے لے کر بھینس تک۔ 2۔ ہر قسم کے گوشت جس میں پرندے مچھلی اور انڈے بھی شریک ہیں۔

ہر قسم کے پھل و میوہ جات اور ہر قسم کی سبزیاں و دالیں اور اناج۔ اسی طرح ہر قسم کی مٹھائیاں و مربے اور حریرہ جات شامل ہیں۔ مشروبات میں شربت، شیرے، لیمن سوڈا اور چائے وغیرہ سے کام لیا جاسکتا ہے۔

ہمارے تجربات میں اس طرح ہر قسم کے مریض اچھے کئے جاسکتے ہیں۔ معمولی امراض نزلہ زکام اور کھانسی بخار تو چند دنوں سے زیادہ عرصہ نہیں رہتے۔ ہم نے مشکل ترین امراض مثلاً دق سل، فالج و لقوہ ، ذیابیطس اور ضعف باہ وغیرہ جیسے عسر العلاج امراض کا علاج بڑی کامیابی سے کیا ہے۔ غور تدبر اور عقل سے کام لے کر ہر شخص جو خواص اغذیہ سے واقف ہو بڑی آسانی سے ان تجربات سے فوائد حاصل کر سکتا ہے۔ ایلوپیتھی کے مقابلے میں غذائی مجربات کو استعمال کر کے بے حد کامیابی حاصل کی جاسکتی ہے۔

طب مفرد اعضاء میں مسئلہ غذا میں سب سے اہم بات یہ ہے کہ علاج کے دوران میں سب سے پہلے غذا کے بوجھ کو جسم اور اعضاء سے دور کرنا پڑتا ہے۔ اس کی تین صورتیں ہیں۔ اول غیر منہضم غذا کے اجزاء کو جو خمیر کی صورت اختیار کر گیا ہے اس کو جسم سے ختم کرنا ہے کیونکہ جب بھی مریض کو کوئی غذا دی جائے گی تو وہ یقیناً خمیر سے مل کر تمام کی تمام خمیری ہو جائے گی۔ بلکہ بعض اوقات دوا بھی اس خمیر میں شریک ہو کر باطل ہو جاتی ہے۔ اس لئے اول جسم میں سے خمیر کے بوجھ کو ختم کرنا ضروری ہے۔ دوسرے غیر ضروری غذا کا دینا یعنی ایسی

غذا جس کا اس مرض کو رفع کرنے سے کوئی تعلق نہیں ہے بلکہ اس سے مرض کا بڑھ جانا یقینی ہے۔ ایسی غذا کو روکنا نہایت ضروری ہے۔ ورنہ مفید سے مفید دوا بھی غیر مفید ہو جاتی ہے۔ تیسرے مفید دوا کا استعمال غذا کے مطابق ہونا چاہیے جو معالج ان حقائق کو مد نظر رکھیں گے ان کے مریضوں کیلئے یقیناً بے خطا شفا ہے۔ یہ طب مفرد اعضاء کا کمال ہے۔ ایلو پیتھی اس سے خالی ہے۔

2۔ مفرد اتی علاج یعنی علاج بالمفردات

علاج باخلۃً اسے جب طبیعت قابو میں نہ آئے اور اعضاء کے افعال درست نہ ہوں خاص طور پر مزاج جسم اور اخلاط کا توازن قائم نہ ہو سکے تو غذا کی بجائے ادویات سے علاج کرنا لازمی ہو جاتا ہے۔ کیونکہ جسم اور خون میں جس قدر زیادہ مقدار میں تیز کیفیات پیدا ہوتی ہیں اور اعضاء کے افعال میں شدت پیدا ہوتی ہے اس قدر صرف غذا سے پیدا ہونا مشکل ہے لیکن علاج بالدوا کے ساتھ علاج باخلۃً اکے اصول بھی مد نظر رکھیں جائیں تو بہت جلد کامیابی ہو جاتی ہے۔

علاج بالدوا میں یہ حقیقت مسلمہ ہے کہ علاج بالمفرد ادویات زیادہ افضل اور احسن ہے۔ مفرد دوا کے علاج سے مقصد یہ ہے کہ کسی مرض اور اس کی تمام علامات صرف ایک ہی دوا سے دور کرنے کی کوشش کی جائے یعنی صورت مرض اور اس کی تمام علامات وہ کیمیائی ہوں یا مشینی اور خاص طور پر جسم کے زہریلا مواد صرف ایک ہی دوا کے استعمال سے دور ہو جائیں۔

بے شمار ایسی ادویات ہیں جو تنہا اپنے اندر شفائی بلکہ اکسیری اور تریاقی اثرات رکھتی ہیں۔ ایک مرض کیلئے متعدد شفائی اثر رکھنے والی اکسیر تریاقی ادویات پائی جاتی ہیں۔ لیکن ان سے وہی معالج پورے طور پر مستفید ہو سکتے ہیں جن کو علم المفردات پر غیر معمولی عبور ہوتا ہے۔ ایک خاص بات یہ ہے کہ مفرد ادویات سے جہاں پر فوائد یقینی ہوتے ہیں وہاں پر اس کے غلط استعمال سے کوئی خاص نقصان عمل میں نہیں آتا۔ اس لئے کوشش یہ ہونی چاہیے کہ علاج بالمفردات کو مقدم رکھا جانا افضل و احسن ہے۔

طب مفرد اعضاء اور مفردات کا تجزیہ

طب مفرد اعضاء کے قانون کے مطابق ہر مفرد دوا چار ارکان اور کیفیات سے مرکب ہوتی ہے ان کے علاوہ ہر دوا میں ارکان (طیف) یعنی ایسا مادہ جو کسی رکن کے اجتماع یا دیگر اراکین سے مل کر مادہ اور جسم کی صورت اختیار کرے اس کو عناصر ہی کہنا بہتر ہے۔ جس کو (Element) کہتے ہیں اس سے ہم ماڈرن سائنس کے بہت قریب ہو جاتے ہیں۔ ارکان اور عناصر کا یہی فرق ہم نے اپنی کتاب مبادیات طب میں لکھا ہے۔ یہاں اس کے بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ ارکان کو عناصر سے الگ خیال کیا جائے۔ یہی عناصر یعنی ارکان کا طیف یا اس کا مجتمع مادہ وغیرہ ارکان و کیفیات سے الگ اجزاء ہیں۔ بس حکماء واطباء نے ان عناصر کو ادویات سے جدا کیا ہے۔

طب نظریہ مفرد اعضاء کے کمال فن کی صورت یہ ہے کہ ان عناصری اجزاء کو جو ادویات میں پائے جاتے ہیں جدا کر کے علاج میں استعمال کیا ہے گویا مفرد در مفرد صورت پیدا کرلی ہے اور اس طرح ضرورت کے مطابق اجزاء موثرہ اور جوہر خاص استعمال کر کے فن طب میں کمالات کی صورتیں پیدا کی ہیں جو ایلوپیتھی میں بالکل نہیں پائی جاتیں۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ کمال فن پیدا ہی نہیں کر سکتا کیونکہ کیفیاتی اور مزاجی افعال واثرات اور عناصر سے وہ بالکل واقف نہیں ہیں۔

مفردات کے تجزیہ کا استعمال

مفرد ادویات کے عناصر موثر افعال کے راز کا انکشاف جو ہم نے کیا ہے۔ یہ دلائل سے ثابت کیا ہے۔ ان جوہر موثرہ کو طب مفرد اعضاء میں کئی طریق سے حاصل کر کے استعمال کیا جاتا ہے مثلاً بعض ادویات کو پانی میں بھگو کر حاصل کیا جاتا ہے۔ جس کو خیشاندہ کہتے ہیں بعض کو پانی میں جوش دے کر جدا کیا جاتا ہے۔ جس کو جوشاندہ کہتے ہیں۔ اسی طرح ادویات کے لعابات، گوند اور دیگر اجزاء موثرہ سے فائدہ اٹھایا جاتا ہے، اسی طرح بعض اوقات ادویات اجزء موثرہ اور جواہر کو عرقیات کی صورت میں الگ کیا جاتا ہے، اسی طرح ادویات کے نمک، روح اور عطریات جُدا کئے جاتے ہیں اور بعض ادویات کی کانجی، سرکہ اور تیزاب بنانا اور پھر ان میں دیگر ادویات کے طور پر استعمال کرنا، بعض اشیاء سے ان کی مٹھاس الگ کر کے کھانڈ بنا کر اور پھر کھانڈ میں شربت بنانا، بعض ادویات کو پانی

میں گھونٹ کے اس کے شیرہ جات بنانا، بعض ادویات میں شراب کشید کرنا، بعض اشیاء میں سے موم ولاکھ اور کاہی تیار کی جاتی ہے۔

مفرد دوا اور اس کے جواہر کا فرق

عام طور پر یہ ایک غلطی پائی جاتی ہے کہ دوا کا جو خلاصہ وست یا جوہر نکالا جاتا ہے وہ اس دوا کا موثرہ مادہ ہوتا ہے ایسا ہرگز نہیں ہے بلکہ دوا کی یہ مختلف صورتیں اس کے مختلف عناصر کا اظہار کرتی ہیں ان کو کل دوا کا موثرہ مادہ خیال نہیں کرنا چاہیے کیونکہ ان کے اکثر اثرات وافعال میں نمایاں فرق پایا جاتا ہے کسی دوا کے خلاصہ کے اثرات اس کے ست اور جوہر سے بہت حد تک جدا ہوتے ہیں۔ یہ صحیح ہے کہ ان کے بنیادی اثرات بہت حد تک ملتے جلتے ہیں لیکن فعلی اور کیمیائی افعال و اثرات میں بہت کچھ اختلاف پیدا ہو جاتا ہے۔ مثلاً دوا کے کسی جز میں حموضت نمایاں ہو جاتی ہے کسی جز میں کھار کا اثر غالب رہتا ہے اسی طرح کسی چیز میں چونا یا فولاد کا اثر زیادہ ہوتا ہے۔

اسی طرح ان اجزاء میں گرمی و سردی اور خشکی ورطوبت کی زیادتی ہو جاتی ہے اور بعض میں دخانی اثر بڑھ جاتا ہے۔ جیسے دودھ کی مثال ہماری روزانہ زندگی میں سامنے پائی جاتی ہے۔ یعنی معالج کبھی دہی کا استعمال کرتا اور کبھی دہی کا پانی مفید سمجھتا ہے، اسی طرح کبھی مکھن، کبھی گھی اور کبھی وہ دودھ کا پانی استعمال کرانا پڑتا ہے۔ یہی صورت پنیر کی بھی ہے۔ اسی طرح دودھ کا سفوف بھی ایک علیحدہ جزو ہے۔ اس کو خالص دودھ نہیں کہنا چاہیے کیونکہ اس کے خشک کرنے سے پانی کے ساتھ اس کے بہت سے نمک بخارات کے ساتھ اُڑ جاتے ہیں اور بہت حد تک انتہائی قسم کا خشک مواد بن کر رہ جاتا ہے۔ یورپ اور امریکہ سے جو خشک دودھ آتا ہے اس کو خالص دودھ نہ سمجھ لینا چاہیے۔ اس میں روغنی اجزاء اور ہاضم نمکیات کی کمی ہو جاتی ہے اور اس میں چونا اپنی مناسبت سے بڑھ جاتا ہے۔ اس لئے اس کے استعمال سے جسم میں بدہضمی اور خشکی پیدا ہو جاتی ہے۔ چھوٹے بچوں کو تو بہت نقصان دیتا ہے اس لئے اس کو بچوں سے دور رکھنا چاہیے۔ البتہ جن مریضوں میں کیلشیم (چونا) کی کمی ہو تو اس کو استعمال کر سکتے ہیں۔

ادویہ اوران کے اجزاء کا استعمال

مفرد ادویات تو جس شکل میں چاہیں استعمال کر سکتے ہیں، یعنی سفوف، محلول اور حبوب جس شکل میں چاہیں استعمال کر سکتے ہیں لیکن مفرد دوا کے اجزاء کو جن صورتوں میں جدا کیا گیا ہے ان کو انہی صورتوں میں استعمال کرائیں ان کو اگر کسی اور صورت میں استعمال کیا گیا تو ان کے افعال و اثرات بدل جائیں گے۔ ان کے استعمال میں اس فرق کو بھی مد نظر رکھیں۔ مفرد دوا میں اس کے کئی موثر جوہر اس کے دیگر عناصر اور مواد کے اس طرح جذب اور شامل ہوتے ہیں کہ ان کے افعال و اثرات میں تیزی پیدا نہیں ہوتی اور نقصان کا خطرہ نہیں رہتا کیونکہ ان کے مصلح اثرات بھی ساتھ ہی ہوتے ہیں لیکن موثر جزا اور جوہر ہر ایک اپنی جگہ تیز ہوتا ہے ان کے غلط استعمال سے نقصان ہو جانے کا خدشہ ہے۔ علاج بالمفردات کا یہ شعبہ اپنے اندر کمالات فن رکھتا ہے جس کا عشر عشیر بھی ایلوپیتھی میں نہیں پایا جاتا۔

3۔ مرکباتی علاج یعنی علاج بالمرکبات

علاج بالمرکبات کی تعریف کچھ یوں ہے۔

موالید ثلاثہ یعنی جمادات و نباتات اور حیوانات جو قدرتی و طبعی اور فطری طور پر پائے جاتے ہیں ان میں دواسازی سے کوئی تغیر پیدا نہیں ہوتا ان کو اصطلاحاً مفرد ادویہ کہا جاتا ہے۔ اس قدرتی شکل، طبعی صورت اور فطرتی حالت میں جو مفردات پائے جاتے ہیں ان کو جب آپس میں ملایا جاتا ہے اس کو مرکب کہا جاتا ہے یہ مرکب دو مفرد ادویات اور دو سے زیادہ ادویات کے بھی ہو سکتے ہیں۔

یہ ہم علاج بالمفردات میں واضح کر چکے ہیں کہ ہر قدرتی و طبعی اور فطری ادویات کو ہم اصطلاحاً مفرد کہتے ہیں دراصل وہ بھی کیفیات و ارکان اور عناصر سے مرکب ہیں لیکن ہم ان کو مفردات کے کیمیائی اجزاء اور موثرہ جواہر کہتے ہیں اور دونوں اقسام کے یعنی مفردات اوران کے اجزاء کو ہم علاج الامراض میں استعمال کرتے ہیں۔

مرکبات کی تقسیم

مرکبات کی دو قسم کے ہوتے ہیں۔

اول سادہ مرکبات جس کو آمیزہ بھی کہتے ہیں۔دو یا زیادہ ادویہ کو بغیر کسی اسحالہ کے ملا لیا جائے اسے (Mixture) بھی کہتے ہیں۔ آمیزہ کیلئے ضروری ہے کہ اس کے اجزاء کسی نہ کسی طریق سے جدا کئے جاسکیں۔

دوئم۔ مرکبات کیمیائیہ۔اس کو امتزاج (Compound) بھی کہا جاتا ہے۔دو یا زیادہ ادویات کی ایسی ملاوٹ جس میں استحالہ سے اس طرح یک جان کر دیا جائے کہ پھر ان کے اجزاء کو الگ نہ کیا جاسکے یعنی ایسے مرکبات جس کو ملانے کیلئے آگ یا حرارت یا متضاد ادویات کے اثر و متاثر ہونے سے آپس میں استحالہ کھا کر مرکب بن جائیں اور پھر جدا نہ ہو سکیں۔

طب مفرد اعضاء کے مرکبات

دو قسم کے مرکبات تیار کئے جاتے ہیں۔یعنی سادہ مرکبات جیسے سفوف حبوب اور چٹنیاں ولعوق وغیرہ اور کیمیائی مرکبات جیسے عرق و شربت اور معجون و خمیرہ وغیرہ

طب مفرد اعضاء کے مجربات

اس حقیقت کو ذہن نشین کر لیں۔ مجربات انہی مجربات کو کہا جاتا ہے جو بار بار تجربات و مشاہدات اور دلیل و عقل کے مطابق ہوں۔ بعض ایلو پیتھی کے دلدادہ جن کو طب مفرد اعضاء کے کمالات کا علم نہیں وہ طب مفرد اعضاء کے مجربات کو بے معنی اور لایعنی سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ طب مفرد اعضاء غیر علمی اور (Unscientific) ہے۔لیکن حقیقت یہ ہے کہ طب مفرد اعضاء میں ایسے ایسے مجربات پائے جاتے ہیں کہ جن کا جواب آج بھی کسی اور طب میں نہیں ملتا۔

طب مفرد اعضاء کے مجربات کے فنی کمالات

طب مفرد اعضاء نے ایک طرف امراض و علامات اور افعال اعضاء و خون کی کیفیات و مزاج اور اخلاط کے تحت تقسیم کر دیا ہے دوسری طرف مفردات و مرکبات کے اثرات و افعال اور خواص و فوائد کو انہی کے مطابق تقسیم کر دیا ہے تاکہ ان کی مطابقت و موافقت میں آسانی پیدا ہو جائے اور ایک تھوڑے سے علم والا بھی ان سے فائدہ

حاصل کرسکے اس کے علاوہ طب مفرد اعضاء میں طویل تجربات کے ایسے مجربات بھی تیار کر لئے گئے ہیں یا ایسی مجرباتی اصطلاحات بنائی گئی ہیں جن کا تعلق اعضاء کے ساتھ مخصوص کر لیا گیا ہے۔ ان مجرباتی اصطلاحات کا جب نام لیا جاتا ہے تو ان سے مراد مخصوص اعضاء کے امراض فوراً خیال کر لئے جاتے ہیں۔ یہ مجرباتی اصطلاحات بھی طب مفرد اعضاء کے فنی کمالات میں داخل ہیں جو معالج ان پر عبور رکھتے ہیں ان کو نہ صرف اپنے فن میں کمال حاصل ہو جاتا ہے بلکہ ان کے مطب انتہائی کامیاب ہیں۔ یہ سب طب مفرد اعضاء کا قیمتی خزانہ اور کمال فن ہے۔

تین انسانی زہر

انسان میں تین طرح کے زہر پائے جاتے ہیں: 1۔ آتشکی زہر۔ 2۔ سوداوی زہر۔ 3۔ سوزاکی زہر

پیدائش زہر انسانی

پیدائش زہر کے تین اسباب ہیں

1۔ بگاڑ اعضاء

جسم انسانی میں جب کوئی مرض پیدا ہوتا ہے تو قوت مدافعت (امیونٹی) اور قوت مدبرہ بدن (وائٹل فورس) اس کو رفع کرنے کی کوشش کرتی رہتی ہے۔ جب وہ کمزور ہونا شروع ہو جاتی ہے تو پھر اس مرض کا زہر خون میں اکٹھا ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ غالب ہو جاتا ہے اور رفتہ رفتہ جسم کو ختم کر دیتا ہے۔

2۔ چھوت چھات

دوسری صورت یہ ہے کہ یہی زہر کسی دوسرے جسم پر اثر انداز ہو کر اس جسم میں بالکل اسی قسم کے زہریلے اثرات اور علامات پیدا کر دے۔

3۔ وراثت

تیسری صورت یہ ہے کہ جس انسان میں زہر پایا جائے اس کی اولاد میں بھی یہی زہریلے اثرات اور علامات پائی جاتی ہیں، اثرات اور علامات بالکل وہی ہوتی ہیں جو باپ میں پائی جاتی ہیں۔

تین انسانی زہر

یہاں یہ بات نوٹ کر لیں کہ آتشک اور چیز ہے اور آتشکی زہر اور چیز ہے، اسی طرح بواسیر اور چیز ہے اور بواسیری زہر اور چیز ہے، سوزاک اور چیز ہے اور سوزاکی زہر اور چیز ہے۔

یادرکھیں، آتشک، بواسیر، سوزاک یہ ابتدائی علامات ہیں جو پورے جسم میں نظر آتی ہیں، لیکن جب مسلسل یہ علامات رہتی ہیں، علاج نہیں ہوتا تو تعفن اور خمیر سے ایسا بگاڑ پیدا ہوتا ہے کہ آتشک، آتشکی زہر بن جاتا ہے، اور بواسیر، بواسیری زہر بن جاتا ہے، اور سوزاک، سوزاکی زہر بن جاتا ہے، جب یہ تینوں زہر بن جاتے ہیں تو ان کے اثرات زیادہ تر اعضائے تناسلیہ میں ہوتے ہیں۔

1 آتشکی زہر

آتشک دراصل بلغمی مواد ہوتا ہے جس کے اندر بگاڑ کے بعد آتشکی زہر پیدا ہوتا ہے۔ جو مواد اعصاب میں تیزی پیدا کر کے اس کی زیادتی اور اس میں اٹھنے والا خمیر ہی آتشکی زہر میں تبدیل ہوتا ہے۔

آتشکی زہر کی علامات

آتشکی زہر کی موجودگی میں انسانی جسم میں ہونے والی تکالیف میں، جسم پر سفید چھالے، سفید داغ، برین ہمبرج ہونا، کھانسی، نزلہ زکام، شوگر اور پیشاب کی زیادتی۔

2۔ بواسیر زہر

بواسیر داصل سوداوی مواد ہے، جس کے اندر بگاڑ کے بعد بواسیری زہر پیدا ہوتا ہے، جو مواد قلب و عضلات میں تیزی پیدا کر کے اس کی زیادتی اور اس میں اٹھنے والا خمیر ہی بواسیری زہر میں تبدیل ہوتا ہے۔

بواسیری زہر کی علامات

بواسیری یا سوداوی زہر جسم میں خشکی پیدا کرتا ہے، جیسے بند نزلہ، دمہ، وزن کا کم ہونا، جسم خارش، بواسیر، فالج اسفل،

3۔ سوزاکی زہر

سوزاک دراصل صفراوی مواد ہوتا ہے جو اس میں تعفن پیدا کر کے سوزاکی زہر کی شکل اختیار کر لیتا ہے، اور جگر و غدد میں تیزی پیدا کرتا ہے، اس تیزی اور اس مین اٹھنے والا خمیر ہی سوزاکی زہر میں تبدیل ہو جاتا ہے۔

سوزاکی زہر کی علامات

پتے میں پتھری، جگر میں سوزش، گردوں میں پتھری، پیشاب کا کام آنا، بلڈ پریشر کا ہائی ہونا، پراسٹیٹ گلینڈ کا سوج جانا

نوٹ:

ان تینوں امراض کا اثر سارے وجود میں ہوتا ہے لیکن ان کے اثرات کا زیادہ شکار اعضائے تناسلیہ ہوتے ہیں۔

تحریک	تیزاب	زہر
اعصابی عضلاتی	شورہ	آتشکی
عضلاتی اعصاب	سرکہ	دقی، تپ دق
عضلاتی غدی	گندھک	بواسیری
غدی عضلاتی	گندھک + نمک	سلی، سل
غدی اعصابی	تیزاب نمک	سوزاکی
اعصابی غدی	کاربینک ایسڈ	خذامی

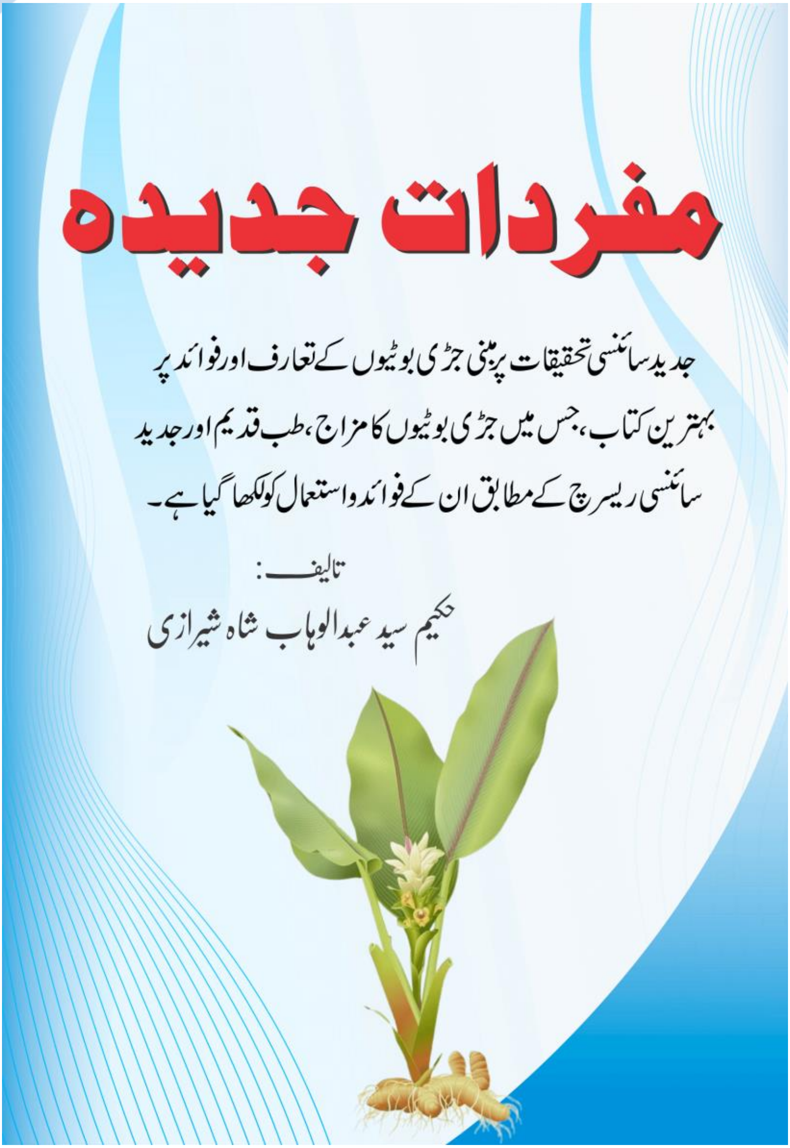

www.TabeebPedia.com www.NuktaGuidance.com